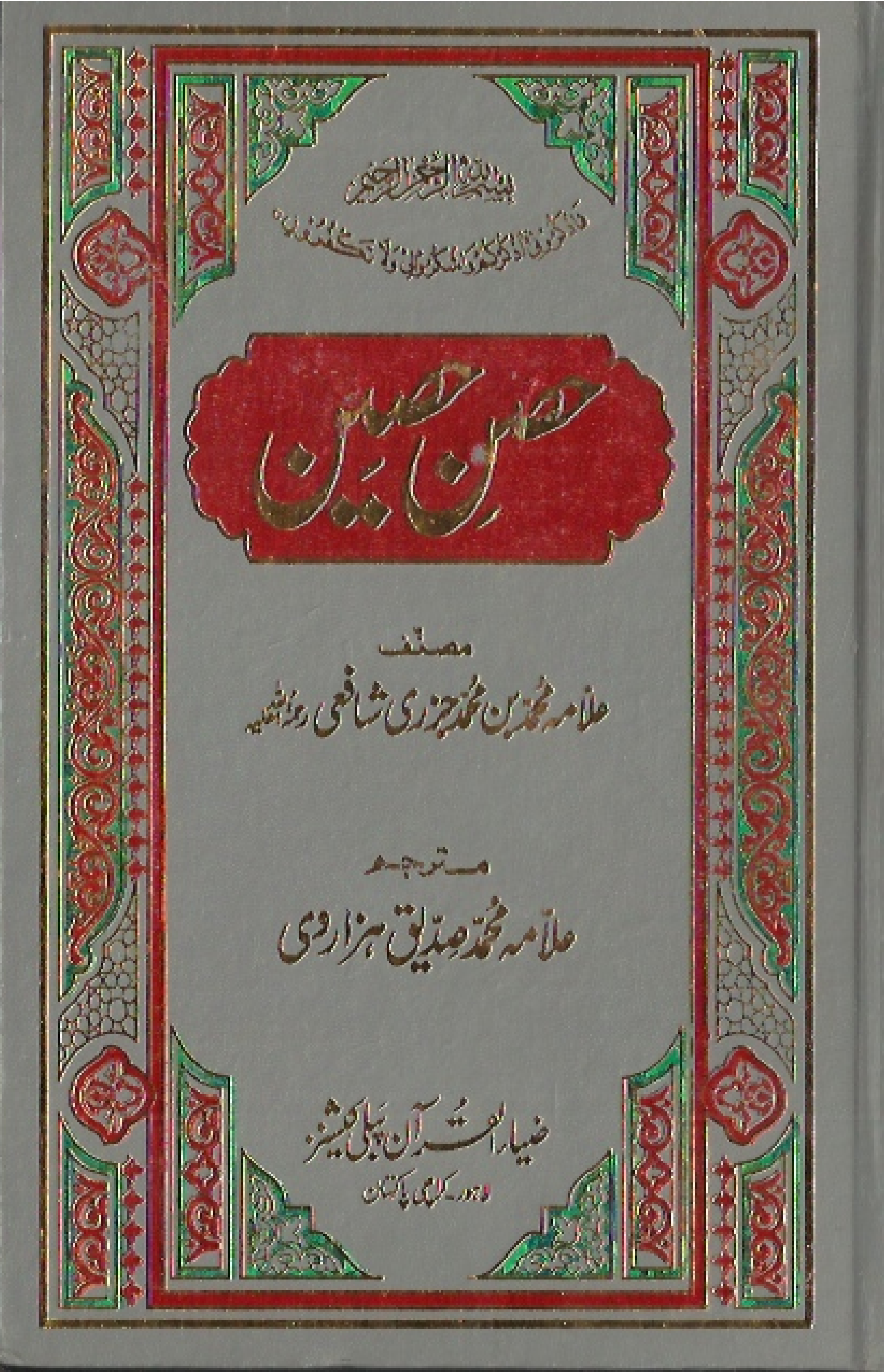

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون
حصن حصین
مصنف
علامہ محمد بن محمد جزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم
علامہ محمد صدیق ہزاروی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی۔ پاکستان

نام کتاب	حصن حصین
مصنف	محمد بن محمد جزری شافعی
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
تعداد	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	ستمبر 2011ء
کمپیوٹر کوڈ	AW 2
قیمت	-/225 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ فون:37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون:37247350 فیکس:37225085

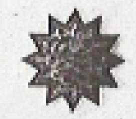
14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:32630411-021-3221201 فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فہرست



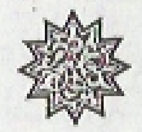
خطبہ

ازمصنّف علیہ الرّحمۃ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔
یا اللہ! مخلوق کے سردار (اور بالخصوص) ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ (ﷺ) پر اور (آپ کے واسطہ و وسیلہ سے) آپ کے اہلِ بیت اور صحابہ کرام پر رحمت و سلام کا نزول فرما۔

(بندہ) محتاج، کمزور، مسکین، سب سے تعلق توڑ کر اللہ تعالیٰ سے واصل ہونے والا اور اس کے کرم کا امیدوار کہ اسے ظالم قوم سے نجات دے، محمد بن محمد جزری شافعی، اللہ تعالیٰ شدّت کی حالت میں اس پر مہربانی فرمائے (رحمہ اللہ) کہتا ہے۔

امّا بعد! اللہ تعالےٰ کے لیے (ہر قسم کی) تعریف ہے جس نے دُعا کو تقدیر کے بدلنے کا ذریعہ بنایا اور رحمت و سلام، سردار انبیاء (حضرت محمد ﷺ) آپ کے اہلِ بیت اور پرہیز گار و برگزیدہ صحابہ کرام پر نازل ہو۔



مقدمہ

پس بے شک یہ حصن حصین (مضبوط قلعہ) رسول اکرم ﷺ کے کلام پاک سے منتخب مجموعہ ہے۔ نبی امین ﷺ کے خزانہ سے مومنین کا ہتھیار، رسول اللہ ﷺ کے اقوالِ مبارکہ سے ایک عظیم تعویذ اور گنتا ہوں سے معصوم و مامون رسول اللہ ﷺ کے الفاظ مبارکہ سے بنایا ہوا ایک محفوظ نقش ہے جس میں، میں نے خیر خواہی کا ارادہ کیا اور صحیح احادیث سے انتخاب کر کے۔ ہر شدت و سختی کے مقابلہ کے لیے اس کو سامانِ ڈھال بنایا اور لوگوں اور جنوں کی برائی سے حفاظت (کا ذریعہ) بنایا میں نے ناگہانی مصیبت سے بچنے کے لیے اس کو قلعہ بنایا اور ان (مدافعانہ) تیروں (دعاؤں) کے ذریعے جن پر یہ کتاب مشتمل ہے، ہر ظالم سے اپنے آپ کو بچایا اور یہ اشعار کہے۔

أَلَا قُولُوا لِشَخْصٍ قَدْ تَقَوّٰى
عَلٰى ضُعْفِي وَلَمْ يَخْشَ رَقِيْبَهْ

خبردار! اس شخص سے کہہ دو جو مجھے کمزور سمجھ کر دلیر بنا ہوا ہے اور اپنے حقیقی نگہبان سے نہیں ڈرتا۔

خَبَأْتُ لَهٗ سِهَامًا فِي اللَّيَالِيْ
وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ لَهٗ مُصِيْبَةْ

میں نے راتوں میں بیٹھ کر اس کے لیے یہ تیر خفیہ طور پر تیار کیے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ ضرور اس کے لیے مصیبت بنیں گے۔
میں اللہ تعالےٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اس کتاب کے ذریعے (لوگوں کو) نفع

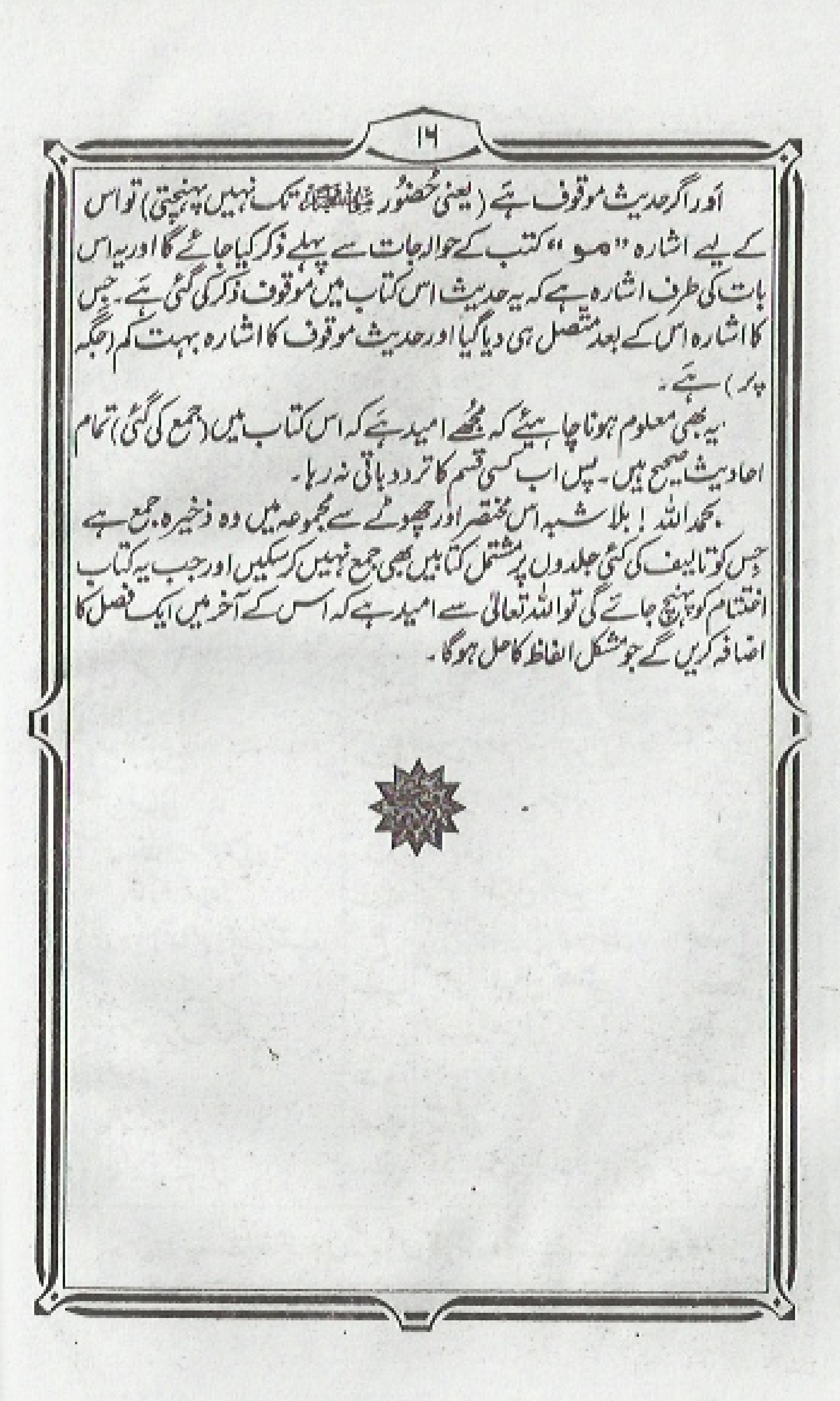
کرے اور اس کے سبب ہر مسلمان کی پریشانی دور کرے۔ باوجود اختصار کے میں نے کسی باب سے متعلق کوئی صحیح حدیث ایسی نہیں چھوڑی جس کو اس میں درج نہ کیا ہو۔ اور جب میں نے اس کی ترتیب و تہذیب کو مکمل کیا تو ایک ایسے دشمن نے مجھے طلب کیا جس کو اللہ تعالےٰ کے بغیر کوئی دور نہیں کرسکتا۔ پس میں فرار ہو کر چھپ گیا اور اس (کتاب کے) قلعہ میں محصور ہو گیا (یعنی اس کو پڑھتا رہا) پس (ایک رات) میں (خواب میں) رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ میں آپ کی بائیں جانب بیٹھا ہوا تھا اور گویا کہ آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے: "کیا چاہتے ہو؟" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے اور جملہ مسلمانوں کے لیے دعا فرمائیں، آنحضرت ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں کو اٹھایا گویا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے دعا فرمائی اور چہرۂ انور پر ہاتھوں کو پھیرا۔ یہ جمعرات کی شب کا واقعہ ہے۔ اور اتوار کی رات کو دشمن بھاگ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالےٰ نے اس کتاب میں جمع، آنحضرت ﷺ کے ارشادات مبارکہ کی برکت کے سبب مجھ سے اور تمام مسلمانوں سے تکلیف و پریشانی کو دور فرمایا۔

اشارات

میں (مصنف علیہ الرحمۃ) نے اختصار کے پیشِ نظر ان کتابوں کے جن سے یہ احادیث لی گئی ہیں پورے اسماء لکھنے کی بجائے مختلف حروف کے ذریعے اشارات سے کام لیا ہے (وہ درج ذیل کے مطابق ہے)

نام کتاب	اشارہ	نام کتاب	اشارہ
صحیح بخاری	خ	مؤطا	طا
صحیح مسلم	م	سنن دارقطنی	قط
سنن ابی داؤد	د	مصنف ابن ابی یوسف	مص
جامع ترمذی	ت	مسند امام احمد وبزاز	زا
سنن نسائی	س	مسند ابویعلیٰ موصلی	ص
سنن ابن ماجہ قزوینی	ق	دارمی	می
آخری چار کا مجموعہ	عہ	معجم الطبرانی الکبیر	ط
مذکورہ بالا تمام (چھ) کتب	ع	معجم الطبرانی الاوسط	طس
صحیح ابن حبان	حب	معجم الطبرانی الصغیر	صط
صحیح مستدرک للحاکم	مس	الدعاء للطبرانی	طب
ابی عوانہ	عو	ابن مردویہ	مر
ابن خزیمہ	مہ	بیہقی	قی
سنن کبریٰ للبیہقی	سنی	عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی	عنی

جس کتاب کے الفاظ ہوں گے اس کا اشارہ سب سے پہلے ہوگا۔



اور اگر حدیث موقوف ہے (یعنی حضور ﷺ تک نہیں پہنچتی) تو اس کے لیے اشارہ "مو" کتب کے حوالہ جات سے پہلے ذکر کیا جائے گا اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ حدیث اس کتاب میں موقوف ذکر کی گئی ہے۔ جس کا اشارہ اس کے بعد متصل ہی دیا گیا اور حدیث موقوف کا اشارہ بہت کم (جگہ پر) ہے۔

یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ مجھے امید ہے کہ اس کتاب میں (جمع کی گئی) تمام احادیث صحیح ہیں۔ پس اب کسی قسم کا تردد باقی نہ رہا۔

بحمد اللہ! بلاشبہ اس مختصر اور چھوٹے سے مجموعہ میں وہ ذخیرہ جمع ہے جس کو تالیف کی کئی جلدوں پر مشتمل کتابیں بھی جمع نہیں کر سکیں اور جب یہ کتاب اختتام کو پہنچ جائے گی تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس کے آخر میں ایک فصل کا اضافہ کریں گے جو مشکل الفاظ کا حل ہو گا۔

ترتیبِ کتاب

مقدمہ :- دعا اور ذکر کی فضیلت، دعا اور ذکر کے آداب، اوقات قبولیت، احوالِ قبولیت، مقاماتِ قبولیت۔

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ اعظم (و دیگر) اسمائے حسنیٰ

صبح و شام کے اوراد و وظائف اور زندگی کے تمام مراحل کی دعائیں۔ جن کی احتیاج ہے اور صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔

وہ اذکار جن کی فضیلت منقول ہے اور وہ کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں۔

استغفار جو گناہوں کو مٹا دے۔

قرآن پاک، اس کی مختلف سورتوں اور آیات کی فضیلت

مختلف دعائیں جو آنحضرت ﷺ سے منقول ہیں۔ پھر اخیر میں، میں نے (مصنف علیہ الرحمۃ ـــ) اس کتاب کو آنحضرت ﷺ پر دُرُود کے فضائل (کے بیان) سے ختم کیا، جو تمام مخلوق کے سردار اور اللہ تعالیٰ کے رسول برحق ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے گمراہی سے ہدایت دی اور اندھے پن سے بینائی عطا کی۔

پس دلیل واضح کر دی اور کسی کے لیے اعتراض کی گنجائش نہیں چھوڑی جب بھی ذکر کرنے والے ان کو یاد کریں اور جب بھی غافل ان کے ذکر سے غفلت برتیں۔



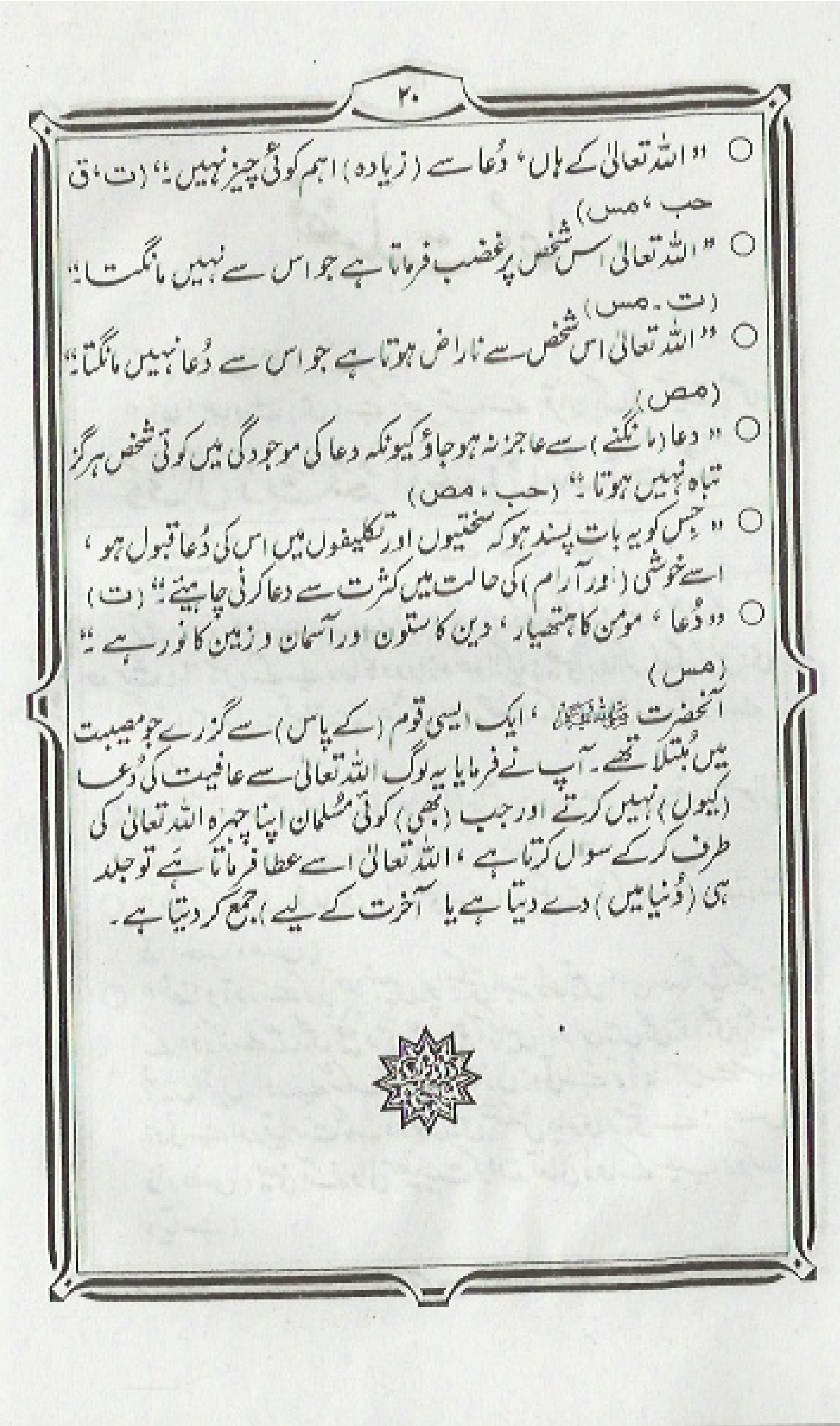
فضیلتِ دُعا

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا۔
" دُعا ' عبادت (ہی) ہے۔ پھر آپ نے (قرآنِ پاک کی) آیت پڑھی۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ الایۃ۔ (مص، عہ، حب، مس)

ترجمہ :" اور تمھارے رب نے فرمایا مجھ سے دُعا مانگو' میں قبول کروں گا۔
حدیث :۔" جس کے لیے دعا کا دروازہ کھولا گیا (یعنی دعا کرنے کی توفیق دی گئی) اس کے لیے قبولیت، جنّت اور رحمت کے دروازے کھولے گئے۔

- " اللہ تعالیٰ سے جن چیزوں کا سوال کیا جاتا ہے ان میں سے عافیت کا سوال" اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ (مص، مس، ت)
- " تقدیر کو صرف دُعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی عمر کو بڑھاتی ہے۔" (ت ق، حب، مس)
- " قضا و قدر سے کوئی چیز نہیں بچا سکتی البتہ دُعائیں ' ان مصائب تکالیف کے دور کرنے میں بھی نفع دیتی ہیں جو آچکیں اور ان میں بھی جو ابھی (تک) نہیں اتریں۔ اور بے شک مصیبت نازل ہوتی ہے تو دُعا اس سے متصادم ہوتی ہے اور قیامت تک دونوں میں کشمکش جاری رہتی ہے :" (مس، ذا، طس) یعنی آنے والی مصیبت کو اللہ تعالیٰ دُعا کے سبب روک دیتا ہے)



○ "اللہ تعالیٰ کے ہاں، دُعا سے (زیادہ) اہم کوئی چیز نہیں۔" (ت، ق حب، مس)

○ "اللہ تعالیٰ اس شخص پر غضب فرماتا ہے جو اس سے نہیں مانگتا۔" (ت۔ مس)

○ "اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہوتا ہے جو اس سے دُعا نہیں مانگتا۔" (مص)

○ "دعا (مانگنے) سے عاجز نہ ہو جاؤ کیونکہ دعا کی موجودگی میں کوئی شخص ہرگز تباہ نہیں ہوتا۔" (حب، مص)

○ "جس کو یہ بات پسند ہو کہ سختیوں اور تکلیفوں میں اس کی دُعا قبول ہو، اسے خوشی (اور آرام) کی حالت میں کثرت سے دعا کرنی چاہیئے۔" (ت)

○ "دُعا، مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے۔" (مس)

آنحضرت ﷺ، ایک ایسی قوم (کے پاس) سے گزرے جو مصیبت میں مُبتلا تھے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دُعا (کیوں) نہیں کرتے اور جب (بھی) کوئی مسلمان اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی طرف کر کے سوال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے تو جلد ہی (دُنیا میں) دے دیتا ہے یا آخرت کے لیے (جمع کر دیتا ہے۔

فضیلتِ ذکر

(آنحضرت ﷺ نے فرمایا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بندہ مجھے اپنے خیال کے مطابق پاتا ہے اور میں اس (بندے) کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے میں (بھی) اسے تنہا (ہی) یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے (کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس (مجلس) سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ (خ، م، ت، س، ق)

(آنحضرت ﷺ نے فرمایا) کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو نہایت ہی بہتر اور تمھارے مالک (اللہ تعالےٰ) کے نزدیک بہت پاکیزہ، تمھارے درجات کو بلند کرنے والا، سونا اور چاندی (اللہ تعالےٰ کے راستے میں) خرچ کرنے سے اچھا اور اس بات سے بہتر ہے کہ تم دشمن سے باہم مقابل ہو جاؤ تم انھیں قتل کرو اور وہ تمھیں شہید کریں (یعنی جہاد سے بھی بہتر) صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں! (یعنی آپ بتائیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا (وہ عمل) اللہ تعالےٰ کا ذکر (ہے) (ت، ق، م، س)

"اللہ تعالےٰ کے ذکر سے کوئی صدقہ افضل نہیں۔" (ط۔ س)

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (مختلف) راستوں کا چکر لگاتے اور ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ ایسی جماعت کو دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہو تو آواز دیتے ہیں "آؤ! اپنی حاجت کی طرف" پھر (آنحضرت ﷺ نے فرمایا) فرشتے انھیں (اہلِ ذکر کو) اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور یہ سلسلہ آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) تک جاری رہتا ہے (یہ حدیث پاک کا کچھ حصہ ہے) (خ، ت، م)

"وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے، زندہ (آدمی) کی مثل ہے اور جو اللہ

تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا مردے کی طرح ہے۔" (خ، م)

"جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے (ایک مجلس منعقد کر کے) بیٹھتے ہیں، فرشتے انھیں (اپنے پروں سے) گھیر لیتے ہیں، (اللہ تعالےٰ کی) رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے، ان پر سکون (واطمینان) نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے درباریوں (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ (م، ت، ق)

"(ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا) یا رسول اللہ (ﷺ) شرعی احکام (تو) بہت ہیں، مجھے ایسا عمل بتائیے جسے میں ہمیشہ کرتا رہوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا؟ تیری زبان ہر وقت ذکرِ الٰہی سے تر رہنی چاہیئے۔" (ت، ق، حب، مص، مس)

(ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں) آنحضرت ﷺ سے جدا ہوتے وقت آخری بات میں نے یہ پوچھی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا موت کے وقت (بھی) تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہونی چاہیے۔ (حب، ذا، ط)

(وہی صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) "مجھے (کچھ) نصیحت فرمایئے۔" آپ نے فرمایا جتنا ممکن ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر درخت اور ہر پتھر کے پاس (یعنی ہر جگہ) اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ اور جب (بھی) کوئی بُرائی کر بیٹھو، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو، پوشیدہ (گناہ) کی توبہ (بھی) پوشیدہ اور اعلانیہ (گناہ) کی توبہ اعلانیہ کرو۔ (ط)

"انسانی اعمال میں (سے) دُعا سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا نہیں۔" (ط، ذا، مص)

صحابہ کرام نے عرض کیا "کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی (زیادہ نجات دینے والا) نہیں۔" آپ نے فرمایا ہاں جہاد بھی نہیں البتہ کوئی شخص اپنی تلوار سے (اتنے کفار کو) قتل کرے یہاں تک کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے۔

آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔ (ط، مس، طس، صبط)

اگر ایک شخص اپنے دامن میں درہم (روپے) لیے ہوئے تقسیم کرے اور دوسرا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہو، تو ذکر کرنے والا افضل ہے۔ (ط)

جب تم جنت کے باغ سے گزرو تو پھل چن لیا کرو (یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! (ﷺ) وہ باغ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "مجلسِ ذکر"۔ (ت)

اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا: "آج، اہلِ محشر، معززین کو پہچان لیں گے"، عرض کیا گیا۔ معززین کون ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "مساجد میں مجلسِ ذکر (منعقد کرنے) والے۔ (حب، مص)

ہر آدمی کے دل میں دو گھر ہوتے ہیں ایک گھر میں فرشتہ رہتا ہے اور دوسرے میں شیطان۔ جب وہ (شخص) اللہ کا ذکر کرتا ہے شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا (اس وقت) شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں ڈال دیتا ہے اور اس کو وسوسوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (مص)

جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کر کے طلوعِ سورج تک بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے اور پھر دو رکعت نماز (اشراق) پڑھے اس کے لیے حج اور عمرہ کا پورا پورا ثواب ہے۔ (ت)

(ایک اور روایت میں ہے آپ نے فرمایا) وہ شخص حج اور عمرہ کا ثواب لے کر واپس جاتا ہے (ط)

غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (میدانِ جہاد سے) بھاگنے والے لشکر جرار میں ثابت قدم رہنے والے کے برابر ہے (، ص، س)

جب کچھ لوگ ایک مجلس منعقد کریں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر (ہی) منتشر ہو جائیں تو وہ گویا کہ ایک مردار گدھے (کے کھانے) سے (فارغ ہو کر) منتشر ہوئے ہیں اور وہ (مجلس) قیامت کے دن ان کے لیے افسوس کا موجب ہوگی۔ (فس، د، ت، حب، س)

جو شخص کسی راستے پر چلا اور اس (سفر) میں اللہ کا ذکر نہیں کیا اور (اسی طرح) جو شخص اپنے بستر پر گیا اور اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ ان کے لیے افسوس اور محرومی کا باعث ہوگا۔ (س، أ، حب)

بے شک (ایک) پہاڑ (دوسرے) پہاڑ کو اس کا نام لے کر آواز دیتا ہے کہ کیا تیرے پاس سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوا گزرا ہے جب وہ (دوسرا) پہاڑ کہتا ہے ہاں! (یعنی گزرا ہے) تو وہ (آواز دینے والا پہاڑ) خوش ہوتا ہے (یہ حدیث کا ایک حصہ ہے)۔ (ط)

بے شک اللہ تعالیٰ کے نیک بندے، اللہ تعالیٰ کا ذکر (کرنے) کے لیے سورج (چودھویں کے) چاند، ستاروں اور (ابتدائی ایام کے) چاندوں کا خیال رکھتے ہیں (یعنی ہر وقت کے مناسب ذکر کرتے ہیں)۔ (مس)

جنتی کسی بات پر افسوس نہیں کریں گے سوائے اس وقت کے جس میں وہ اللہ کا ذکر نہ کر سکے۔ (ط، مى)

اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنا زیادہ کر کہ لوگ (تجھے) مجنون کہیں (حب، أ، ص، مى)

(آنحضرت ﷺ) تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) تقدیس (سُبْحَانَ اللهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوس) اور تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ) کے خیال رکھنے اور ان (کی تعداد) کو انگلیوں پر گننے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور آپ نے فرمایا (یہ حکم اس لیے ہے کہ) ان (انگلیوں) سے پوچھا جائے گا اور انہیں بولنے کی طاقت دی جائے گی۔ (د، ت)

(عورتوں کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا) تم، تسبیح، تقدیس اور تہلیل (کا پڑھنا) ضرور اختیار کرو اور ان سے غافل نہ ہونا ورنہ رحمتِ (خداوندی) سے محروم ہو جاؤ گی۔ (مص)

(ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے آنحضرت ﷺ کو دائیں ہاتھ پر تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ (س)

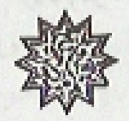
(آنحضرت ﷺ نے فرمایا) مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میں ایسی قوم

کے ساتھ بیٹھوں جو صبح کی نماز کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوں، اس بات سے کہ اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے چار غلام آزاد کروں۔ اور اسی طرح چار غلام آزاد کرنے سے مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ اس قوم کے ساتھ بیٹھ جاؤں جو عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ (د)

(آنحضرت ﷺ نے فرمایا) "مُفَرِّدُوْنَ" سبقت لے گئے۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) "مُفَرِّدُوْنَ" کون ہیں؟ (م، ت) آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں (م)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر کا شوق رکھنے والے (لوگوں) سے، ذکر اللہ (گناہوں کا) بوجھ دور کر دے گا اور قیامت کے دن وہ نہایت ہلکے پھلکے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم فرمایا کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں۔ پھر (راوی نے پوری) حدیث بیان کی، یہاں تک کہ "(حضرت یحییٰ علیہ السلام نے) فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اس کی مثال اس طرح ہے کہ ایک شخص کے پیچھے دشمن دوڑتا چلا آ رہا ہو یہاں تک کہ وہ ایک مضبوط قلعے میں آ کر اپنے آپ کو ان سے محفوظ کر لے، اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر (ہی) کے ذریعے بچا سکتا ہے۔ (ت، حب، مس)

دنیا میں کچھ لوگ نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں اعلیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ بے شک جن لوگوں کی زبانیں ہر وقت، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی ہیں وہ جنت میں مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔ (مو، مص)



آدابِ دُعا

(آداب دعا) میں سے بعض ارکان ہیں اور بعض شرائط، بعض (کے اختیار کرنے) کا حکم دیا گیا اور بعض (کے اختیار کرنے) سے روکا گیا ہے۔ وہ آداب یہ ہیں:۔
کھانے، پینے، لباس اور کاروبار میں حرام سے بچنا۔ (م، ت)
اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے لیے اخلاص۔ (مس)
(دعا سے) پہلے نیک عمل کرنا اور سختی میں اسے (عمل کو) یاد کرنا۔ (م، ت، د) (یعنی نیک اعمال سے سختی کے وقت دُعا مانگنا)
پاک اور صاف ہونا۔ (عہ، حب، مس)
باوضو ہونا۔ (ع)
قبلہ رُخ ہونا۔ (ع)
(دُعا سے پہلے) نماز (صلوۃ حاجت) پڑھنا۔ (عہ، حب، مس)
دو زانو بیٹھنا۔ (عو)
(دعا کے) اوّل اور آخر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا۔ (ع)
اوّل و آخر، آنحضرت ﷺ پر دُرُود بھیجنا۔ (د، ت، س، حب)
ہاتھوں کو پھیلانا۔ (ت، مس)
ہاتھوں کو اٹھانا۔ (ح)
ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھانا۔ (د، أ، مس)
ہاتھوں کو کھول کر رکھنا۔ (عو)
ادب و احترام (سے دعا) کرنا۔ (م، د، ت، س)
عاجزی اختیار کرنا۔ (عو، مص)
گڑگڑا کر دُعا مانگنا۔ (ت)

(دُعا مانگتے وقت) آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھانا۔ (مر، س)

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ مُبارکہ اور بلند مرتبہ صفات کے ساتھ سوال کرنا۔ (حب، مس)

الفاظ (کی ادائیگی) اور (دُعا مانگنے کے) انداز میں بناوٹ سے بچنا۔ (خ) بہ تکلف خوش الحانی نہ کرنا۔ (عو)

اللہ تعالیٰ کے دربار میں انبیاءِ کرام کا وسیلہ پیش کرنا۔ (خ، د، مس)

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں (اولیاءِ کرام) کا وسیلہ اختیار کرنا۔ (خ)

آواز پست رکھنا۔ (ع)

(اپنے) گناہوں کا اعتراف کرنا۔

نبی اکرم ﷺ کی (بتائی ہوئی) صحیح دعائیں اختیار کرنا کیونکہ آپ نے (اس بارے میں) کسی دوسرے کی طرف ضرورت نہیں چھوڑی۔ (د، س) یعنی آپ نے سب کچھ سکھا دیا۔

جامع دُعائیں اختیار کرنا (د) (یعنی وہ دعائیں جو باوجود قلتِ الفاظ کے زیادہ مفہوم رکھتی ہیں)۔

پہلے اپنے لیے دُعا مانگنا اور پھر ماں باپ اور باقی مُسلمان بھائیوں کے لیے۔ (مر)

صرف اپنے (ہی) لیے دُعا نہ مانگنا (بلکہ دوسروں کے لیے بھی مانگنا اگرچہ امام ہو۔ (د، ت، ق)

پختہ یقین سے دُعا مانگنا (ع)

رغبت (اور خواہش) کے ساتھ دُعا مانگنا۔ (حب، عو)

دِل کی گہرائیوں سے دُعا (کے الفاظ) نکالنا، دِل کو حاضر رکھنا اور (قبولیت کی) اچھی امید رکھنا۔ (مس)

کم از کم تین مرتبہ (دُعا) مانگنا۔ (خ، مر)

گریہ وزاری سے (دُعا) کرنا۔ (س، مس، عو)

گناہ اور قطعِ رحم کی دُعا نہ مانگنا۔ (مر، ت)

جس سے (اللہ تعالیٰ کا قلمِ قدرت) فارغ ہو چکا اس کی دُعا نہ مانگنا۔ (س)

دُعا میں حد سے نہ بڑھنا اس طرح کہ کسی ناممکن یا اس کی مثل، چیز کی دُعا مانگے (خ)

(اللہ تعالیٰ کی رحمت میں) تنگی نہ کرنا (خ، د، س، ق) یعنی یہ نہ کہے مجھے دے کسی دوسرے کو نہ دے)

اپنی تمام ضرورتوں کا سوال کرنا۔ (ت، حب)

دُعا مانگنے اور سننے والے دونوں کا آمین (اے اللہ دُعا قبول فرما) کہنا۔ (خ، مر، د، س)

(دُعا سے) فراغت کے بعد دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا۔ (د، ت، حب، ق، مس)

(قبولیت میں) جلدی نہ کرنا یعنی اس طرح نہ کہے کہ (دُعا) قبول ہی نہیں ہوتی یا یہ کہ میں نے دُعا مانگی اور وہ قبول نہ ہوئی۔ (خ، مر، د، س، ق)

آدابِ ذِکر

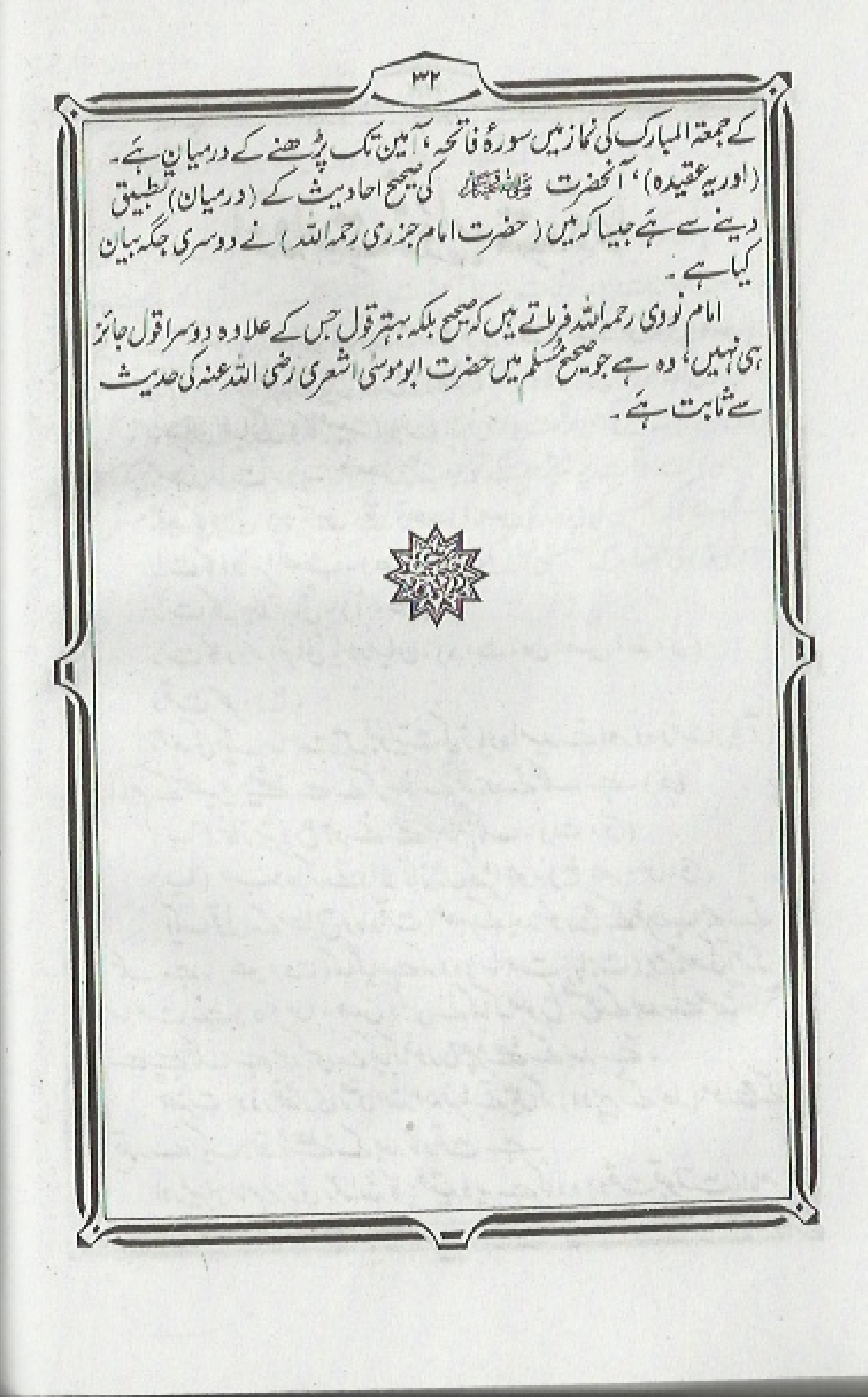
علماء (اسلام) فرماتے ہیں کہ جس جگہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اس کو (نامناسب اور غیر شرعی امور سے) پاک اور خالی ہونا مناسب ہے۔
ذاکر میں ان تمام صفات، جن کا ذکر پہلے (آدابِ دُعا میں) ہو چکا ہے، کا مکمل طور پر پایا جانا۔
اگر ذاکر کے منہ میں کسی قسم کی تبدیلی (یعنی بُو وغیرہ) ہو تو اسے مسواک کے ذریعے دور کرے۔
اگر کسی جگہ بیٹھا ہوا (ذکر کر رہا) ہو تو قبلہ رُخ ہو جائے۔
خشوع، عاجزی، سکون (اور اطمینان) اور وقار سے ذکر کرنے والا ہو (ذکر کرتے وقت) دِل حاضر ہو (یعنی دِل جمعی سے ذکر کرے)
جن کلمات کا ذکر کرے ان میں غور و فکر کرے اور ان کے معانی سمجھنے کی کوشش کرے۔
اگر (ان کلمات کے معانی) نہ جانتا ہو تو (علماء کرام سے) پوچھے زیادہ ذکر کرنے کی حرص میں جلدی نہ کرے، اسی لیے (علماء کرام نے) "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پر آواز کو کھینچنا مستحب قرار دیا ہے جو (بھی) ذکر شریعت سے ثابت ہے، خواہ واجب ہو یا مستحب جب تک اس کو زبان سے ادا نہ کرے اور (کم از کم) اپنے آپ کو نہ سنائے، اس کا کوئی اعتبار نہیں (یعنی ذکر صرف دل ہی سے نہیں ہونا چاہیئے بلکہ زبان سے کیا جائے)
سب سے بہتر ذکر، قرآن پاک (کا پڑھنا) ہے، البتہ اس کے علاوہ جو اذکار شریعت میں منقول ہیں (یعنی ان کو بھی حسب ہدایت شرع اپنایا جائے) ذکر کی فضیلت صرف تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) اور تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) میں منحصر

نہیں بلکہ کسی بھی (نیک) عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والا شخص ذاکر ہے۔

(علماءِ کرام) فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ، صبح و شام، یا رات اور دن کے مختلف حالات اور اوقات میں، آنحضرت ﷺ سے منقول (اور ثابت) اذکار کو پابندی سے کرتا ہو تو وہ (شخص) اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں (جن کا ذکر قرآن پاک میں ہے) میں شمار ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص دن اور رات میں کسی وقت یا کسی نماز کے بعد (بہ پابندی) وظیفہ پڑھتا ہو تو اگر (کبھی) اسے وقت پر نہ پڑھ سکے تو جب بھی ممکن ہو اسے پڑھے اور اس میں کوتاہی نہ کرے تاکہ اس کی (پابندی کی) عادت برقرار رہے اور (اس شخص کو) اس (وظیفہ) کی قضاء میں سستی نہیں کرنی چاہیئے۔

اوقاتِ قبولیّتِ دُعا

لیلۃ القدر (رمضان المبارک کی ستائیسویں رات) (ت، س، ق، مس)
یومِ عرفہ (ذوالحجہ کی نویں تاریخ) (ت)
رمضان المبارک (کا مہینہ) (ر)
جمعہ کی رات۔ (ت، مس)
جمعہ کا دن۔ (د، س، ق، حب، مس)
رات کا دوسرا نصف۔ (ط، أ، ص)
رات کا پہلا تہائی۔ (أ، ص)
رات کا دوسرا تہائی یا درمیان۔ (د، ت، س، مس، ط، ر)
وقت سحر۔ (ع)
جمعہ کی ایک ساعت میں قبولیّت کی زیادہ امید ہے اور وہ وقت (یا تو) امام کے خطبہ پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ (د)
(یا) نماز شروع ہونے سے سلام تک۔ (ت، ق)
(یا) جب دعا کرنے والا نماز میں کھڑا ہو۔ (خ، م، س، ق)
(ایک قول کے مطابق وہ وقت) عصر کے بعد سُورج کے غروب ہونے تک ہے۔ (عو، ت) کہا گیا ہے کہ وہ (ساعت اِجابت) یوم جمعہ کی آخری ساعت ہے (د، س، مس) کسی نے کہا کہ طلوعِ صُبح کے بعد سے طلوعِ آفتاب سے پہلے تک ہے اور کسی نے کہا کہ سُورج چڑھنے کے بعد ہے۔
حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (دوپہر کے بعد) سورج کے قدرے ایک ہاتھ ڈھلنے کے بعد کا وقت ہے۔
اور میرا (امام جزری رحمہ اللہ کا) عقیدہ یہ ہے کہ وہ (وقت قبولیت) امام



کے جمعۃ المبارک کی نماز میں سورۂ فاتحہ، آمین تک پڑھنے کے درمیان ہے۔
(اور یہ عقیدہ)، آنحضرت ﷺ کی صحیح احادیث کے (درمیان) تطبیق دینے سے ہے جیسا کہ میں (حضرت امام جزری رحمہ اللہ) نے دوسری جگہ بیان کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحیح بلکہ بہتر قول جس کے علاوہ دوسرا قول جائز ہی نہیں، وہ ہے جو صحیح مسلم میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے۔

احوالِ قبولیّت

(جن حالتوں میں دُعا (زیادہ) قبول ہوتی ہے وہ یہ ہیں)

(نماز کے لیے) اذان کے وقت۔ (د، مس)

اذان اور اقامت کے درمیان (کا وقت)۔ (د، ت، س، حب)

جو شخص سختی اور تکلیف میں مبتلا ہو اُس کے لیے "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ" اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" کے بعد کا وقت۔ (مس)

اللہ تعالٰی کے راستے میں (جہاد کے وقت) کھڑا ہونے کی حالت (حب، ط، عو، طا) اور جنگ میں گتھم گتھا ہونے کے وقت اور فرض نمازوں کے بعد۔ (ت، س)

حالتِ سجدہ میں۔ (م، د، س)

تلاوتِ قرآن پاک کے بعد۔ (ت)

بالخصوص ختمِ قرآن پاک کے بعد۔ (ط، عو، مص)

(اور) خصوصاً قرآن پاک کا قاری (جب قرآن پاک ختم کرے) (ت، ط)

آبِ زمزم شریف پیتے وقت۔ (مس)

بیت اللہ شریف (خانہ کعبہ) کے پاس حاضر ہونے کی حالت میں۔ (مر، عہ)

مُرغ کی آواز کے وقت۔ (خ، م، ت، س)

مسلمانوں کے اجتماع (کی حالت میں) (ع)

ذِکر کی مجلسوں میں۔ (خ، م، د، س)

جب امام "وَلَا الضَّآلِّیْنَ" کہے۔ (م، د، س، ق) (نوافل میں)۔

میت کی آنکھیں بند کرنے کے وقت۔ (د، س، ق)
جب نماز کھڑی (ہو رہی) ہو (مر)
بارش برستے وقت (د، ط، مر) اس حدیث کو امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی تصنیف "الامّ" میں مرسل (جس حدیث میں صحابی کا ذکر نہ ہو) روایت کیا ہے اور آپ نے (امام شافعی رحمہ اللہ نے) فرمایا کہ میں نے کئی علماء سے یہ حدیث (بارش کے وقت اجابت کی حدیث) سُنی اور اسے یاد کیا۔

اور میں (امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں) کہتا ہوں کہ کعبۃ اللہ کو دیکھتے وقت (بھی دُعا مقبول ہوتی ہے) (ط)

اور سورۂ انعام میں جہاں دو مرتبہ اسم جلالت اکٹھا آتا ہے (مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ) کے درمیان (کی حالت) ہم نے بہت سے علماء سے اس کا تجربہ کیا ہوا سنا اور امام حافظ عبد الرزاق رسفنی نے اپنی تفسیر میں شیخ عماد قدسی (رحمہما اللہ) سے نقل کرتے ہوئے تصریح کی ہے۔

مقاماتِ قبولیّت

مقاماتِ مقدّسہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے اہلِ مکّہ کے نام اپنے خط میں فرمایا کہ اس جگہ (مکّہ مکرّمہ میں) پندرہ مقامات پر دُعا قبول ہوتی ہے۔

۱۔ طواف کی جگہ میں۔
۲۔ ملتزم کے پاس۔
۳ میزابِ رحمت کے نیچے۔
۴۔ بیت اللہ شریف کے اندر۔
۵۔ (آبِ) زمزم کے پاس۔
۶۔۷۔ صفا اور مروہ پر۔
۸۔ سعی (دوڑنے) کی جگہ پر (یعنی صفا اور مروہ کے درمیان جہاں سات چکر لگائے جاتے ہیں۔)
۹۔ مقامِ (ابراہیم) کے پاس (مقامِ ابراہیم ایک پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السّلام، کعبۃ اللہ کی دیواریں بناتے تھے، اب بھی اس پتھر پر آپکے قدموں کا نشان ہے اور قرآن پاک میں اس پتھر کے پاس نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔)
۱۰۔ (میدانِ) عرفات میں۔
۱۱۔ مزدلفہ میں۔
۱۲۔ منٰی میں۔
۱۳۔۱۴۔ ۱۵۔ تینوں جمروں (تین ٹیلے جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں) کے پاس۔ میں (امام جزری شافعی رحمہ اللہ) کہتا ہوں۔ اگر آنحضرت ﷺ کے (روضہ مبارکہ کے) پاس دُعا قبول نہیں ہوگی تو پھر کس جگہ قبول ہوگی اور ملتزم میں دعا کی قبولیت کے بارے میں مکّہ مکرّمہ والوں سے ایک حدیثِ مسلسل بھی ہم تک پہنچی ہے، جو ہم نے روایت کی۔

جن لوگوں کی دُعا قبول ہوتی ہے

(وہ لوگ جن کی دُعا بالخصوص قبول ہوتی ہے وہ یہ ہیں)
مجبور آدمی۔ (خ، مر، د)
مظلوم، اگرچہ گناہ گار یا کافر ہو۔ (ع، آ، ر، س، حب، مر)
باپ (کی دُعا اولاد کے حق میں) (د، ت، ق)
انصاف کرنے والا حکمران۔ (ت، ق، حب)
نیک آدمی۔ (ح، مر، ق)
نیک اولاد (کی دُعا) ماں باپ کے حق میں اور مُسافر کی دُعا)۔ (د، د، ق)
روزہ دار جب روزہ افطار کرے۔ (ت، ق، حب)
مُسلمان (کی دُعا) اس کے (مُسلمان) بھائی کے لیے، عدم موجودگی میں۔ (مر، د، مص)
مُسلمان (کی دُعا) جب تک ظلم اور قطع رحم کی دعا نہ مانگے یا (یہ نہ) کہے میں نے دعا مانگی اور قبول نہ ہوئی۔ (مص)
بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ لوگ (جہنم سے) آزاد ہونے والے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے دن اور رات میں ایک دُعا قبول ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم

(اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم (جس کے (وسیلہ کے) ساتھ دُعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور اگر اس کے ذریعے سوال کیا جائے تو دیا جاتا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

اے اللہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو پاک ہے بے شک میں زیادتی کرنے والوں سے ہوں۔ (مس)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (عب، حب، مس ۱)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس سبب سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ایک ہے بے نیاز ہے نہ اس کی (اللہ تعالیٰ کی) کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور اس کے برابر کوئی نہیں۔

(اور یہ بھی ہے)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ اِلٰی اٰخِرِهٖ۔ (مص)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بایں سبب کہ تو ہی اللہ ہے، ایک (اور) بے نیاز ہے (آخر تک جس طرح پہلے گزر چکا ہے۔)

اور اللہ تعالیٰ کا وہ ، بہت بڑا نام جس کے ساتھ دُعا مانگی جائے ، قبول ہوتی ہے اور اگر اس کے ساتھ (کچھ) مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے (وہ)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (عه، حب ، مس ، أ ، مص)

يَاحَیُّ يَاقَيُّوْمُ (عه ، حب ، مس ، أ)

اے اللہ ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس سبب سے کہ تیرے ہی لیے تعریف ہے ، تو ہی عبادت کے لائق ہے ، (تو) یکتا ہے ، تیرا کوئی شریک نہیں ، تو ہی زیادہ مہربان اور زیادہ احسان کرنے والا ہے (بغیر نمونۂ سابقہ کے) آسمانوں اور زمین کو بنانے والا ہے ، اے بزرگی اور عزت والے !

(ایک اور روایت میں یہ بھی ہے) اے زندہ اور (دوسروں کو) قائم رکھنے والے ۔

" وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ " (سُورۃ بقرۃ)

" اور تمہارا معبود ایک (ہی) ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ، وہ بخشنے والا مہربان ہے "

"اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ"

اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور قائم رکھنے والا ہے۔

(ایک روایت میں ہے) اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم تین سورتوں، سورۂ بقرہ، آلِ عمران اور طٰہٰ میں ہے۔ (د، طه، مس)

حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے تحقیق کی تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہے۔

میں (امام جزری رحمہ اللہ) کہتا ہوں کہ میرے نزدیک دونوں حدیثوں کو جمع کرتے ہوئے وہ (اسمِ اعظم) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے اور اس وجہ سے بھی کہ واحدی کی کتاب "اَلدُّعَاءُ" میں یونس بن عبدالاعلیٰ سے روایت بھی اس کی مؤید ہے۔

اور قاسم (جن کا اوپر ذکر ہوا) عبدالرحمٰن شامی کے بیٹے اور تابعی ہیں۔ ابو امامہ کے قابلِ اعتماد شاگرد ہیں۔

اَسْمَآءِ حُسْنیٰ

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ جن کے ساتھ (یعنی وسیلہ سے) ہمیں دعا مانگنے کا حکم دیا گیا ہے، ننانوے (۹۹ نام) ہیں۔

جس نے ان کو شمار کیا (یعنی یاد کیا) جنت میں داخل ہوا۔ (خ، م، ت، س، ق، مس، حب)

(دوسری روایت میں ہے)، جو بھی ان (اسماء) کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ (خ)

هُوَ	اللّٰهُ الَّذِیْ	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	اَلرَّحْمٰنُ
وہ	اللہ ہے	جس کے سوا	کوئی معبود نہیں	بے حد رحم کرنے والا
اَلرَّحِیْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ
بڑا مہربان	بادشاہ	پاک (ہر عیب سے)	سلامتی دینے والا	امن دینے والا
اَلْمُهَيْمِنُ	اَلْعَزِیْزُ	اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ
نگہبان	غالب	بہت زبردست	بڑائی والا	پیدا کرنے والا
اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ	اَلْوَهَّابُ
موجد	صورت بنانے والا	بہت بخشنے والا	بہت قابو میں رکھنے والا	بہت دینے والا
اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِیْمُ	اَلْقَابِضُ	اَلْبَاسِطُ
بہت بڑا رزق دینے والا	بہت بڑا مشکل کشا	بہت جاننے والا	روزی تنگ کرنے والا	کشادہ کرنے والا

اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلْمُعِزُّ	اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِيْعُ
پست کرنے والا	بلند کرنے والا	عزت دینے والا	ذلت دینے والا	زیادہ سننے والا
اَلْبَصِيْرُ	اَلْحَكَمُ	اَلْعَدْلُ	اَللَّطِيْفُ	اَلْخَبِيْرُ
سب کچھ دیکھنے والا	فیصلہ فرمانے والا	خوب انصاف کرنے والا	لطف وکرم کرنے والا	خبر رکھنے والا
اَلْحَلِيْمُ	اَلْعَظِيْمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ	اَلْعَلِيُّ
بردبار	بہت بڑا	بہت بخشنے والا	شکر کا بدلہ دینے والا	بہت بلند
اَلْكَبِيْرُ	اَلْحَفِيْظُ	اَلْمُقِيْتُ	اَلْحَسِيْبُ	اَلْجَلِيْلُ
بہت بڑا	محافظ	قوت دینے والا	کفایت کرنے والا	بلند مرتبہ
اَلْكَرِيْمُ	اَلرَّقِيْبُ	اَلْمُجِيْبُ	اَلْوَاسِعُ	اَلْحَكِيْمُ
بہت کرم کرنے والا	بڑا نگہبان	دعا قبول کرنے والا	وسعت والا	حکمت والا
اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِيْدُ	اَلْبَاعِثُ	اَلشَّهِيْدُ	اَلْحَقُّ
بہت محبت کرنیوالا	بڑا بزرگ	زندہ کرنے والا	حاضر و ناظر	سچا
اَلْوَكِيْلُ	اَلْقَوِيُّ	اَلْمَتِيْنُ	اَلْوَلِيُّ	اَلْحَمِيْدُ
کارساز	قوت والا	شدید قوت والا	حمایتی	لائق تعریف
اَلْمُحْصِيْ	اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِيْدُ	اَلْمُحْيِيْ	اَلْمُمِيْتُ
شمار کرنے والا	پہلی بار پیدا کرنیوالا	دوبارہ پیدا کرنے والا	زندگی دینے والا	مارنے والا
اَلْحَيُّ	اَلْقَيُّوْمُ	اَلْوَاجِدُ	اَلْمَاجِدُ	اَلْوَاحِدُ
ہمیشہ زندہ رہنے والا	سب کو قائم رکھنے والا	پانے والا	بزرگی والا	ایک

الصَّمَدُ	الْقَادِرُ	الْمُقْتَدِرُ	الْمُقَدِّمُ	الْمُؤَخِّرُ
بے نیاز	قدرت والا	صاحبِ اختیار	آگے کرنے والا	پیچھے رکھنے والا
الْأَوَّلُ	الْآخِرُ	الظَّاهِرُ	الْبَاطِنُ	الْوَالِي
سب سے پہلے	سب کے بعد	ظاہر	پوشیدہ	اختیار والا
الْمُتَعَالِي	الْبَرُّ	التَّوَّابُ	الْمُنْتَقِمُ	الْعَفُوُّ
بلند و برتر	اچھا سلوک کرنیوالا	زیادہ توبہ قبول کرنیوالا	بدلہ لینے والا	بہت معاف کرنیوالا
الرَّءُوفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ	ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ		
بہت مہربان	حکومتوں کا مالک	عظمت اور انعام والا		
الْمُقْسِطُ	الْجَامِعُ	الْغَنِيُّ	الْمُغْنِي	الْمَانِعُ
عدل کرنے والا	جمع کرنے والا	بے پروا	بے نیاز کردینے والا	روک دینے والا
الضَّارُّ النَّافِعُ	النُّورُ	الْهَادِي	الْبَدِيعُ	
نقصان اور نفع کا مالک	نور عطا کرنے والا	ہدایت دینے والا	بے مثال موجد	
الْبَاقِي	الْوَارِثُ	الرَّشِيدُ	الصَّبُورُ	
باقی رہنے والا	سب کے بعد موجود رہنے والا	نیکی اور سچائی پسند کرنیوالا	صبر والا	

(ت، ق، مي، حب)

آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا:۔

"یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ"

اے عزت اور اکرام والے!

تو آپ نے فرمایا بے شک تیری دعا مقبول ہوگئی۔ (ت)
(ایک روایت میں ہے کہ) ایک فرشتہ اس آدمی پر مقرر ہے جو یہ کلمہ کہتا ہے۔

"یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ"

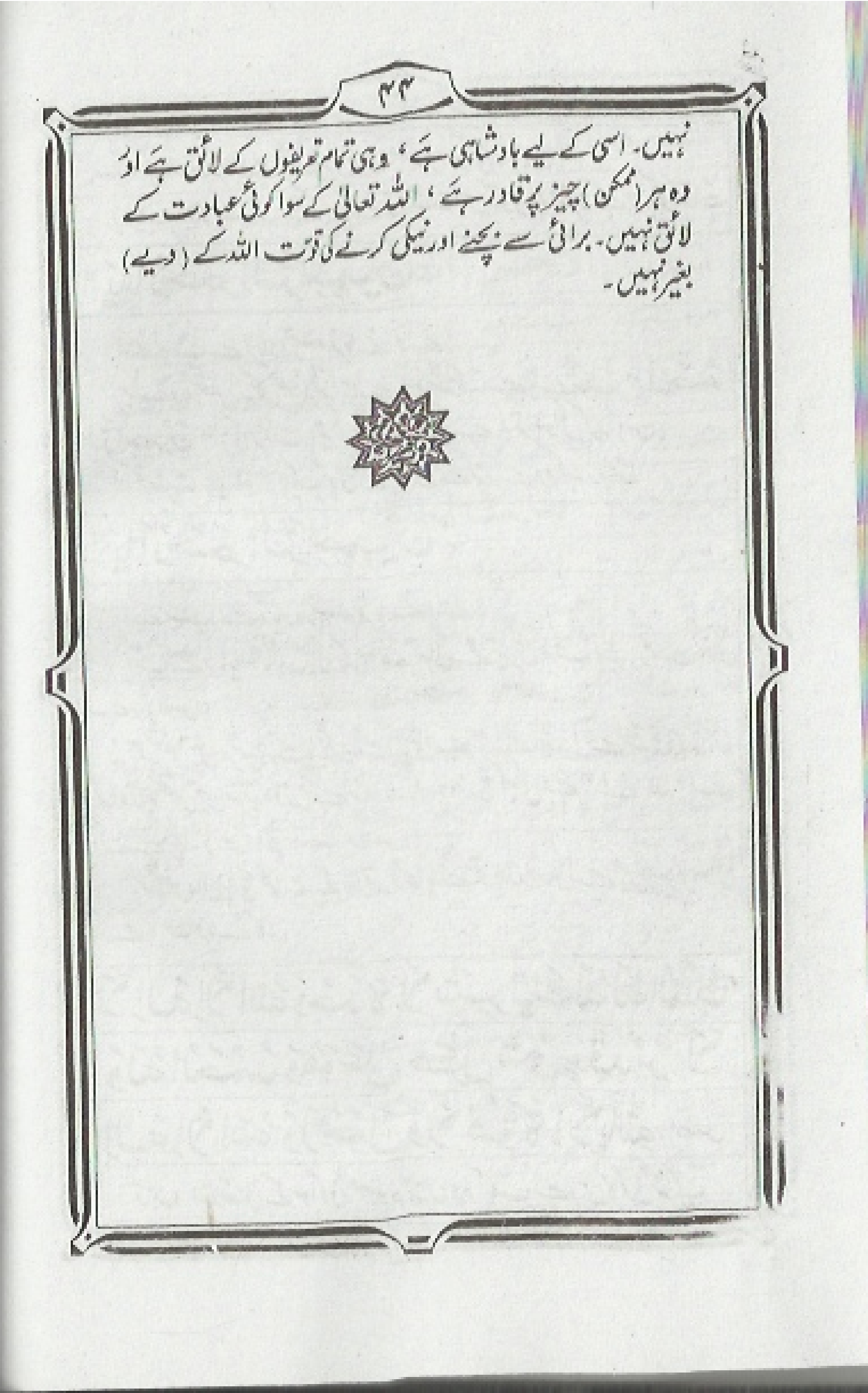
اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے!
جب وہ شخص یہ کلمہ تین مرتبہ کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے:"بے شک "اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ" (کی رحمت) تیری طرف متوجہ ہے، تو سوال کر۔ (س)
آنحضرت ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے وہ کہہ رہا تھا

"یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ"

اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے!
آپ نے فرمایا، مانگ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے تیری طرف نظر (رحمت) فرمائی ہے۔ (مس)
جو شخص تین مرتبہ جنّت مانگے جنّت کہتی ہے:"اے اللہ! اسے جنّت میں داخل کر اور جو شخص تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگے دوزخ کہتی ہے:" اے اللہ! اسے آگ سے بچا۔ (س، ق، حب، مس)
جو شخص ان پانچ کلمات کے ساتھ دُعا مانگے تو اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کرے، عطا فرمائے گا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (طس)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک



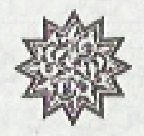
نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی ہے، وہی تمام تعریفوں کے لائق ہے اور وہ ہر (ممکن) چیز پر قادر ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ کے (دیے) بغیر نہیں۔

قبولیتِ دُعا پر اللہ تعالیٰ کا شکر

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی طرف سے (دُعا کی) قبولیت کا مُشاہدہ کرے یعنی بیماری سے صحت یاب ہو یا سفر سے (بخیریت) واپس آئے تو اسے یہ کلمات کہنے سے کس (چیز) نے روکا ہے (یعنی ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ (مس، ی)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی عزّت اور جلال کے واسطے سے تمام نیک کام پورے ہوتے ہیں۔



صبح وشام پڑھے جانے والے کلمات

تین مرتبہ پڑھا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(عہ، حب، مس، مص)

اس اللہ کے نام سے (صبح کرتا ہوں یا شام کرتا ہوں) جس کے نام کے ساتھ نہ تو زمین کی کوئی چیز ضرر دیتی ہے اور نہ ہی آسمان کی اور وہی سننے (اور) جاننے والا ہے۔

تین مرتبہ یہ دُعا مانگی جائے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (طس)

میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ ہر پیدا کیے گئے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ایک روایت میں ہے کہ) یہ کلمات صرف شام کو پڑھے جاتے ہیں (م، عہ، طس، می، ت، مس، می)

تین مرتبہ یہ دُعا پڑھی جائے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والے کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔

پھر یہ آیات پڑھے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ (ت، می)

وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں غیب اور حاضر کو جاننے والا ہے۔ وہی بہت رحم کرنے والا مہربان ہے۔ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (وہ) بادشاہ، بہت پاک، بے عیب، امن دینے والا، نگہبان، غالب، زبردست (اور) بڑائی کا مالک ہے۔ جو، وہ شریک ٹھہراتے ہیں اس سے پاک ہے۔ وہی اللہ، پیدا کرنے والا، موجد، صورت دینے والا، اسی کے لیے سب اچھے نام ہیں۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اس کی پاکیزگی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

تین تین مرتبہ "سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس" پڑھنے کے بعد یہ پڑھے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ یُخْرِجُ

الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ (د، ت، س، می) (د، می)

پس اللہ ہی کے لیے پاکیزگی ہے جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو اور اسی کے لیے تعریف آسمانوں اور زمین میں۔ اور شام کے وقت اور جب تم ظہر کا

وقت کرتے ہو۔ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا (پیدا کرتا) ہے
اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم (قیامت کے
دن) اٹھائے جاؤ گے۔
آیت الکرسی پڑھے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ
لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ
عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (طه)

اللہ ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا
اور دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اسی کا ہے
جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ کون ہے؟ جو اس کے پاس' اس کی اجازت کے
بغیر سفارش کرے۔ جو ان کے سامنے ہے یا پیچھے' وہ (سب کچھ) جانتا ہے۔
اور وہ (لوگ) اس کے علم میں سے (بغیر اس کے دیئے) کچھ بھی نہیں گھیر (جان)
سکتے البتہ جتنا وہ چاہے (کسی کو دے) اور اس کی کرسی (سلطنت) زمین
آسمان میں پھیلی ہوئی ہے اور اس پر ان (دونوں) کی حفاظت بھاری نہیں'
اور وہی بہت بلند اور بڑا ہے۔
یا آیت الکرسی اور سورۂ غافر کی یہ آیات پڑھے۔ (حب، أ، ت،)

حٰمٓ ۚ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۙ
غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی

الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

حٰمٓ ۝ یہ کتاب اللہ تعالیٰ، غالب (اور) جاننے والے کی طرف سے اتری وہ (اللہ تعالیٰ) گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب والا اور بڑی قدرت والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف (قیامت کے دن) لوٹنا ہے۔

صبح کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ (م، د، ت، س، مص)

ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لیے صبح کی اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی اور تعریف ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے رب! میں تجھ سے آج (کے دن) کی اور اس (دن) کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے آج (کے دن) کی اور اس کے بعد کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آگ اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اِس طرح پناہ مانگی جائے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡٓ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (د)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سُستی، ضعف، بُرے بڑھاپے، دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔ ہم نے اور تمام ملک نے اللہ تعالیٰ کے لیے صبح کی (وہ اللہ) جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے آج (کے) دن کی بھلائی، فتح، مدد، نور، برکت اور ہدایت مانگتا ہوں اور آج کے دن اور اس کے بعد کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

یہ دُعا صبح وشام مانگی جا سکتی ہے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ (عه، حب ۴، عو)

اے اللہ! ہم نے تیرے ہی نام سے صبح کی اور شام کی، تیرے ہی نام سے ہم زندہ ہیں اور اسی کے ساتھ ہی مرتے ہیں اور (قیامت کے دن) تیری ہی طرف اُٹھنا ہے۔

(یا یہ) دُعا (مانگی جائے)

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ رَبِّ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ
وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰى
اَنْفُسِنَا سُوْٓءً اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ۔ (د، ت، س، حب، مس، مص، ت)

ہم نے اور (پورے) ملک نے اللہ تعالیٰ کے لیے صبح کی اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اس کا کوئی شریک نہیں، وہی عبادت کے لائق ہے اور اسی کی طرف (قیامت) کو اٹھنا ہے۔ اے میرے رب! اے اللہ! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے، ہر چیز کے رب اور مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں نفس کی شر اور شیطان کے شر اور اس کے جال سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے (پناہ لیتا ہوں) کہ ہم اپنے نفسوں پر کسی برائی کا ارتکاب کریں یا کسی مسلمان پر برائی کا الزام لگائیں۔

چار مرتبہ یہ دعا پڑھی جائے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ
وَمَلَآئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ (ط، س، ت)

اے اللہ! بے شک میں نے (اس حال میں) صبح کی کہ میں تجھے، تیرا عرش اٹھانے والوں (تیرے باقی) فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک جناب محمد مصطفیٰ ﷺ تیرے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔

یا چار مرتبہ یہ دُعا پڑھی جائے (پہلی دُعا اور اس دعا میں صرف چند الفاظ کا فرق ہے)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ (د، ت، س)

اے اللہ! بے شک میں نے (اس حال میں) صبح کی کہ میں تجھے، تیرا عرش اٹھانے والوں (تیرے باقی) فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ (بے شک) تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ تیرے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔

صبح و شام یہ دُعا پڑھنی چاہیئے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔ (د، ق، س، حب، مس، مص)

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت چاہتا ہوں۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے، اپنے دین، دنیا، اولاد اور مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما اور مجھے ڈر سے بے خوف

کردے۔ اے اللہ! میری حفاظت فرما، میرے آگے سے پیچھے سے اور میرے دائیں، بائیں اور اوپر سے اور میں تیری عظمت کے ساتھ (اس بات سے) پناہ چاہتا ہوں کہ میں نیچے سے کسی ہلاکت میں ڈالا جاؤں۔

یہ (دُعا) بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (د، س، ق، مس، مى)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف۔ وہی زندگی عطا فرماتا ہے اور موت دیتا ہے۔ وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اور وہ ہر (ممکن) چیز پر قادر ہے۔

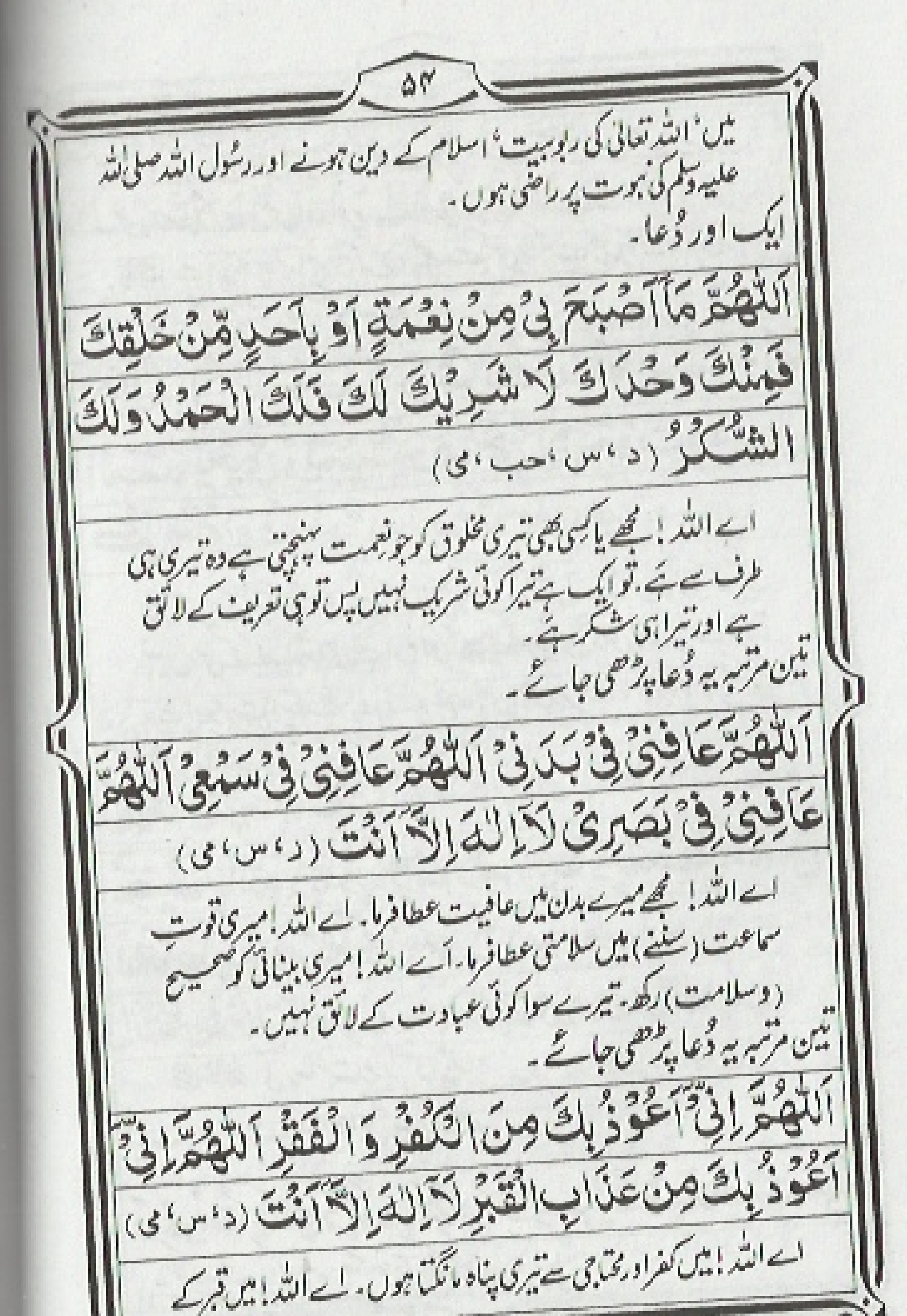
تین مرتبہ پڑھا جائے۔

رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا (عہ، مس، آ، ط)

ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور آنحضرت ﷺ کی رسالت پر راضی ہیں۔

ایک روایت کے مطابق یہ پڑھے

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا (مص، مى)



میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اسلام کے دین ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہوں۔

ایک اور دُعا۔

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ (د، س، حب، مى)

اے اللہ! مجھے یا کسی بھی تیری مخلوق کو جو نعمت پہنچتی ہے وہ تیری ہی طرف سے ہے۔ تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں پس تو ہی تعریف کے لائق ہے اور تیرا ہی شکر ہے۔

تین مرتبہ یہ دُعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (د، س، مى)

اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت عطا فرما۔ اے اللہ! میری قوتِ سماعت (سننے) میں سلامتی عطا فرما۔ اے اللہ! میری بینائی کو صحیح (وسلامت) رکھ۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

تین مرتبہ یہ دُعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (د، س، مى)

اے اللہ! میں کفر اور محتاجی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں قبر کے

عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں تو ہی عبادت کے لائق ہے۔
یا یہ کلمات پڑھے جائیں۔

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ
کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا (د، س، ی)

اللہ تعالیٰ پاک اور لائق تعریف ہے، ہر (قسم کی) طاقت اسی سے عطا ہوتی ہے وہ، جو چاہے ہو جاتا ہے اور جو نہ چاہے نہیں ہوتا، میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

صبح و شام یہ وظیفہ پڑھا جائے

اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَکَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی
دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّۃِ
اَبِیْنَا اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (أ، ط)

ہم نے فطرتِ اسلام، کلمہ اخلاص، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی جو باطل سے جدا خالص مسلمان تھے اور وہ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

صرف صبح کی دُعا

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ
کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ (س، مس، د)

اے زندہ اور قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں میرے تمام کام درست فرما دے اور مجھے ایک لمحے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر۔

ایک اور دُعا:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ (خ، س)

اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں حسب طاقت تیرے عہد اور وعدے پر (پابند) ہوں۔ میں تیری ان نعمتوں کا جو مجھ پر ہیں، اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا (بھی) اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہ بخش دے (کیونکہ) گناہوں کو صرف تو ہی بخشتا ہے میں اپنے افعال کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

ایک اور دُعا:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔ (د، ی)

اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، میں حسب طاقت تیرے عہد و پیمان کا

پابند ہوں میں اپنے افعال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری ان نعمتوں کا جو مجھ پر ہیں، اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے تجھ سے بخشش چاہتا ہوں کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔

ایک اور دعا:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ وَاَرْاَفُ مَنْ مَّلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰى اِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ تُعْصٰى فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَاَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ ۔ (ط، طب)

اے اللہ! تو ان میں جن کا ذکر کیا جاتا ہے (ذکر کا) زیادہ مستحق ہے اور جن کی عبادت کی جائے ان سے (عبادت کا) زیادہ مستحق ہے، جن سے مدد طلب کی جائے ان میں سے تو (مدد کرنے کا) زیادہ لائق ہے۔ تو سب مالکوں میں سے زیادہ شفقت کرنے والا ہے اور جن سے مانگا جاتا ہے ان میں سے زیادہ سخی ہے اور عطا کرنے والوں میں سے تو زیادہ وسعت والا ہے تو ہی بلا شرکت غیرے، مالک ہے۔ تو ایک ہے تیرا کوئی مثل نہیں۔ تیرے سوا سب کے لیے ہلاکت ہے۔ تیری اجازت بغیر ہرگز تیری فرمانبرداری نہیں کی جاتی اور نہ ہی تیرے علم بغیر، تیری نافرمانی کی جاسکتی ہے۔ تیری اطاعت کی جائے تو، تو قدر فرماتا ہے، اگر تیری نافرمانی کی جائے تو بخش دیتا ہے تو سب سے زیادہ قریب گواہ اور نزدیک ترین نگہبان ہے۔ سب کی جانیں تیرے اختیار میں ہیں اور سب کی پیشانیاں تیرے قبضے میں ہیں۔ تو نے (بندوں کے) افعال کو لکھ دیا ہے اور ان (کی موت) کے (مقررہ) اوقات کو (بھی) لکھ دیا ہے۔ (سب کے) دل تیرے سامنے کھلے ہوئے ہیں اور (ہر) پوشیدہ چیز تیرے سامنے ظاہر ہے۔ جس کو تو حلال کرے وہ حلال ہے اور جس کو تو حرام کرے وہ حرام ہے، دین وہی ہے جو تو نے مقرر کیا، حکم وہ ہے جس کو تو صادر فرمائے۔ مخلوق، تیری مخلوق ہے اور بندے تیرے بندے ہیں۔ تو ہی اللہ، نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے میں تیرے اس نور (کے وسیلہ) سے جس سے آسمان اور زمین روشن ہیں اور تیرے استحقاق اور مانگنے والوں کا جو تجھ پر حق ہے (کے وسیلہ) سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس صبح یا اس شام معاف فرمادے اور اپنی قدرت سے مجھے آگ سے بچالے۔

ف: صبح کی دعا میں "فِیْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ" اور شام کی دعا میں "فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ" کہے۔

سات مرتبہ پڑھے:

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ (مى)

اللہ، مجھے کافی ہے وہی عبادت کے لائق ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ بہت بڑے عرش کا مالک ہے۔

دس مرتبہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (س، حب، أ، ط، مى)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی ہے اور وہی (تمام) تعریف کا مستحق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سو مرتبہ پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ (م، د، ت، س، مس، حب، عو)

پاک ہے اللہ جو بہت بڑا ہے اور وہی لائق تعریف ہے۔

پہلے دس مرتبہ دُرُود شریف پڑھ کر سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ"، سو مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" سو مرتبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور سو مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھنا چاہیے۔ (ت۔ ط)

قرض اور غم سے نجات کی دُعا

اگر کوئی شخص، پریشانی یا قرض میں مبتلا ہو تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ (د)

اے اللہ! میں پریشانی اور غم سے، عاجزی اور سستی سے بزدلی اور بخیلی سے نیز قرض کے غلبہ اور لوگوں کے زور (ظلم) سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں۔

نوٹ: یہاں تک وہ دعائیں تھیں جو صبح و شام پڑھی جاتی ہیں۔ لیکن جب شام کو پڑھے تو بجائے "اَصْبَحَ" کے "اَمْسٰی" کہے اور "ھٰذَا الْیَوْمَ" کی جگہ "ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ" کہے اور "مذکر" کی جگہ "مؤنث" اور "اَلنُّشُوْرُ" کی جگہ "اَلْمَصِیْرُ" پڑھے۔

صرف شام کی دعا

اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ۔ (أ - ط)

ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لیے شام کی اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰے کے لیے ہیں میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں جس نے آسمان کو روکا ہوا ہے۔ کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر زمین پر گر پڑے، ہر اس چیز کے شر سے جس کو اس نے پیدا کیا، پھیلایا اور جنم دیا۔

صرف صبح کی دعا

فَقَدْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَآءُ وَالْعَظَمَۃُ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا یَضْحٰی فِیْھِمَا لِلّٰہِ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَہٗ فَلَاحًا وَّاٰخِرَہٗ نَجَاحًا اَسْاَلُکَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ (مص)

بلاشبہ ہم نے اور (تمام) ملک نے اللہ تعالیٰ کے لیے صبح کی ۔ بڑائی، عظمت، پیدا کرنا، حکم دینا، رات دن اور جو کچھ ان دونوں (رات اور دن) میں ظاہر ہوتا ہے (سب کچھ) اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو ایک ہے۔ اے اللہ! اس دن کے اول (حصہ) کو بہتری بنا دے اس کے درمیان کو فلاح اور آخر (حصہ) کو کامیابی بنا دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگتا ہوں اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

یا یہ دُعا:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيْئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَاْ لَا يَكُوْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰى لِقَآئِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ

وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ
أَوْ أَعْتَدِيَ أَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ أَوْ أَكْسِبَ خَطِيْئَةً أَوْ ذَنْبًا
لَا تَغْفِرُهُ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَإِنِّيْ أَعْهَدُ إِلَيْكَ
فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَأُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا
أَنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ
لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ
وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ
فِيْهَا وَأَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَأَنَّكَ إِنْ تَكِلْنِيْ إِلٰى
نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ إِلٰى ضُعْفٍ وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيْئَةٍ
وَإِنِّيْ لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا
إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (مس، أ، ط)

میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، بار بار حاضر ہوں، بھلائی تیرے
قبضے میں ہے، تجھ سے (تیری طرف سے) ہے اور تیری ہی طرف (منسوب)
ہے۔ اے اللہ! میں، جو بات کہوں، جو قسم اٹھاؤں اور جو بھی نذر مانوں، ان

تمام سے پہلے تیری مشیت (پیشِ نظر) ہے۔ جو، تو چاہے ہو جاتا ہے اور جو نہ چاہے نہیں ہوتا۔ کوئی قوت اور طاقت تیرے (عطا کیے) بغیر نہیں۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میں، جو دعائے رحمت کروں وہ اسی پر ہے جس پر تو رحم فرمائے اور میں جو بھی لعنت (رحمت سے دوری کی دعا) کروں وہ اسی پر ہے جس کو تو اپنی رحمت سے دور کرے۔ دُنیا اور آخرت میں تو میرا مالک ہے، تو مجھے حالتِ اسلام میں موت دے اور نیکوں کا ساتھ نصیب فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے تقدیر پر راضی رہنے، موت کے بعد آرام کی ٹھنڈک، تیری زیارت کی لذت، اور کسی ضرر رساں سختی اور گمراہ کن فتنہ میں مبتلا ہوئے بغیر تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں۔

میں تیری پناہ چاہتا ہوں (اس بات سے) کہ (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے اور اس سے کہ میں کسی پر زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے اور یہ کہ میں کسی ایسی خطا یا گناہ کا ارتکاب کروں جس کو تو نہ بخشے۔

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! اے جلال اور بزرگی والے! میں اس دُنیا میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیری گواہی کافی ہے۔ بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ تیرے ہی لیے بادشاہی ہے، تو ہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ تیرے خاص بندے اور رسول ہیں اور میں اس بات کی (بھی) گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ اور تیری ملاقات برحق ہے اور قیامت بلاشبہ آنے والی ہے اور تو قبروں میں سے (لوگوں کو) اُٹھائے گا۔ اگر تو مجھے میرے نفس کے حوالے کر دے تو گویا کہ تو نے مجھے کمزوری، عیب، گناہ اور خطا کے سپرد کر دیا۔ میں تیری رحمت ہی پر یقین رکھتا ہوں۔ پس تو میرے گناہ بخش دے بے شک تو ہی گناہوں کو بخشتا ہے اور میری توبہ قبول کر بے شک تو ہی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

اشراق کی دُعا اور نماز

جب سُورج طلوع ہو اس وقت یہ دُعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا۔ (عو۔ مر)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں آج کا یہ دن دکھایا اور ہمارے (گزشتہ) گناہوں کے سبب ہلاک نہیں کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ۔ (عو، ط، مى)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں آج کا دن عطا فرمایا، ہماری لغزشیں معاف فرمائیں اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچایا۔

(اس دُعا کے بعد) پھر دو رکعتیں (نماز) پڑھے۔ (ت، ط)

(حدیث قدسی ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے انسان! دن کے شروع میں میرے لیے چار رکعت نماز پڑھ، میں تجھے دن کے آخر حصے میں کفایت کروں گا۔ (ت، د، س)

دِن کی دُعائیں

سو مرتبہ پڑھے اور ایک روایت کے مُطابق دو سو مرتبہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (خ، مر، ت، س، ق، مص)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور وہی تعریف کا مستحق اور ہر چیز پر قادر ہے۔

سو مرتبہ پڑھے:۔

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" (م، ت، س، مص)

اے اللہ تو پاک ہے اور تعریف کے لائق ہے۔

(ایک حدیث میں ہے) جو شخص دن میں دس مرتبہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس سے شیطان کو دور کرتا رہتا ہے۔

اس طرح پڑھے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ (ص)

(ایک حدیث میں ہے) کہ جو شخص روزانہ ستائیس مرتبہ یا پچیس مرتبہ تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے بخشش طلب کرے وہ ان لوگوں میں شمار ہوگا جن کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں اور ان کے ذریعے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ط)

(ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ) کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمائے۔ جو شخص ہزار مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" پڑھے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور ہزار خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔ (أ، م، د، ت، س، حب)

مغرب کی اذان کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِیْ۔ (د، ت، مس)

اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے اور تیری طرف بلانے والوں (موذنوں) کی آوازوں (اذانوں) کا وقت ہے پس تو مجھے بخش دے۔

رات کی دعائیں

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر سورت تک"۔ (ع)

سورۂ اخلاص "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" آخر تک۔ (خ، م، س)
(قرآن پاک کی کوئی) سو آیات۔ (مس)
قرآن پاک کی دس آیات (اس تفصیل کے ساتھ) سورۃ بقرہ کی پہلی چار آیات "الٓمّٓ" سے "هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" تک، آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں اور، سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات "لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ" سے آخر سورہ تک۔ (م، عو، ط) اور سورۂ یٰسٓ کا پڑھنا۔ (حب)
(رات کے کسی بھی حصہ میں ان میں سے کوئی بھی وظیفہ اختیار کیا جائے یا بدل بدل کر پڑھا جائے)

رات اور دن دونوں کے وظائف

سید الاستغفار:-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَاَبُوْءُ بِذَنْۢبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّاۤ اَنْتَ۔

اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے عہد و پیمان کا مقدور بھر پابند ہوں، میں اپنے افعال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیری نعمت اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، پس تو مجھے بخش دے بے شک تو ہی گناہوں کو بخشتا ہے۔
(فائدہ) جو شخص یہ دعا دن یا رات کے کسی حصہ میں یقین کے ساتھ پڑھے اور (اسی رات یا دن) مرجائے تو وہ جنتی ہے۔ (خ۔ س)

شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (س)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے اور وہ لائق تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے، گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اسی کی عطا سے ہے۔

(فائدہ) جو شخص یہ کلمات کسی دن اور رات یا کسی مہینہ میں پڑھے پھر اسی دن یا اسی رات یا اسی مہینے مرجائے، اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ (س)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ نے بلا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نبی (ﷺ) تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے چند کلمات تحفہ دینا چاہتا ہے تاکہ تو ان کے ذریعے اس کی طرف متوجہ ہو اور رات اور دن (کے کسی حصہ) میں ان (کلمات) کے ذریعے دعا مانگ۔

وہ کلمات یہ ہیں:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاةً یَّتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا۔ (طس)

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے حالتِ ایمان میں صحت، اخلاق حسنہ کے ساتھ ایمان، ایسی نجات جس کے بعد (دُنیا و آخرت کی) کامیابی ہو، تیری رحمت، عافیت بخشش اور تیری رضا کا سوال کرتا ہوں۔

گھر میں داخل ہونے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِاسْمِ

اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِاسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔

اے اللہ! میں تجھ سے اچھے داخل ہونے اور اچھے (طریقے سے) باہر آنے کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ(ہی) کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے (باہر) آتے اور اللہ ہی پر، جو ہمارا رب ہے، ہم نے بھروسہ کیا۔

(فائدہ) یہ دُعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کہے۔ (د)

(حدیث شریف میں آتا ہے) جب کوئی شخص گھر داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنی اولاد سے) کہتا ہے نہ تمہارے لیے یہاں (رات گزارنے کا) ٹھکانا ہے اور نہ ہی رات کا کھانا۔ اور جب آدمی گھر داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کرے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے تمھیں رات کا ٹھکانا مل گیا اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے۔ شیطان کہتا ہے تمھیں رات کا ٹھکانا اور کھانا مل گیا۔ (م، د، س، ق، ی)

ایک حدیث شریف میں ہے:۔

جب رات شروع ہو تو بچوں کو (گھر سے باہر جانے سے) روک دو۔ کیونکہ (اس وقت) شیطان (جگہ جگہ) پھیلے ہوتے ہیں اور جب رات کا کچھ عرصہ گزر جائے تو انھیں چھوڑ دو (یعنی اب باہر جا سکتے ہو) اور (سوتے وقت) بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کردو، بسم اللہ پڑھ کر چراغ بجھا دو، بسم اللہ پڑھ کر مشکیزے کا منہ بند کردو اور بسم اللہ پڑھ کر (ہی) برتن ڈھانپ دو اگرچہ کسی بھی چیز سے (برتن کو) ڈھانپو۔ (ع)

سونے کے آداب اور دُعائیں

جب انسان سونے کے لیے خواب گاہ کی طرف آئے تو خوب پاک ہو کر اور نماز جیسا وضو کر کے بستر پر آئے اور کپڑے کے پلو سے تین مرتبہ (بستر کو) جھاڑے۔ پھر یہ دُعا پڑھے۔

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا

تَحۡفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيۡنَ۔

اے میرے رب! میں تیرے ہی نام سے اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اور اسی کے ساتھ اٹھاتا ہوں۔ اگر تو میرے نفس کو روک دے (یعنی موت آجائے) تو اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اگر اسے چھوڑ دے (یعنی موت نہ آئے) تو اس کی حفاظت فرما۔ جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔ (د، طس، ع، خ، مص، ع، مص)

ایک اور دعا:۔

دائیں پہلو پر لیٹ کر دائیں ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھتے ہوئے لیٹ کر یہ دعا پڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ وَضَعۡتُ جَنۡبِيۡ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِيۡ ذَنۡبِيۡ وَاخۡسَأۡ شَيۡطٰنِيۡ وَفُكَّ رِهَانِيۡ وَثَقِّلۡ مِيۡزَانِيۡ وَاجۡعَلۡنِيۡ فِي النَّدِيِّ الۡاَعۡلٰى۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے میں نے اپنا پہلو (چارپائی) پر رکھا۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے میرے شیطان کو مجھ سے دور رکھ، میری گردن آزاد کر دے میرے ترازو (کے نیکی کے پلڑے) کو بھاری کر دے اور مجھے بلند مرتبہ لوگوں میں کر دے۔ (مر، ع۔ د۔ د، ت، س، د، مس)

تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبِّ قِنِيۡ عَذَابَكَ يَوۡمَ تَبۡعَثُ عِبَادَكَ۔ (ر، مص، د، س، ت)

اے اللہ! اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائے گا۔

یا یہ دعا:

بِاسۡمِكَ رَبِّيۡ فَاغۡفِرۡ لِيۡ ذَنۡبِيۡ۔ (ا)

اے میرے رب! میں تیرے نام سے (لیٹ رہا ہوں) پس تو میرے گناہ بخش دے۔
ایک اور دُعا :

بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْلِي (مص)

(اے اللہ!) میں نے تیرے (ہی) نام سے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا تو مجھے بخش دے۔
ایک اور دُعا :

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى (خ، م، د، ت، س)

اے اللہ! میری موت اور زندگی تیرے ہی نام سے ہے۔
"سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" تینتیس تینتیس (۳۳، ۳۳) مرتبہ اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" چونتیس (۳۴) مرتبہ (خ، م، د، ت، س، حب)
دونوں ہاتھوں کو ملا کر "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" (پوری سورت) "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" (پوری سورت) اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" (پوری سورت) تینوں سورتیں پڑھ کر ہاتھ پر پھونکے اور جسم پر جہاں تک ممکن ہو ہاتھ پھیرے۔ ابتداء چہرے، سر اور سامنے سے کرے تین مرتبہ ایسا کرنا چاہیئے۔ (خ، عه)
یا آیت الکرسی (پڑھنی چاہیے)۔ (خ، س، مص)
ایک اور دُعا :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ۔ (م، ت، س)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا، ہماری ضرورتوں کو پورا کیا اور ہمیں ٹھکانا دیا۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے لیے نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ہی ٹھکانہ دینے والا۔

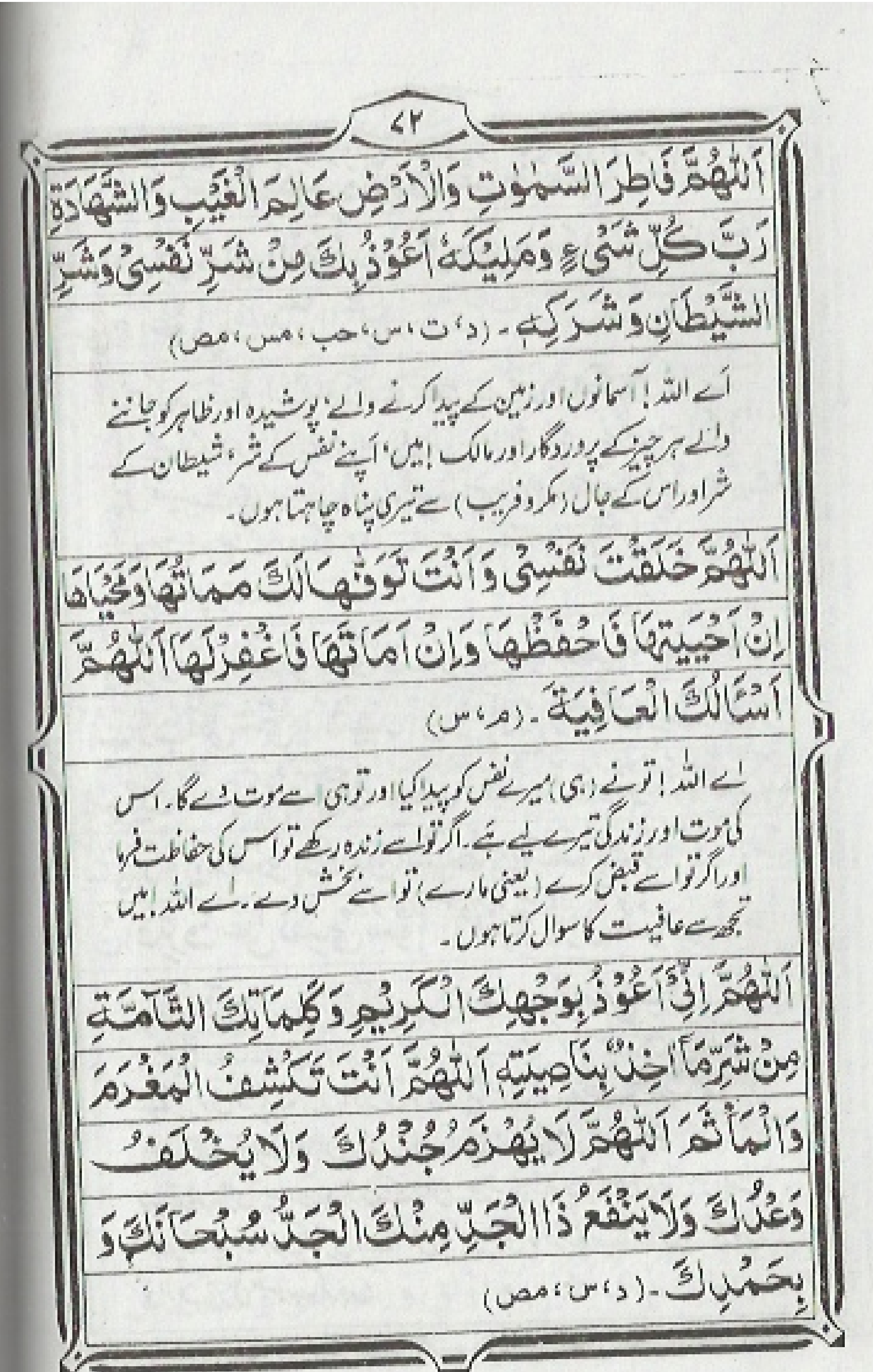
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ

وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ (د، ت، س، حب، مس، عو)

ہر قسم کی حمد و ستائش اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے (ضرورتوں میں) کفایت کی، مجھے ٹھکانا دیا، کھانا کھلایا اور پانی پلایا۔ وہ (اللہ) جس نے مجھ پر احسان کیا پس فضیلت دی اور عطا کیا تو بے شمار دیا۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ اے اللہ! ہر چیز کے پروردگار، مالک اور ہر چیز کے معبود میں (جہنم کی) آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَالْمَلَآئِکَۃُ یَشْھَدُوْنَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّہٗ اِلٰی مُسْلِمٍ (أ، ط)

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو ہر چیز کا رب ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تیرے (خاص) بندے اور (سچے) رسول ہیں اور فرشتے (بھی) گواہی دیتے ہیں۔ میں شیطان اور اس کے جال سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نفس پر کسی برائی کا ارتکاب کروں یا کسی مسلمان کی طرف برائی منسوب کروں۔



اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ ۔ (د، ت، س، حب، مس، مص)

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کے جال (مکروفریب) سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفّٰهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ ۔ (م، س)

اے اللہ! تو نے (ہی) میرے نفس کو پیدا کیا اور تو ہی اسے موت دے گا۔ اس کی موت اور زندگی تیرے لیے ہے۔ اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما اور اگر تو اسے قبض کرے (یعنی مارے) تو اسے بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ۔ (د، س، مص)

اے اللہ! میں تیری کریم ذات اور (ہر لحاظ سے) پورے کلمات کے ساتھ ہر اس برائی سے پناہ چاہتا ہوں جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اے اللہ! تو قرضوں اور گناہوں کو دور کرنے والا ہے تیرے لشکر کو (کبھی) شکست نہیں ہوتی اور (کبھی) تیرے وعدے کے خلاف نہیں ہوتا اور کسی بھی دولت مند کو اس کی دولت (تیرے قہر و عذاب سے) نہیں بچا سکتی تو پاک ہے اور حمد و ستائش کے لائق ہے۔

تین مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ (ت)

میں' اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں' جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ' (دوسروں کو) قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (حب، مو، س)

اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے' وہی مستحق تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ کے (عطا کیے) بغیر برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی کوئی طاقت و قوت نہیں۔ وہ پاک ہے۔ تعریف کے لائق ہے اور وہی عبادت کا مستحق ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

لیٹ کر دُعا

لیٹ کر (یہ) دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنَزِّلَ التَّوْرٰاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ (م، عک، مص، ص)

اے اللہ! آسمانوں کے رب، زمین کے رب، بہت بڑے عرش کے رب، ہمارے اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن پاک نازل فرمانے والے! میں ہر اس چیز سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ (یعنی ہر چیز)

اے اللہ! تو سب سے پہلے ہے اور تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔ تو سب سے بعد ہے پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تو ظاہر ہے اور تجھ سے برتر کوئی چیز نہیں، تو باطن ہے اور تجھ سے پرے کوئی چیز نہیں۔ (اے اللہ!) ہمیں قرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں فقر (و محتاجی) سے بچا۔

سوتے وقت مندرجہ ذیل دُعا پڑھی جائے اور بغیر کلام کیے سو جانا چاہیے

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ

أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ - (ع)

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں سوتا ہوں) اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا۔ اور (تیری رحمت کی) امید کرتے اور (تیرے عذاب سے) ڈرتے ہوئے میں نے اپنی پشت کو تیری پناہ میں دیا۔ تیرے سوا نہ تو جائے پناہ ہے اور نہ ہی راہِ نجات۔ میں تیری اتاری ہوئی کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا۔

سورہ " قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ " پڑھ کر سونا چاہیئے۔ (ط۔ د، ت، س، حب، مس، مص)

آنحضرت ﷺ آرام فرمانے سے پہلے "مسبحات" پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ ان (سورتوں) میں ایک آیت (ثواب کے لحاظ سے) ہزار آیات سے بہتر ہے اور وہ (مسبحات) یہ (سورتیں) ہیں۔

سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ، الْحَشْرِ، الصَّفِّ، الْجُمُعَةِ، التَّغَابُنِ اور الْاَعْلٰی (د، ت، س، عو، س)

(سونے سے پہلے) یہ چار سورتیں پڑھنی چاہئیں۔

الٓمّٓ السَّجْدَة، تَبٰرَكَ الْمُلْكُ، بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اور زُمَرْ (س، ت، مص، مس، ت، س، مس)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا "میں اس شخص کو عقل مند نہیں سمجھتا جو سونے سے قبل سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات نہ پڑھ لے۔ (عو)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تو (سونے وقت) اپنا پہلو بستر پر رکھتے ہوئے سورۃ فاتحہ اور " قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ " پڑھے پس تو موت کے سوا ہر تکلیف سے محفوظ ہوگیا۔

جب کوئی شخص اپنے بستر پر جاتے وقت قرآن پاک کی کوئی سورت پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو ہر تکلیف دہ چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔ خواہ وہ کسی وقت بھی بیدار ہو۔ (ا)

جب کوئی شخص اپنے بستر پر (سونے کے لیے) جاتا ہے تو فرشتہ اور شیطان (دونوں) اس کی طرف بڑھتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے (اے انسان!) تو خیر پر خاتمہ کر اور شیطان کہتا ہے تیرا خاتمہ شر پر ہو۔ پس اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سویا ہے تو فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ (س۔ حب، مس، ص)

خواب دیکھنے کے بعد کیا کرنا چاہیئے

اگر پسندیدہ خواب دیکھے:۔

تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس خواب کو اپنے (کسی) محبوب و پسندیدہ آدمی سے بیان کرے۔ (خ، م، س، خ، م)

اگر ناپسندیدہ خواب دیکھے:۔

تو بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور تین مرتبہ شیطان اور اس کے شر سے اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگے (''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ''، پڑھے) اور کسی سے نہ بیان کرے۔ بے شک وہ (خواب) اسے ضرر نہیں دے گا اور پہلو بدل لے (اور سو جائے) یا اٹھ کر (نفل) نماز پڑھے۔ (خ، م، ع، خ، م، د، س، ق، ع، م، خ)

سوتے میں وحشت کے وقت دعا

سوتے ہوئے وحشت اور خوف محسوس ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ

میں، اللہ تعالیٰ کے کلمات تامّہ کے ساتھ اس کے غضب، عذاب اور بندوں

کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور شیطانوں کے وسوسوں نیز اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے قریب آئیں (پناہ چاہتا ہوں)
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما یہ دعا (مذکورہ بالا) اپنے بالغ صاحبزادوں کو سکھاتے (اور پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے) اور چھوٹے بچوں کے لیے ایک کاغذ میں لکھ کر (تعویذ کی شکل میں) گلے میں ڈالتے تھے۔

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ (ط)

میں اللہ تعالیٰ کے ان کلماتِ تامہ کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں جن سے نہ تو کوئی نیک بڑھ سکتا ہے اور نہ کوئی برا شخص (تجاوز کر سکتا ہے) ہر اس چیز کی شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور اس چیز کی شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور جو اس سے باہر نکلتی ہے نیز رات اور دن کے فتنوں اور حادثات سے (پناہ چاہتا ہوں) البتہ جو حادثہ بہتری کا باعث ہو (وہ بہتر ہے) اے رحم فرمانے والے!

بے خوابی کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ

كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ أَجْمَعِيْنَ أَنْ يَّفْرُطَ عَلَىَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ أَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور جو ان کے سائے میں ہیں، کے پروردگار! تمام زمینوں اور جو کچھ انھوں نے اٹھایا ہوا ہے، کے رب! تمام شیطانوں اور جنھیں انھوں نے گمراہ کیا، کے پالنے والے! تو مجھے تمام مخلوق کی شر سے بچانے والا بن جا اور اس بات سے بچا کر کوئی شخص مجھ پر زیادتی کرے یا ظلم کرے۔ تیرا پناہ دیا ہوا ہی غالب ہے اور تیرا نام بابرکت ہے۔

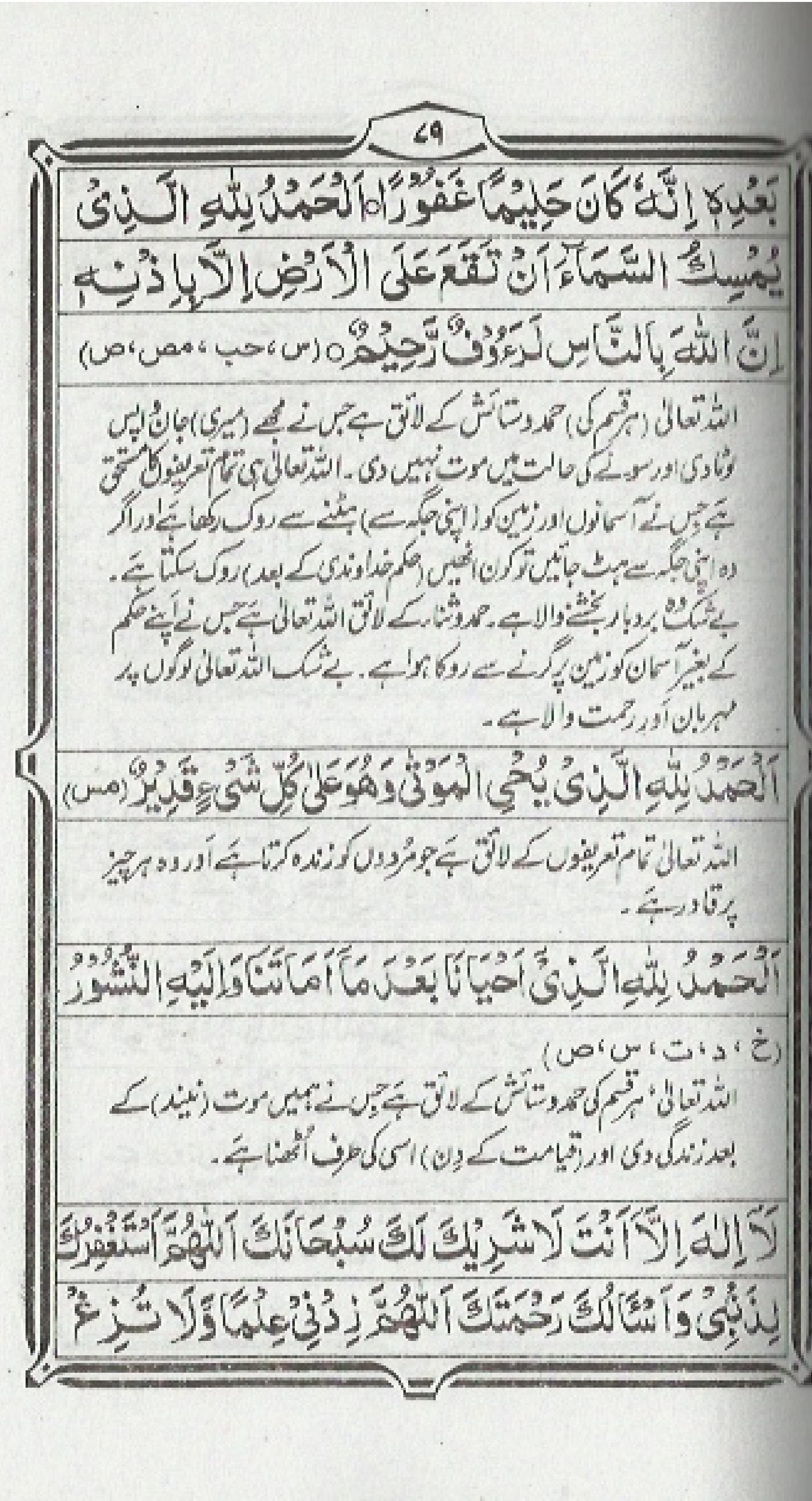
اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَّا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَهْدِئْ لَيْلِيْ وَأَنِمْ عَيْنِيْ۔

اے اللہ! ستارے ڈوب گئے (چھپ گئے) اور آنکھیں سکون پا گئیں (لوگ سو گئے) تو ہمیشہ زندہ رہنے والا اور (تمام کو) قائم رکھنے والا ہے۔ نہ تو تجھے اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند۔

اے ہمیشہ زندہ رہنے اور (دوسروں کو) قائم رکھنے والے! میری رات کو سکون بخش اور میری آنکھوں کو نیند عطا فرما۔

نیند سے بیداری کے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَىَّ نَفْسِيْ وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا مَنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ



بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ

يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (س، حب، مص، ص)

اللہ تعالیٰ (ہر قسم کی) حمد و ستائش کے لائق ہے جس نے مجھے (میری) جان واپس لوٹا دی اور سونے کی حالت میں موت نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو (اپنی جگہ سے) ہٹنے سے روک رکھا ہے اور اگر وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو کون انھیں (حکم خداوندی کے بعد) روک سکتا ہے۔ بے شک وہ بردبار بخشنے والا ہے۔ حمد و ثنا کے لائق اللہ تعالیٰ ہے جس نے اپنے حکم کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر مہربان اور رحمت والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (مس)

اللہ تعالیٰ تمام تعریفوں کے لائق ہے جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

(خ، د، ت، س، ص)

اللہ تعالیٰ، ہر قسم کی حمد و ستائش کے لائق ہے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد زندگی دی اور (قیامت کے دن) اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ

لِذَنْبِىْ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِىْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ

قَلْبِی بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (د، ت، س، حب، مس)

(اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ہی تیرا کوئی شریک ہے تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم کو زیادہ کر دے اور ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کر اور مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بے شک تو بہت زیادہ دینے والا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے جو ایک (اور) زبردست ہے (وہ) آسمانوں زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، کا پروردگار، غالب (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ۔

اللہ تعالیٰ، واحد، بغیر کسی کی شرکت کے عبادت کا مستحق ہے اسی کے لیے بادشاہی ہے اور وہی لائق ستائش ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفوں کے لائق اللہ تعالیٰ ہے اور وہ پاک ہے اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے، اور وہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی طاقت اور قوت دینے والا ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص مندرجہ بالا کلمات (و دعا) رات کو بیدار ہوتے ہی پڑھے یا (کوئی اور) دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر وضو کر کے (نماز نفل) ادا کرے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

جب رات کو لیٹے ہوئے کروٹ بدلے تو دس مرتبہ "بِسْمِ اللّٰهِ"، دس مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" اور دس مرتبہ "اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ" (میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور شیطان کا منکر ہوا) پڑھے۔ جب تک یہ کلمات یا اسکی مثل (کلمات) پڑھتا رہے گا ہر قسم کے خوف سے محفوظ رہے گا اور اسے کسی قسم کا گناہ نہیں پہنچے گا۔

جب کوئی شخص رات کو بستر سے اٹھے اور دوبارہ بستر پر آئے تو بستر کو تین مرتبہ اپنے تہبند (یا کسی بھی کپڑے) سے جھاڑے کیونکہ معلوم اس کے (اٹھنے کے) بعد بستر پر کوئی (ضرر رساں) چیز آگئی ہو۔ پھر لیٹتے وقت یہ کلمات پڑھے۔

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ (ت، ق)

اے اللہ! میں نے تیرے نام سے اپنا پہلو (چارپائی پر) رکھا اور تیرے (نام کے) ساتھ ہی اٹھاتا ہوں۔ اگر تو میری جان روک لے (قبض کرلے) تو اس پر رحم فرما اور اگر واپس لوٹا دے تو اس کی حفاظت اس طرح فرما جس طرح اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کے کلمات

جب آدمی تہجد[1] پڑھنے کے لیے اٹھے پس اگر بیت الخلاء میں جائے تو "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

[1] چونکہ یہاں رات کو اٹھ کر عبادت کرنے کا ذکر ہے اس لیے تہجد کی قید لگائی ورنہ جب بھی بیت الخلاء میں جائے یہ کلمات پڑھے۔ محمد صدیق ہزاروی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ (مص، ع)

اے اللہ! میں تکلیف پہنچانے والے نر اور مادہ (دونوں) شیطانوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

جب بیت الخلاء سے باہر آئے تو یہ دُعا پڑھے۔

غُفْرَانَکَ۔ (حب، عہ، مس)

یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

(س، ی، مو، مص)

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت دی۔

جب وُضو کرے تو "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھ کر یہ دُعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ (س، ی)

اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے گھر میں وسعت پیدا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

وُضو سے فراغت کے وقت دُعا

جب وُضو سے فارغ ہو تو آسمان کی طرف نظر کر کے یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ (م، د، س، ق، مص، می)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور رسُول ہیں۔
یا یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (ت)

اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور خوب پاک ہونے والوں میں شامل کر دے۔
یا یہ کلمات پڑھے:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ (مس، س)

اے اللہ! تو پاک ہے اور تعریف کے لائق ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری (ہی) طرف رجوع کرتا ہوں۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

اے اللہ! تو پاک اور قابلِ ستائش ہے میں تجھ سے (گناہوں کی) بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔
(ف) حدیث شریف میں ہے جو آدمی وضو کر کے پھر یہ (مندرجہ بالا) کلمات پڑھے تو اس کا نام ایک کاغذ میں لکھ کر مہر لگا دی جاتی ہے اور قیامت تک یہ مہر نہیں توڑی جائے گی۔ (طس)

نمازِ تہجّد کی فضیلت

فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے جو رات کے درمیان پڑھی جائے۔ (م)

فرائض کے سوا مرد کے لیے باقی نمازوں کا گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (خ، م)
رات کے نوافل (اور ایک روایت کے مطابق دن کے نوافل بھی) دو دو کر کے پڑھے جائیں۔ (خ، م، أ)

نمازِ تہجد سے پہلے دعا

جب نبی اکرم ﷺ رات کو نمازِ تہجد کے لیے تیار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَآؤُكَ حَقٌّ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ (ع، عو)

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے (سب کو) قائم رکھنے والا ہے۔ تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں تو آسمان و

زمین اور جو کچھ ان میں ہے، کا بادشاہ ہے اور تو ہی لائق تعریف ہے، تو آسمانوں زمین اور جو کچھ ان (دونوں) میں ہے، کو روشن کرنے والا ہے اور تو ہی لائق حمد و ستائش ہے (کہ) تو ہی حق ہے تیرا وعدہ حق، تیری ملاقات حق، تیرا کلام حق، جنت حق، جہنم حق، انبیاء کرام حق، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق اور قیامت (بھی) حق ہے۔

اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہوا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ ہی پر بھروسا کیا۔ تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا۔ میں تیری ہی مدد سے (دشمنوں کے ساتھ) جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔ تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف رجوع ہے تو میرے گزشتہ اور آئندہ پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما۔ اور میرے وہ گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی (جس کو چاہے) آگے کرنے والا اور (جس کو چاہے) پیچھے کرنے والا ہے، تو ہی میرا معبود ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (خ)

اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی (کرنے) کی قوت صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (ت)

جو شخص اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (ت)

اللہ تعالیٰ پاک ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ (د،س)

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اسی کی تعریف ہے۔

رات کے آخری تہائی حصے میں اُٹھ کر بیٹھتے تو آسمان کی طرف نگاہ کر کے سُورۃ آلِ عمران کی آخری دس آیات (جن کی ابتداء اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ "سے ہوتی ہے) پڑھیں (خ)

نمازِ تہجد کی رکعات اور دُعائیں

مذکورہ بالا دُعائیں پڑھنے کے بعد آنحضرت ﷺ وضو فرماتے، مسواک کرتے اور پھر تہجد کی نماز پڑھتے اور جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے تو آپ دو رکعت (سُنتِ فجر) پڑھ کر مسجد میں تشریف لے جاتے اور صُبح کی نماز ادا فرماتے۔ (خ، م، د، س، ق)

کبھی آپ گیارہ رکعتیں (آٹھ نفل اور تین وتر) پڑھتے۔

کبھی رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے ان میں سے پانچ رکعت اس طرح پڑھتے کہ سلام کے لیے صرف آخر میں بیٹھتے۔ (خ، م)

کبھی آپ گیارہ رکعتیں پڑھتے جن کو ایک کے ساتھ وتر بناتے۔ (یعنی آٹھ رکعات نوافل تہجد اور تین وتر)

جب آنحضرت ﷺ رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دس مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" دس مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" دس مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" اور دس مرتبہ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" پڑھتے۔ (د، س، ق، مص، حب)

دس مرتبہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ

(د، س، ق، مص، حب)

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے ہدایت دے، رزق عطا فرما اور مجھے عافیت دے۔

دس پناہ مانگنا:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ضِیْقِ الْمُقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (د، س، ق، مص، حب)

میں، قیامت کے دن، جگہ کی تنگی سے پناہ مانگتا ہوں۔

نمازِ تہجد شروع کرتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ (م، عہ، حب)

اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے رب، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے، تو بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرتا ہے جس میں وہ جھگڑتے ہیں۔ جس حق بات میں اختلاف کیا جائے اس میں اپنی توفیق سے میری راہ نمائی فرما۔ بے شک تو جس کو چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

وتروں کی پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی (پارہ نمبر ۳۰) دوسری رکعت میں "قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ"، اور تیسری رکعت میں "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" پڑھنا چاہئے (اور ایک روایت میں "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" بھی آیا ہے) یعنی آخری رکعت میں آخری تین سورتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ مترجم)

آنحضرت ﷺ ، دو رکعتوں اور تیسری رکعت کو ایک سلام سے جُدا کرتے اور سلام بلند آواز سے فرماتے یا صرف آخر میں سلام پھیرتے۔ (س، مى، أ)

ف : فقہ حنفی کے مطابق اس روایت کے آخری حصے یعنی وتروں کے آخر میں سلام پھیرنے پر عمل ہے اور یہی جمہور صحابہ کرام کا مسلک ہے۔ کیونکہ وتر، ایک رکعت نہیں بلکہ تین رکعات ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عمل تھا اور انھوں نے خود فرمایا کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کو وتروں کے آخر میں سلام پھیرتے دیکھا ہے۔ (مترجم)

آنحضرت ﷺ رات کے نوافل کو، کبھی ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا کے کبھی پانچ رکعتیں، کبھی سات رکعتیں، کبھی نو رکعتیں، کبھی گیارہ رکعتیں اور کبھی اس سے زیادہ رکعتیں ادا فرماتے۔ آخر میں دعا قنوت پڑھتے

ف : امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک رکوع سے سر اٹھانے کے بعد دعائے قنوت پڑھنی چاہیئے لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے اور اس پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے احادیث سے قوی دلائل دیے ہیں جو کتب فقہ سے معلوم کیے جا سکتے ہیں۔ (مترجم)

رکوع سے اُٹھ کر دُعا

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ (س، مص)

اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں ہدایت دے جنھیں تو نے ہدایت دی اور ان لوگوں میں عافیت دے جنھیں تو نے عافیت دی۔ اپنے دوستوں میں سے مجھے بھی کر دے اپنی عطا میں میرے لیے برکت ڈال۔ اپنی تقدیر کی برائی سے مجھے بچا۔ بے شک تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے اوپر کسی کا فیصلہ نافذ نہیں تیرا دوست کبھی ذلیل نہیں ہوتا اور تیرا دشمن باعزت نہیں ہو سکتا۔ تو ہی بابرکت اور بلند ہے۔ اے ہمارے رب! ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ایک روایت میں اس دعا کے بعد حضور علیہ السلام پر درود شریف بھی ان کلمات کے ساتھ آیا ہے: "وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ" اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت حضور ﷺ پر نازل ہو۔ (س)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَآئَکَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ۔ (مو، مص، س)

اے اللہ! ہمیں بخش دے، تمام مومنین، مومنات، مسلمین، مسلمات کو بخش دے ان کے دلوں میں باہمی محبت اور میل جول پیدا فرما۔ اپنے اور ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد فرما۔

اے اللہ! کافروں پر لعنت بھیج جو تیرے راستے سے روکتے ہیں، تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں۔ اے اللہ! ان کے درمیان پھوٹ ڈال دے ان کے قدموں کو ڈگمگا دے اور ان پر اپنا عذاب نازل کر جس کو تو مجرموں سے دور نہیں کرتا۔

دُعائے قنوت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔ (مو، مص، سنی)

اے اللہ! بے شک ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ ہی سے مغفرت طلب کرتے ہیں تیری ہی بہترین تعریف کرتے ہیں اور تیرا کفر نہیں کرتے تیرے نافرمان سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں، تیرے ہی لیے سجدہ کرتے ہیں تیری ہی طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں، تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں بے شک تیرا یقینی عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ باآواز بلند پڑھے۔

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ (س، د، مص، قط)

برائیوں سے پاک بادشاہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔

رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (قسط)

فرشتوں اور روح (جبریل علیہ السلام) کا رب۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ (عہ، طس، مص)

اے اللہ! میں تیری رضا کے وسیلہ سے، تیری ناراضگی سے اور تیری صفتِ عفو کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں اس طرح تیری تعریف نہیں کرسکتا جس طرح تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

سُنّتِ فجر

جب صبح کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھے تو پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھے۔ (م، حب)

یا پہلی رکعت میں "قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ" سے "وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ" تک (پ ۱، ع ۱، رکوع ۱۶) اور دوسری رکعت میں قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا سے "بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ" تک (پارہ ۳، رکوع ۱۵) پڑھے۔

جب سلام پھیرے تو (اٹھنے سے پہلے) بیٹھے ہوئے تین مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ (مس، ی)

اے اللہ! جبریل، میکائیل، اسرافیل اور حضرت محمد ﷺ کے رب! میں (جہنم کی) آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

سنتِ فجر کی ادائیگی کے بعد دائیں پہلو پر لیٹ جائیے۔ (د، ت)

گھر سے باہر جاتے وقت کی دُعائیں

بِاسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ یُظْلَمَ عَلَیْنَا اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا (عہ، مس، مى)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ ہی پر بھروسا کرتا ہوں۔ اے اللہ! بیشک ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ ہم پھسل جائیں یا پھسلائے جائیں یا ہم کسی کو گمراہ کریں، ہم کسی پر ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے۔ ہم کسی کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کریں یا ہمارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جائے۔

بِاسْمِ اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَلتُّکْلَانُ عَلَی اللّٰہِ۔ (مس، ق، مى)

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں، برائیوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی عطا سے ہے (اور) اللہ ہی پر بھروسا ہے۔

بِاسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(د، ت، س، حب، مى)

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ میں نے اللہ پر بھروسا کیا، بُرائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی عطا سے ہے۔

حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی آنحضرت ﷺ میرے حجرہ سے تشریف لے جاتے، آسمان کی طرف نگاہ کرتے ہوئے پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَیَّ۔ (د، ق)

(ترجمہ اوپر گزر چکا ہے)

فرض نماز کے لیے جاتے وقت دُعا

جب فرض نماز کی ادائیگی کے لیے جائے تو پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا۔ (م، د، س، ق، مس)

اے اللہ! میرے دل، آنکھوں اور کانوں کو منور کر دے میرے دائیں، بائیں اور پیچھے روشنی ہی روشنی کر دے۔ (اے اللہ!) مجھے منور کر دے، میرے اعصاب، میرے گوشت، میرے خون، میرے بالوں، میرے چہرے اور میری زبان (سب کو) نور سے بھر دے۔ (اے اللہ!) میرے نفس کو نور عطا فرما تو مجھے بہت بڑا نور عطا کر دے اور مجھے سراپا نور بنا دے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ

خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا۔ (م، د، س)

اے اللہ! میرے دل میں، میری زبان میں، میرے کانوں میں اور میری آنکھوں میں نور پیدا فرما دے۔

میرے پیچھے اور میرے آگے روشنی ہی روشنی کر دے۔ میرے اوپر اور میرے نیچے (ہر طرف) نور ہی نور پھیلا دے۔ اے اللہ! مجھے نور عطا فرما۔

مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ کلمات پڑھے جائیں۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (د)

میں خدائے برتر، اس کی بزرگ ذات اور اس کی قدیم بادشاہت کے وسیلے سے شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں۔

مسجد میں داخل ہو کر دُعا

جب مسجد میں داخل ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں سلام عرض کرے اور یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ۔ (ق، عو)

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور ہمارے لیے اپنے رزق کے دروازے آسان کر دے۔

یا یہ پڑھے :۔

بِاسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ (ق، ت، مص عہ)

اللہ تعالیٰ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں) اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ (م)

اے اللہ! حضرت محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کے اہل بیت پر رحمت نازل فرما۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ ۔

(مص، ت، ق)

اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

تحیۃ المسجد

(مسجد میں داخل ہونے کے بعد) بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھنی چاہئیں۔ (خ، م)

گم شدہ چیز کے اعلان کی ممانعت

اگر کوئی شخص کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو کہے "اللہ تعالیٰ تجھے واپس نہ دے"، کیونکہ مسجدیں اس مقصد کے لیے نہیں بنائی گئیں (م، د، ق)

مسجد میں تجارت

اگر مسجد میں کسی کو (کوئی چیز) بیچتا یا خریدتا ہوا دیکھے تو کہے: "اللہ تعالیٰ تیری تجارت کو نفع بخش نہ کرے۔ (مص، ت، ق)

اذان

اذان کے انیس کلمات ہیں جو مشہور ہیں۔ صبح کی اذان میں دو مرتبہ "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" (نماز، نیند سے بہتر ہے) کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اذان کا جواب

اذان سنتے وقت وہی کلمات کہنے چاہئیں جو موذن کہہ رہا ہے اور "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کے بعد (جواب میں) "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" کہے۔ (حضور ﷺ نے فرمایا) جس نے دل سے یہ کلمات کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(ایک روایت میں ہے) جس نے موذن کی اذان سن کر یہ کلمات کہے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (وہ کلمات یہ ہیں)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک (حضرت) محمد ﷺ اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔ میں، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، رسول اکرم ﷺ کی رسالت اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔

جو موذن کے کلمات کی طرح کے کلمات کہے اور اس کی شہادت کی طرح شہادت دے اس کے لیے جنّت ہے۔ (ص)

رسولِ اکرم ﷺ جب موذن سے کلمات شہادت سنتے تو فرماتے اور میں (بھی)، اور میں (بھی) (یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں)۔ (د، حب، مس)

اذان کے بعد دُعا

(اذان کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں ہدیۂ دُرُود پیش کرکے (ان الفاظ کے ساتھ) آپ (آنحضرت ﷺ) کے لیے وسیلہ طلب کرے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

(د، ت، س، مج، خ، حب، سنی)

اے اللہ! اس پوری دُعا اور قائم ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور آپ کو اس تعریف والے مقام پر اٹھا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا۔ بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

ایک روایت میں ہے:

جو مسلمان، اذان سن کر تکبیر کے جواب میں تکبیر اور شہادت کے جواب میں شہادت کہنے کے بعد درج ذیل دُعا پڑھے تو اس کے لیے قیامت کے دن (حضور ﷺ) کی شفاعت واجب ہوگی۔

دُعا

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ۔ (ط، من)

اے اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما۔ بلند درجات والوں میں ان کا درجہ بنا۔ برگزیدہ لوگوں (کے دلوں) میں ان کی محبت

اور مقربین لوگوں میں ان کا ذکر (جاری) فرما۔

ایک روایت میں ہے :

جو شخص اذان کے وقت یہ دُعا پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی دُعا قبول فرماتا ہے۔

دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَآئِمَۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ۔

(أ، حس، مى)

اے اللہ! اس ہمیشہ رہنے والی پکار اور نفع بخش نماز کے رب! حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور مجھ سے اس طرح راضی ہو کہ اس کے بعد تو غضب نہ فرمائے۔

دُعا برائے دفعِ مصیبت

جب کوئی شخص تکلیف اور سختی میں مُبتلا ہو تو اذان کے وقت کا منتظر رہے اور جب مؤذّن "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے یہ بھی "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے۔ جب مؤذّن کلماتِ شہادت کہے تو یہ بھی وہی کلمات کہے جب وہ "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ" اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کہے تو یہ (سننے والا) بھی اس طرح کہے پھر درج ذیل دُعا مانگے اور آخر میں اپنی حاجت (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کرے۔

دُعا یہ ہے :-

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الصَّادِقَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا دَعْوَۃِ الْحَقِّ وَکَلِمَۃِ التَّقْوٰی اَحْیِنَا عَلَیْھَا وَاَمِتْنَا عَلَیْھَا وَابْعَثْنَا عَلَیْھَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِھَا اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا۔ (مس، ی)

اے اللہ! اس سچی اور مقبول دُعا کے پروردگار! یہ سچی دُعا اور پرہیزگاری کا کلمہ ہے۔ ہمیں اسی پر زندہ رکھ، اسی پر موت دے اور اسی پر (قیامت کے دن) اٹھانا اور ہمیں زندگی اور موت (ہر دونوں حالتوں) اس (دُعا) کے بہترین اہل (یعنی کامل مومنین) میں سے کر۔

اذان اور اقامت کے درمیان دُعا

اذان اور اقامت کے درمیان (مانگی جانے والی) دُعا، نامقبول نہیں ہوتی لہذا یہ دُعا مانگنی چاہیئے :- (د، ت، س، حب، ص، ت)

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

اے اللہ! ہم تجھ سے دُنیا اور آخرت میں عافیت چاہتے ہیں۔

اقامت

اقامت جسے عرفِ عام میں تکبیر کہا جاتا ہے، کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نماز کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ بیشک نماز کھڑی ہوگئی۔ بیشک نماز کھڑی ہوگئی۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (۱، د، ق، عه، ف)

ف : اقامت کے مندرجہ بالا الفاظ شافعی مذہب کے مطابق ہیں۔ حنفی مسلک میں اذان اور اقامت ایک ہی طرح ہیں صرف تکبیر (اقامت) میں دو مرتبہ "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ" کا اضافہ ہے اور اسی طرح موذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ آخر دم تک پڑھتے رہے لہٰذا مذکورہ بالا روایت بعد آنے والی روایت سے منسوخ ہے۔ (مترجم)

یا اقامت، اذان کی شکل ہے سوائے ترجیع کے اور "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ" کا اضافہ ہے۔ (أ، عه، مه)

ف : ترجیع۔ کلمات شہادتین کا اعادہ ترجیع کہلاتا ہے۔

نماز کی دُعائیں

جب فرض نماز شروع کی جائے تو تکبیر کے بعد درج ذیل (دعاؤں میں سے کوئی ایک یا تمام) دُعائیں پڑھے[۱]۔

إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (د)

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ

---

[۱] نوافل میں یہ دُعائیں پڑھی جا سکتی ہیں ۱۲ محمد صدیق ہزاروی

الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ (مه، عه، حب، ط)

میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس حال میں کہ میں خالص اسی کی عبادت کرنے والا ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز، میری قربانی اور میری زندگی و موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے نفس پر (گناہوں کے سبب) ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں پس (اے اللہ!) تو میرے گناہ بخش دے۔ بے شک تیرے سوا کوئی (دوسرا) گناہ نہیں بخشتا۔ مجھے حسنِ اخلاق کی ہدایت دے (کیونکہ) اچھے اخلاق کی ہدایت تو ہی دیتا ہے اور مجھ سے بُرے اخلاق کو دور کر دے (کیونکہ) مجھ سے بُرے اخلاق، تو ہی پھیر سکتا ہے۔ میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں۔ تمام بھلائیاں تیرے قبضہ میں ہیں اور برائی تیری طرف (منسوب) نہیں۔ میں تیرے ہی سہارے پر ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوں۔ تو برکت والا اور بلند ہے، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری (ہی) طرف رجوع کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ بِالْمَاءِ

وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ - (خ، م، س، ق)

اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری پیدا کر دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ - (د، ت، ق، مس، ط، مر، م)

اے اللہ! تو پاک ہے، تو ہی لائق تعریف ہے، تیرا نام بابرکت اور تیری ذات بلند و بالا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحٰنَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا - (م، ت، مس)

اللہ تعالیٰ بہت ہی بڑا ہے۔ بہت زیادہ تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اور میں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ - (م، د، س)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ایسی تعریف جو بہت زیادہ، پاکیزہ اور برکت والی ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ذُنُوْبِيْ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِيْ مِنْ خَطِيْئَتِيْ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ (ط)

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں میں، مشرق اور مغرب کے درمیان جیسی دوری پیدا فرما دے اور مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سے تو نے سفید کپڑوں کو میل کچیل سے صاف کیا ہے۔

نوافل کی دُعائیں

تین تین مرتبہ پڑھے۔

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا"

اللہ بہت ہی بڑا ہے۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا"۔

اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بے شمار تعریفوں کے لائق ہے۔

"سُبْحٰنَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا"۔

میں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ۔ (د، ق، سی، حب، مص)

میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، شیطان مردود کے تکبر سے جادو اور وسوسوں سے۔

سُبْحٰنَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ۔ (طس)

پاک ہے بادشاہی اور اقتدار والا، طاقت، بڑائی اور عظمت والا۔

آمین

جب امام (سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے) "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کہے تو مقتدی کو آمین کہنا چاہیئے اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ (م، د، س، ق)

(ایک روایت میں ہے) جب امام آمین کہے تو مقتدیوں کو بھی آمین کہنا چاہیئے (کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں)، پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (خ، م)

جب رسولِ اکرم ﷺ آمین کہتے آواز کو کھینچتے اور بلند فرماتے۔ (ا، ت، د) اور جب آپ آمین کہتے تو پہلی صف میں جو لوگ آپ کے قریب ہوتے اس کو سنتے اور مسجد میں اس (آمین) کی وجہ سے گونج پیدا ہوتی۔ (د، ق)

(کبھی کبھی) آنحضرت ﷺ تین مرتبہ "آمین" کہتے۔

(بعض اوقات) آپ "وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کے بعد فرماتے۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اٰمِيْن (ط) اے اللہ! مجھے بخش دے (اور) میری دعا قبول فرما۔

ف: آمین آہستہ کہنی چاہیئے، یہی فقہ حنفی کے مطابق ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا مضبوط قول بھی یہی ہے۔ (سعایہ جلد ۲ ص ۱۷۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "چار باتوں کو امام پوشیدہ کہے: ثناء، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ اور آمین"۔ بعض علماء نے احادیث میں یوں تطبیق دی ہے کہ نہ بہت بلند آواز سے کہے اور نہ ہی بالکل پست آواز سے بلکہ درمیانی آواز سے کہے۔

امام عینی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب اخبار اور آثار میں تعارض واقع ہو جائے تو اصل پر عمل کیا جائے گا اور آمین میں بوجہ دعا ہونے کے اصل اخفاء ہے اور جہر کو یا تو اتفاق پر محمول کیا جائے یا تعلیم پر یا ابتدائے امر پر محمول کیا جائے گا۔ (بحوالہ سعایہ جلد ۲ ص ۱۷۳، مترجم)

رکوع کی تسبیحات و دعائیں

جب نمازی رکوع کرے تو درج ذیل تسبیحات (میں سے کوئی ایک) پڑھے۔

"سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ"

میرا رب جو بڑا ہے، پاک ہے۔ (م، عه، حب، مس، د)
یہ تسبیح کم از کم تین مرتبہ پڑھے۔
(نوافل میں)

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔

(خ، م، د، س، ق)

یا اللہ! تو پاک ہے اے ہمارے رب! میں تیری تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ یا اللہ مجھے بخش دے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ تین مرتبہ (أ، ط)

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اسی کی تعریف ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ۔

یا اللہ! میں نے تیرے (ہی) لیے رکوع کیا، تجھ (ہی) پر ایمان لایا اور تیرے (ہی) لیے (اطاعت کی) گردن جھکا دی۔ میرا سننا، دیکھنا، میری ہڈیاں اُن کا مغز اور پٹھے (سب) تیرے ہی لیے جھکے ہوئے ہیں۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ (م، د، س)

(یا اللہ! تو ہی) نہایت پاک مبارک، فرشتوں اور جبرئیل علیہ السلام کا رب ہے۔

رَكَعَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ وَاَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهٖ يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ (ر)

(یا اللہ! تیرے (ہی) لیے میرے ظاہر و باطن نے رکوع کیا اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا میں تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہیں۔ یہ میرے ہاتھ ہیں اور جو کچھ میں نے اپنے نفس پر جرم کیے (ان کا بھی اقرار کرتا ہوں)

سُبْحٰنَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاۤءِ وَالْعَظَمَةِ (د، س)

پاک ہے (اللہ تعالیٰ) قدرت اور سلطنت کا مالک، بڑائی اور عظمت والا۔

رکوع سے اُٹھنے کے بعد

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ (م، ع، ط)

اللہ تعالیٰ نے اس کی بات کو سُن لیا (قبول کیا) جس نے اس نے تعریف کی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ (خ، م، ت، س، د)

اے اللہ! ہمارے رب! تیرے ہی لیے تعریف ہے۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ (خ، د)

اے ہمارے رب! اور تو ہی لائق تعریف ہے۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ (خ)

اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تعریف ہے۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔

(خ، د، س)

اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے ہر قسم کی بے شمار، پاکیزہ اور بابرکت تعریف ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ۔

(م، د، ق، س)

یا اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تمام آسمان اور زمین بھر۔ اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے بھرپور۔ اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کر دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور غلطیوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے کیا جاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

(م، د، س)

یا اللہ، ہمارے رب! تیرے ہی لیے آسمان و زمین بھر تعریف ہے۔ جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور (اسی طرح) اس کے بعد جو چیز تو چاہے،

سے بھرپور تعریف۔ اے تعریف اور بزرگی والے! تو بندوں کی کہی گئی تعریف سے زیادہ کے لائق ہے۔ ہم سب تیرے عبادت گزار ہیں جو کچھ تو عطا فرمائے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت (تیرے عذاب سے) نہیں بچا سکتی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَاَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (ط)

یا اللہ ہمارے رب! تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تمام آسمان، زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، بھرے ہوئے اور (اسی طرح) وہ چیز بھری ہوئی جس کو اس کے بعد تو چاہے۔

اے تعریف والے! بڑائی اور بزرگی والے! جو کچھ تو عطا فرماتے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور (تیرے عذاب سے بچنے کے لیے) کسی دولت مند کو (اس کی) دولت نفع نہیں دے گی۔

سجدہ کی دعائیں اور تسبیحات

کم از کم تین بار پڑھنا چاہیئے:-

سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى - (م، عه، ا، حب، مس، ر، د)

میرا بلند پروردگار پاک ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ

مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً
عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ (م، عه)

اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری معافی کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری تعریف (کماحقہٗ) نہیں کرسکتا تو ایسا ہی ہے جس طرح تو نے (خود) اپنی تعریف بیان فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ
سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ
وَبَصَرَهٗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ (م، د، س)

اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیری فرمانبرداری کی۔ میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا، اسے صورت دی اور اس کے کان اور آنکھیں کھولیں۔ بہت برکت والا ہے اللہ بہترین پیدا کرنے والا۔

خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ
وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (س، حب)

میرے کان، آنکھیں، خون، گوشت، ہڈی، میرے پٹھے اور جو کچھ میرے قدموں نے اٹھایا، (سب) جہانوں کے پروردگار کے لیے جھک گئے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (م، د، س)

تو نہایت ہی پاک، مبارک ہے فرشتوں اور جبریل کے رب۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ۔ (خ، م، د، س)

اے اللہ ہمارے رب! تو پاک ہے، میں تیری تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ (م، د)

اے اللہ! میرے تمام گناہ، چھوٹے، بڑے، اگلے، پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ (سب) بخش دے۔

اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ اغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ ۔ (مس)

اے اللہ! میرے ظاہر اور باطن نے تیرے لیے سجدہ کیا اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا۔ تو نے جو مجھ پر انعام کیا، میں اس کا اقرار کرتا ہوں اور یہ ہے جو میں نے اپنے نفس پر گناہ کیا (یعنی گناہوں کا اقرار کرتا ہوں) اے بہت بڑے! اے بہت بڑے! مجھے بخش دے (کیونکہ) بڑے گناہوں کو بزرگ پروردگار ہی بخشتا ہے۔

سُبْحٰنَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحٰنَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰنَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ۔ (مس)

ظاہر و باطن سلطنت والا (رب) پاک ہے۔ غالب و قادر (رب) پاک ہے وہ زندہ (رب) پاک ہے جس کے لیے موت نہیں ہیں تیری معافی کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں' تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری رحمت کے (وسیلہ کے) ساتھ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں تیری ذات بہت بلند ہے۔

رَبِّ اَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوٰيهَا زَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ۔ (مص)

اے رب! میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرما۔ اسے پاک کر دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے۔ تو ہی اس کا کارساز اور مالک ہے۔ اے اللہ میرے پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کو بخش دے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا۔ (مص)

اے اللہ! میرے دل میں روشنی پیدا کر دے، میرے کانوں اور آنکھوں کو روشن کر دے۔ میرے آگے، پیچھے اور نیچے روشنی (ہی روشنی) کر دے اور میرے لیے عظیم روشنی بنا دے۔

سجدۂ تلاوت کی دعائیں

بار بار یہ دُعا پڑھے :

سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ۔ (س، د، ت، مس)

میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا صورت دی اور اپنی قوت اور قدرت سے اس کے کان اور آنکھیں کھولیں۔

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ۔ (مس)

بہت ہی برکت والا ہے اللہ سب سے اچھا پیدا کرنے والا۔

اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ۔ (ت، ق، حب، مس)

اے اللہ! اس سجدہ کے سبب میرے لیے اپنے ہاں ثواب لکھ دے اور اس کے سبب سے مجھ سے بوجھ ہٹا دے اور اس کو اپنے ہاں میرے لیے ذخیرہ بنا دے اور اس (سجدہ) کو مجھ سے اس طرح قبول فرما جس طرح تو نے اس کو اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا۔

يَا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ۔ (عو، مص)

اے رب! مجھے بخش دے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو آدمی، سجدے میں سر رکھ کر یہ دُعا پڑھتا ہے

تو سر اٹھانے سے قبل اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ (عو، مص)

دو سجدوں کے درمیان کی دعا

دو سجدوں کے درمیان (حالت جلسہ میں) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ۔ (د، ت، ق، مس، سنی، ت)

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے معاف کر دے، مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے رزق عنایت فرما، میری بگڑی بنا اور مجھے بلندی عطا فرما۔

قنوت نازلہ

جب کوئی مصیبت مثلاً قحط، وبا وغیرہ نازل ہو تو صبح کی نماز اور باقی نمازوں میں بھی قنوتِ نازلہ پڑھے۔ آخری رکعت میں جب امام "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہے تو اس وقت قنوت پڑھی جائے اور مقتدی آمین کہیں۔

ف: قنوت نازلہ کی دعاؤں مع ترجمہ کا بیان وتروں کے باب میں ہو چکا ہے وہاں دیکھ لیا جائے۔ (مترجم)

نیز قنوتِ نازلہ، آنحضرت ﷺ نے ایک بار ایک خاص مصیبت پر چند روز فجر کی رکعت دوم میں رکوع کے بعد پڑھی پھر یہ دعا منسوخ ہو گئی۔ اس کی پوری بحث کے لیے "جاء الحق" مصنفہ حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ملاحظہ کیجیے۔ (مترجم)

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی

عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (ع، سنی)

ف: تشہد کی یہ پہلی صورت "تشہد ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کہلاتی ہے اور احناف کے نزدیک اس کا پڑھنا اولیٰ و افضل ہے۔ (مترجم)

تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے (خالص) ہیں۔ اے نبی ﷺ! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں (نازل) ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اس کے (خاص) بندے اور (سچے) رسول ہیں۔

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ. (م، عه، حب)

تمام بابرکت قولی عبادتیں اور بدنی و مالی عبادتیں (خالص) اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں (نازل) ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ہیں۔

اَلطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (م، د، س، ق)

تمام مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے (خالص) ہیں۔
اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں پر (بھی) سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ بِاسْمِ
اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

(س، ق، مس)

تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اور سلطنت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی توفیق کے ساتھ۔ تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے (خالص) ہیں۔
یارسول اللہ! (ﷺ) آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں (نازل) ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں پر (بھی) سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد مصطفےٰ (ﷺ) اس کے (خاص) بندے

اور (سچے) رسول ہیں۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ
لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

(مو، مس، ط)

تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات (نازل) ہوں۔ ہم (سب) پر اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں پر (بھی) سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے (خاص) بندے اور (سچے) رسول ہیں۔

بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ
الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ
لَّا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ۔

اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی توفیق سے شروع کرتا ہوں۔ اس کا نام بہترین نام ہے۔ تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ (آنحضرت ﷺ) کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ یارسول اللہ! (ﷺ) آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم (سب) پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ اے اللہ مجھے بخش دے اور میری رہنمائی فرما۔

ف: علمائے کرام فرماتے ہیں کہ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" بطور حکایت نہیں بلکہ بطور انشاء پڑھے اور یہ عقیدہ رکھے کہ آنحضرت ﷺ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہیں۔ میرا سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وَاَحْضِرْ فِیْ قَلْبِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَهُ الْکَرِیْمَ وَقُلْ سَلَامٌ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ وَلْتُصَدِّقْ اَمَلَكَ فِیْ اَنَّهٗ یَبْلُغُهٗ وَیَرُدُّ عَلَیْكَ مَا هُوَ اَوْفٰی مِنْهُ۔

(احیاء العلوم ج اول صہ ۹۹، مرقاۃ جلد ثانی صہ ۳۳۳)

"(اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" کہنے سے پہلے) ذاتِ نبوی کو اپنے دل

میں حاضر سمجھو اور تمہیں اس امر کی امید واثق ہونی چاہیئے کہ تمہارا سلام آنحضرت ﷺ کو پہنچ رہا ہے اور آپ، تمہارے سلام کا جواب عنایت فرما رہے ہیں جو کہ تمہارے سلام کی نسبت بہت وافی و کافی ہے"۔

نوٹ: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کو مولوی شبیر احمد عثمانی نے بھی فتح الملہم جلد دوم میں نقل کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد حرفِ ندا سے سلام عرض کیا جائے گا جس طرح حضور علیہ السلام کے زمانہ پاک میں ہوتا تھا۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

"وبعضے از عرفاء گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آں حضرت در ذات مصلیاں موجود و حاضر است۔ پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نہ بود تا بانوار قرب و اسرار معرفت متنور و فائض گردد۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ صفحہ ۴۰۱)

ترجمہ: پس عرفا کے کلام میں مذکور ہے کہ نمازی "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ" میں خطاب کرتے وقت آنحضرت ﷺ کی روح مقدس کے حاضر ہونے اور موجودات کے ہر ذرہ بالخصوص نمازیوں کی ارواح میں ان کے نفوذ کا لحاظ رکھے پس نمازی کو اس حالت خطاب اور تشہد میں آنحضور ﷺ کے وجود و حضور سے غافل نہیں ہونا چاہیئے تاکہ ان کی روح مقدس منبع جود و عطا سے فیوض و برکات حاصل کر سکے۔

درمختار اور ردمختار میں ہے:۔

ویقصد بالفاظ التشھد الانشاء کانہ یحیی علی اللہ ویسلم علی النبی بنفسہ ای لا یقصد الاخبار والحکایۃ مما وقع فی المعراج۔ (درمختار مع ردمختار ج ۱ صفحہ ۳۴۲)

ترجمہ: الفاظ تشہد میں انشاء کا قصد کرے یعنی گویا کہ وہ اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ

کی جناب میں تحائف پیش کر رہا ہے اور سرکارِ دو عالم ﷺ پر سلام بھیج رہا ہے یا درود نہ ہو کہ میں صرف معراج میں جو کچھ ہوا، اس کی حکایت نقل کر رہا ہوں"۔

علامہ بدر الدین ابو محمود ابن احمد عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ غائب کے صیغہ سے صیغۂ خطاب کی طرف عدول کی کیا حکمت ہے جب کہ سیاقِ کلام کا تقاضا یہ تھا کہ کہا جاتا: "اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ"؟ اس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ الْمُصَلِّيْنَ لَمَّا اسْتَفْتَحُوْا بَابَ الْمَلَكُوْتِ بِالتَّحِيَّاتِ اُذِنَ لَهُمْ بِالدُّخُوْلِ فِيْ حَرِيْمِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ فَقَرَّتْ اَعْيُنُهُمْ بِالْمُنَاجَاتِ فَنُبِّهُوْا عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ بِوَاسِطَةِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَبَرَكَةِ مُتَابَعَتِهٖ فَاِذَا الْتَفَتُوْا فَاِذَا الْحَبِيْبُ فِيْ حَرَمِ الْحَبِيْبِ حَاضِرٌ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ قَائِلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

جب نمازی اپنی عبادت کا تحفہ لے کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں اور ملکوت کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں تو انہیں ہمیشہ زندہ رہنے والے کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت ملتی ہے پس وہ مناجات کے ذریعے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں اور وہ اس بات سے آگاہ ہوتے ہیں کہ یہ مرتبہ اور قبولیت ہمیں رسولِ رحمت اور آپ کی اتباع کی برکت سے حاصل ہوا ہے پس وہ ادھر متوجہ ہوتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ محبوب، محبوب کی بارگاہ میں موجود ہے تو وہ "اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ" کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

امام عینی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے پتہ چلا کہ خوش بخت لوگ جمالِ نبوی کی زیارت کا شرف بھی حاصل کرتے ہیں اور وہ کس قدر بد بخت ہیں جو آپ کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال سے بھی بدتر سمجھتے ہیں جیسا کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم صد ۱۳۶ پر لکھا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ (مترجم)

دُرُودِ شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ع)

یا اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے اہلِ بیت پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر رحمت بھیجی۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ و برتر ہے۔ اے اللہ! آنحضرت ﷺ اور آپ کے اہلِ بیت پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر برکت اتاری بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ و برتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (خ، م، س)

یا اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے اہلِ بیت پر خاص رحمت

نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت اتاری۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ و برتر ہے۔ یا اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور آپ کے اہلِ بیت پر برکت اتار جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت بھیجی۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ و برتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰىٓ اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (خ، س)

یا اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور آپ کے اہلِ بیت پر خاص رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر رحمت اتاری بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ و برتر ہے۔

یا اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور آپ کے اہلِ بیت پر برکت نازل فرما جس طرح تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو برکت عطا فرمائی۔ بے شک تو (ہی) تعریف کیا گیا بزرگ و برتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰىٓ اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ (خ، م، د، س، ق، حب) اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (م)

یا اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور

آپ کی اولاد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر رحمت اتاری۔ اور (اے اللہ!) حضرت محمد ﷺ اور آپ کی ازواج و اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو برکت عطا فرمائی۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ و برتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ۔ (خ، س، ق)

یا اللہ! اپنے (خاص) بندے اور (برحق) رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتِ خاص نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجی اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر اور آپ کے اہل بیت پر برکت نازل فرما۔ جس طرح تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی۔

(ف) دُرودِ ابراہیمی کی مختلف صورتیں نماز کے بارے میں ہیں کہ ان میں سے جو چاہے پڑھے۔ لیکن نماز سے باہر کونسا دُرُود شریف پڑھنا چاہیے اس کے لیے مولانا محمد سعید شبلی قادری مدظلہ نے نہایت شاندار تحقیق فرمائی ہے جو ہدیۂ قارئین ہے آپ فرماتے ہیں۔

صلوٰۃ وسلام کا کوئی خاص صیغہ مقرر نہیں ہر وہ درود شریف جس میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ شامل ہوں پڑھا جائے تو اللہ تبارک تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔ اگر ایسا دُرُود شریف پڑھا جائے جس میں صرف صلوٰۃ کا لفظ ہو تو اس کے پڑھنے سے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم "صَلُّوْا عَلَيْهِ" کی تعمیل ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے دُوسرے حکم "سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" پر عمل نہ ہوگا اسی لیے امام نووی رحمہ اللہ نے مسلم شریف کی شرح اور اپنی کتاب اذکار میں سلام کے بغیر صلوٰۃ کا پڑھنا مکروہ لکھا ہے۔ اور

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے جذب القلوب میں بھی یہی تحریر فرمایا ہے۔ حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔ ہم آپ پر دُرُود شریف کس طرح عرض کریں تو حضور علیہ السلام نے دُرُود ابراہیمی کی تعلیم دی۔ سلام کی تعلیم نہیں دی۔ کیونکہ صحابہ کرام نے عرض کیا تھا کہ سلام عرض کرنا تو آپ کے سکھانے سے سیکھ لیا ہے جو التحیات میں عرض کر دیا کرتے ہیں آپ پر صلوٰۃ یعنی دُرُود شریف سکھا دیجئے۔ لہٰذا نماز میں دُرُود ابراہیمی پڑھا جائے اور نماز سے باہر جو دُرُود شریف پڑھنا ہو اس میں سلام کا لفظ ضرور آئے۔ (احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۸۷۷، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور)۔ (مترجم)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ۔ (خ)

یا اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر خاص رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت اتاری اور (یا اللہ!) حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور آپ کے اہل بیت پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو برکت عطا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (م، د، ت، س)

یا اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور آپ کے اہل بیت پر خاص رحمت

بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر رحمت نازل فرمائی اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے اہل بیت پر برکت نازل فرما۔ جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو تمام جہانوں میں بابرکت بنایا۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ و برتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (د،س)

یا اللہ! نبی امی (کسی سے نہ پڑھے ہوئے) حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور آپ کے اہل بیت پر خاص رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی اور نبی امی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر ایسے ہی برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت اتاری۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ و برتر ہے۔

حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ ہم بھی وہاں موجود تھے۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! (ﷺ) آپ پر سلام بھیجنے کے بارے میں تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے پس آپ کی بارگاہ میں درود شریف (کا نذرانہ) کس طرح بھیجا کریں۔ (یعنی جب ہم نماز میں درود شریف پڑھ رہے ہوں) اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام خاموش ہو گئے۔ (اور اتنی دیر خاموش رہے) یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ اچھا ہوتا اگر وہ شخص سوال نہ کرتا۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا جب تم مجھ پر درود شریف پڑھو۔ تو اس طرح کہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

(حب ، مس ، آ)

ف ۱ : ترجمہ اوپر گزر چکا ہے ۔ (مترجم)

ف ۲ : اُمّی کے معنی "کسی سے نہ پڑھے ہوئے" کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا آنحضرت ﷺ کا کوئی استاد نہیں اور یہ اس لیے کہ :

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

ف ۳ : نیز اُمّ القریٰ کی نسبت سے بھی آپ کو اُمّی کہا جاتا ہے جو مکہ مکرمہ کے اسماء میں سے ایک یہ بھی نام ہے ۔ (مصحح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کا ثواب پورے پیمانے کے ساتھ ناپا جائے (یعنی زیادہ ثواب حاصل ہو) تو ہم اہل بیت پر درود شریف پڑھتے وقت ان الفاظ سے پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ (د)

یا اللہ ! نبی پاک حضرت محمد ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات جو مومنوں کی مائیں ہیں ، پر اور آپ کی اولاد و اہل بیت پر خاص رحمت نازل فرما جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر رحمت نازل فرمائی ۔ بے شک تو تعریف کیا گیا

بزرگ و برتر ہے

دُرُود شریف کے بعد دُعا

حدیث شریف میں آتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا مانگے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ دُعا:

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(د، طس)

یا اللہ! آنحضرت ﷺ کو قیامت کے دن اپنے قربِ خاص میں جگہ عطا فرما۔

دُرُود شریف کے بعد دُعا و تعوّذ

(دُرُود شریف پڑھنے کے بعد نمازی) کوئی بھی پسندیدہ دُعا مانگے اور پھر درج ذیل تعوّذات میں سے کوئی تعوّذ پڑھے:۔

ف: دُعا مانگتے وقت خیال رکھنا چاہیے کہ ایسی چیز کے لیے دُعا نہ ہو جو ایک دوسرے سے طلب کی جاتی ہے اور بہتر ہے کہ دُعائے ماثورہ (احادیث سے ثابت ہو) میں سے کوئی دُعا ہو۔ (مترجم)

تعوّذ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ (م، عه، حب)

یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے اور کانے دجّال کے فتنہ کی شرارت سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ (خ، م، د، س)

یا اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، کانے دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور زندگی و موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔

(م، د، ت، س)

یا اللہ! میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما دے، میں نے جو زیادتی کی اور میرے وہ گناہ جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (معاف کر دے) تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے (یعنی نیکیوں کی توفیق اور رحمت سے دور رکھنا تیرے اختیار میں ہے) تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (خ، م، ت، س، ق)

یا اللہ! بے شک میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور تو ہی گناہوں کو بخشتا ہے۔ پس مجھے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بے شک (تو ہی) بخشنے والا مہربان ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ یَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ (د، س، مس)

یا اللہ! میں تجھ (ہی) سے مانگتا ہوں۔ یا اللہ! (جو) ایک اور بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں (یا اللہ!) میرے گناہ بخش دے بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ (س)

یا اللہ! میرا حساب نہایت آسان کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔ (م)

یا اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کانے دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ

وَمَا لَا أَعْلَمُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ
عِبَادُكَ الصّٰلِحُوْنَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ
عِبَادُكَ الصّٰلِحُوْنَ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى
رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

(مسرہ مس)

یا اللہ! میں ہر قسم کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں چاہے وہ میرے علم میں ہوں یا نہ ہوں۔ یا اللہ! میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تیرے نیک بندوں نے تجھ سے کیا۔ اور میں ہر اس بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے نیک بندوں نے پناہ چاہی۔ اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! ہمیں وہ چیز عطا فرما جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی معرفت وعدہ فرمایا۔ ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

بہترین استغفار

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ
وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ

مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (د)

یا اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں میں تیرے عہد و وعدہ پر حسب طاقت (پابند) ہوں۔ میں اپنے عمل کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں اپنے اوپر تیری نعمتوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہ بخش دے بے شک تو ہی گناہوں کو بخشتا ہے۔

نماز سے فراغت کے بعد دعائیں اور اوراد

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (خ، م، س، د، ط، مى)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے سلطنت ہے اور وہی لائق تعریف ہے۔ زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے۔ اسی کے قبضہ و اختیار میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تیرے دیے کو کوئی روکنے والا نہیں۔ جسے تو روک دے اسے کوئی دینے نہیں اور کسی طاقت ور کو اس کی طاقت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔

مندرجہ ذیل کلمہ تین مرتبہ یا ایک (ہی) مرتبہ پڑھے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہی مالکِ سلطنت اور لائق تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پھر پڑھے :

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ
اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔

(م ، د ، س ، مص)

گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی (کی عطا) سے ہے۔ ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ وہی نعمت اور فضل (دینے والا) ہے۔ اچھی تعریف کے لائق (بھی) وہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے۔ ہم اسی کے لیے دین (اطاعت) کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر ناپسند کریں۔

تین مرتبہ پڑھے :-

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں۔

پھر پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط (م ، د ، مى ، عه ، ط)

اے اللہ! تو (ہر عیب سے) سلامت ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی

ہے۔ تو بہت برکت والا ہے اے بزرگی اور بخشش والے!

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (خ، م، س)

اللہ تعالیٰ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اللہ تعالے بہت بڑا ہے۔

یہ کلمات ۳۳ بار (ہر ایک گیارہ بار) یا ۳۰ بار (ہر ایک دس بار) پڑھے جائیں۔ یا پہلا اور دوسرا کلمہ ۳۳، ۳۳ بار اور تیسرا کلمہ ۳۴ بار پڑھا جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص نماز کے بعد ۳۳ بار "سُبْحٰنَ اللّٰهِ" ۳۳ بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور ۳۴ بار "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھے اور (اس طرح سو بار پڑھنے کے بعد) پھر درج ذیل کلمہ پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (م، د، س)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (ترجمہ پیچھے گزر چکا ہے)

حدیث شریف میں ہے، کچھ کلمات ہیں جن کو ہر فرض نماز پڑھنے کے بعد پڑھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

۳۳ بار "سُبْحٰنَ اللّٰهِ" ۳۳ بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ (م، ت، س)

حدیث پاک میں ہے جو شخص فرض نماز کے بعد سو مرتبہ "سُبْحٰنَ اللّٰهِ" سو مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" سو مرتبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" سو مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ سے (بھی) زیادہ ہوں یا یہ کلمات (بجائے سو، سو مرتبہ پڑھنے کے) پچیس پچیس مرتبہ پڑھے یا ۳۳، ۳۳ مرتبہ "سُبْحٰنَ اللّٰهِ"، اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور ۳۴ مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

اور دس مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " پڑھے ۔ (ت ، مس ، أ)
یا " اَللّٰہُ اَکْبَرُ " بھی ۳۳ مرتبہ پڑھے ۔ (س)
" سُبْحٰنَ اللّٰہِ " " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ " اور " اَللّٰہُ اَکْبَرُ " ہر کلمہ سو سو مرتبہ پڑھ کر " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ " اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ نیکی کرنے اور برائیوں سے دور رہنے کی قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے " پڑھے۔ یہ کلمات اس کی خطاؤں کو مٹا دیں گے۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اٰیت الکرسی

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ
وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ مَنْ
ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۭ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ
عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وُہ آپ زندہ اوروں کو قائم رکھنے والا۔ نہ اسے اونگھ آئے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں۔ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے۔ اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔ زمین و آسمان اس کی کرسی (قدرت) میں سماتے ہوئے ہیں اور اس کو ان کی نگرانی بھاری نہیں اور وہی بلند بڑائی والا ہے۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اس کو جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی اور وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی (خاص) حفاظت میں ہوتا ہے۔ (س، حب، د، ی، ط)

ف : یعنی وہ شخص مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا کیونکہ اس کی قبر بھی ایک جنتی باغ ہے۔ (مترجم)

ہر نماز فرض کے بعد سورۃ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھنی چاہئیں۔ (خ، ت، س)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

فرما دیجیے میں صبح کو پیدا کرنے والے کی پناہ لیتا ہوں۔ اس کی تمام مخلوق کی برائی سے اور اندھیری ڈالنے والے کی برائی سے جب وہ ڈوبے اور ان عورتوں کی برائی سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

فرما دیجیے! میں، تمام لوگوں کے رب کی پناہ چاہتا ہوں۔ جو سب لوگوں کا بادشاہ اور سب لوگوں کا معبود ہے۔ اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ وہ جن اور آدمی جو لوگوں کے دلوں میں

وسوسے ڈالتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (خ، د، س)

یا اللہ! میں، بُزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، رذیل عمر کی طرف لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، دُنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

(عو، عه)

اَے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دِن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا (یا جمع کرے گا)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ (عو)

اَے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میری راہنمائی فرما اور مجھے رزق عطا کر۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

(طس)

اَے اللہ! جبریل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السّلام کے رب! مجھے آگ کی گرمی سے بچا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ (د، م، ت، حب)

اے اللہ! میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور اعلانیہ گناہ معاف فرما میری زیادتی اور میرے وہ گناہ جن کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے (بخش دے) تو (مسلمانوں کو رتبے میں) آگے کرنے والا اور (کافروں کو رتبے میں) پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

(د، س، حب، مس، ی)

اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور عبادت کی خوبی پر میری مدد فرما۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّهُمْ اِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّكَ وَاَهْلِیْ فِیْ کُلِّ سَاعَةٍ

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اسْمَعْ
وَاسْتَجِبْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ
الْوَکِیْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرِ۔ (س، د، مي)

اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب! مَیں گواہ ہوں کہ تو ہی پروردگار ہے۔ تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب! میں گواہ ہوں کہ حضرت محمد ﷺ تیرے خاص بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب! میں گواہ ہوں کہ تمام (مسلمان) بندے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر چیز کے رب! مجھے اور میری اہل کو (اپنے لیے) مخلص بنادے دُنیا اور آخرت کی ہر ساعت میں۔ اے بزرگی اور بخشش والے (میری عرض) سُن اور قبول فرما۔ تو بہت ہی بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے اللہ تعالےٰ بہت ہی بڑا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ۔ (س، مس، ص)

اے اللہ! بے شک میں کفر، محتاجی اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ
وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْھَا مَعَاشِیْ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ
مِنْ نَقِمَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ

وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (س، حب)

اے اللہ! میرے لیے میرا دین سنوار دے وہ دین جس کو تو نے میرے معاملات کا بچاؤ بنایا۔ میری دُنیا کو میرے لیے سنوار دے جس میں تو نے میرے لیے زندگی رکھی ہے۔ اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری عفو (معافی) کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے عذاب سے تیری (ہی) پناہ میں آتا ہوں۔ جو کچھ تو عطا فرمائے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ تیرے فیصلے کو کوئی رد کرنے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ خَطَئِیْ وَعَمْدِیْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ عَنْ سَیِّئِهَا اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! میں نے جو گناہ غلطی سے کیے یا جان بوجھ کر (سب) مُعاف کر دے۔ اے اللہ! نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما (کیونکہ) نیک اعمال کی ہدایت اور بُرے اعمال سے باز رکھنا تیرا ہی کام ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ

(عو، س)

اے اللہ! بے شک میں عذابِ جہنم، عذابِ قبر، زندگی اور موت کے فتنہ اور کانے دجال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِيْ وَاَحْيِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔ (مس، ط، مي)

اے اللہ! میرے صغیرہ اور کبیرہ تمام گناہ معاف فرما۔ اے اللہ! میرا مرتبہ بلند کر، میرا حال اچھا کر، مجھے زندہ رکھ، مجھے رزق دے اور اچھے اعمال (عمدہ) اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر۔ بے شک اچھے اعمال کی رہنمائی اور بُرے اعمال سے پھیرنا تیرے ہی اختیار میں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ وَوَسِّعْ لِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ (أ، ط، ص)

اے اللہ! میرے لیے میرا دین سنوار دے۔ میرے گھر میں وسعت عطا کر اور میرے رزق میں برکت پیدا فرما۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(ص، مي)

تیرا غالب رب ان باتوں سے پاک ہے جو کافر بیان کرتے ہیں۔ رسولوں پر سلام ہو اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

خاص دُعا

رسُولِ اکرم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا دایاں ہاتھ مُبارک سر انور پر پھیرتے اور یہ دُعا مانگتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ
اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّى الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۔ (د، ط، سی، مى)

اللہ تعالیٰ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے، اے اللہ! مجھ سے پریشانی اور غم دور فرما دے۔

ف: اس باب میں جو اوراد و وظائف مذکور ہوتے ان میں جس قدر ممکن ہو نماز کے بعد پڑھنے چاہئیں۔ (مترجم)

خاص صبح کی نماز کے بعد کا وظیفہ

صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو زانو بیٹھے ہوئے گفتگو کرنے سے پہلے دس بار یا سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھا جاتے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔ (ت، س، طس، مى)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے وہ لائق تعریف ہے وہ زندہ رکھتا ہے اور موت دیتا ہے اس کے قبضہ و اختیار میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پھر یہ دُعا مانگے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا (صط، مى)

اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ رزق، نفع بخش علم اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

صبح اور مغرب کے بعد کا وظیفہ و دُعا

قبلہ سے منہ پھیرنے سے پہلے دوزانو بیٹھ کر دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھنا چاہیئے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(أ، ط، د، س، حب)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی حکومت ہے اور وہی تعریف کے لائق ہے۔ اسی کے قبضہ قدرت میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

نیز کلام کرنے سے پہلے یہ دُعا سات مرتبہ مانگی جائے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ (د، س، حب)

اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے بچا۔

نماز چاشت کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بِکَ اُحَاوِلُ وَبِکَ اُصَاوِلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ (مى)

اے اللہ! میں تیری مدد کے ساتھ (اپنے مقاصد کا) قصد کرتا ہوں۔ تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری (ہی) مدد سے لڑائی کرتا ہوں۔

دعوتِ طعام

رسُول اللہ ﷺ نے فرمایا :-

جب کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اُسے قبُول کرنی چاہیئے خصوصاً شادی کے ولیمہ کی دعوت (ضرور قبول کرنی چاہیئے) (م، د، ت، س، د، ق، عو)

اگر وہ روزہ دار ہو تو نماز پڑھے (اور کھانے سے معذرت کرے)۔ (م، د، ت، س) (صاحبِ خانہ کے لیے) دعائے برکت کرے۔ (د، ق، عو)

روزہ افطار کرتے وقت کہنا چاہیئے

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔ (د، س، مس)

پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور ثواب ثابت ہوا۔ انشاء اللہ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ۔ (عو، مس، ق، می)

اے اللہ! میں تیری اس رحمت کے وسیلہ سے جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے سوال کرتا ہوں کہ میرے گناہ مُعاف کر دے۔

ضیافت میں افطار

اگر کسی قوم کے پاس یعنی ضیافت میں افطار کرے تو یہ پڑھے۔

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ (ق، حب، د)

تمہارے پاس روزہ دار روزہ افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں

اور فرشتے تمھارے لیے بخشش مانگیں۔

کھانا کھانے کے آداب

جب کھانا حاضر ہو تو بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ کے ساتھ اپنے آگے سے کھانا چاہیے۔ (خ، د، س)

حدیث میں ہے کہ شیطان اس کھانے کو حلال کرتا ہے (شریک ہوتا ہے) جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔ (د، مر، س)

ف: بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ سے کھانا بے برکت ہو جاتا ہے (مترجم)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ نے فرمایا مل کر کھانا کھایا کرو اور بسم اللہ پڑھا کرو اس میں تمھارے لیے برکت پیدا ہوگی۔ (د، ق، د، مس)

آنحضرت ﷺ کو جب ایک یہودیہ نے زہر ملی ہوئی بکری بطور تحفہ بھیجی۔ تو آپ نے صحابہ کرام کو فرمایا "بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔" انھوں نے اسی طرح کیا تو ان میں سے کسی کو نقصان نہ پہنچا۔

ف: یہ آنحضرت ﷺ کا معجزہ تھا کہ آپ نے بکری کے زہر آلودہ ہونے کی خبر دی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو پوشیدہ باتوں پر مطلع فرمایا تھا۔ (مترجم)

ایک دن آنحضرت ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما ایک صحابی حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ انھوں نے کھجوروں، گوشت اور (میٹھے) پانی سے ضیافت کی۔ اس موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا "کہ ان نعمتوں کے بارے میں قیامت کے دن تم سے پوچھا جائے گا۔ (حساب لیا جائے گا)" جب یہ بات صحابہ کرام پر گراں گزری (یعنی پریشانی کا باعث بنی) تو آپ نے فرمایا! "جب تم اس قسم کی نعمت پاؤ اور کھانے لگو تو ان کلمات

کے ساتھ شکر ادا کیا کرو۔

"بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ۔"

کھانا کھانے کے بعد شکر

اور جب (کھانا کھا کر) سیر ہو جاؤ تو پڑھو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ عَلَیْنَا۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے (ثابت) ہیں جس نے ہمیں سیر کیا، سیراب کیا، اور ہم پر اپنا انعام و فضل نازل کیا۔

اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جس وقت یاد آجائے اس طرح پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔ (د، ت، مس، حب، س)

(کھانے کے) اول اور آخر میں "بسم اللہ" کہتا ہوں۔

بیمار کے ساتھ کھانا کھاتے وقت کے کلمات

اگر کسی جذام والے یا کسی بھی آفت زدہ کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے تو یہ کلمات کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَی اللّٰہِ (ت، د، ق، حب، مس، می)

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (کھاتا ہوں) اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد

اور بھروسہ کرتا ہوں۔

کھانے کے بعد کی دُعائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔ (خ، عه)

اللہ تعالیٰ کے لیے بے شمار تعریفیں، نہایت پاکیزہ اور بابرکت نہ کفایت کی گئی نہ چھوڑی گئی اور نہ اس سے لاپرواہی برتی گئی۔ اے ہمارے رب! (قبول فرما)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مَكْفُورٍ۔ (خ)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے (ثابت) ہیں جس نے ہماری ضرورتوں کو پورا کیا اور ہمیں سیراب کیا اس حال میں کہ نہ وہ کفایت کیا گیا اور ناشکری کیا گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔ (عه، مى)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پانی پلایا اور مسلمان بنایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا۔ (د، س، حب)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے (ثابت) ہیں جس نے کھانا کھلایا، پانی

پلایا اس کا حلق سے اترنا آسان کیا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ (د، ت، ق، مس، می)

تمام تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لیے (ثابت) ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر کسی میری حرکت و قوت کے رزق نصیب کیا۔

کھانا کھاتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ۔ (د، ت، ق)

اے اللہ! ہمارے لیے اس (کھانے) میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔

دُودھ پیتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ۔ (ت، ت، ق)

اے اللہ! ہمارے لیے اس کو بابرکت بنا اور ہم کو اس سے زیادہ دے۔
حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ (م، ت، س، می)

ہاتھ دھوتے وقت کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَھَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلَآءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُکَافِیءٍ وَّلَا مَکْفُوْرٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی

عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَكَسَا مِنَ الْعُرْیِ وَهَدٰی مِنَ الضَّلٰلَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (س، حب، مس)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے (ثابت) ہیں جو کھانا کھلاتا ہے (لیکن) کھلایا نہیں جاتا اس نے ہم پر احسان کیا پس ہمیں ہدایت دی، کھانا کھلایا۔ پانی پلایا اور ہمیں ہر نعمت خوب عطا کی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس حال میں کہ نہ تو وہ نعمت چھوڑی گئی نہ اُس کا بدلہ دیا گیا اور نہ ناشکری کی گئی اور نہ اس سے لاپرواہی برتی گئی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے کھانا کھلایا، پانی وغیرہ پلایا، ننگے پن میں (لباس) پہنایا۔ گمراہی سے ہدایت عطا کی۔ اندھے پن سے بینا کیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر ہمیں فضیلت دی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَیْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا۔ (مر، مص)

اے اللہ! تُونے ہمیں سیر کیا اور سیراب کیا پس (ہمارے کھانے اور پینے کو) خوشگوار کر (یعنی انجام اچھا ہو) تونے ہمیں رزق دیا پس خوب دیا اور اچھا دیا پس (ہمیں اپنی نعمتیں) زیادہ عطا کر۔

میزبان (اہلِ خانہ) کے لیے دُعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ

وَارْحَمْهُمْ۔ (د، ت، س، مص)

اے اللہ! ان کے رزق میں برکت پیدا فرما پس ان کو بخش دے اور ان پر رحم کر۔

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ (م)

اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا اسے تو کھانا کھلا اور جس نے مجھے پانی پلایا اسے تو (بھی) پلا۔

لباس پہنتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِهٖ وَخَیْرِ مَا هُوَ لَهٗ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهٗ (ی)

یا اللہ! میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا ہے کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس کپڑے کی برائی اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا ہے، کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

نیا کپڑا پہنتے وقت دُعا

اگر کپڑا نیا ہو تو اس کا نام رکھا جائے مثلاً پگڑی، قمیص وغیرہ اور پھر یہ دُعا مانگی جائے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِیْهِ اَسْأَلُكَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ (د، ت، حب، مس)

یا اللہ! تیرے لیے (ہر قسم کی) تعریف ہے تو نے مجھے یہ لباس پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا، کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا ہے، کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔ (ت، ق، مس)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے لباس پہنایا جس کے ساتھ میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ساتھ زینت حاصل کرتا ہوں۔ جو شخص کپڑا پہنتے وقت یہ دُعا پڑھے اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ (د، ت، ق، مس)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ (لباس) پہنایا اور بغیر کسی حرکت و طاقت کے مجھے یہ رزق عطا فرمایا۔

دوست کے نئے کپڑے دیکھتے وقت کی دُعا

تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰهُ۔ (د، مص)

تو اسے پرانا کرے اور اللہ تعالیٰ اس کو بدل دے۔

ف: یعنی تجھے اللہ تعالیٰ لباس عطا فرماتا رہے اور تیری عمر دراز ہو۔ (مترجم)

اَبْلِ وَاَخْلِقْ۔ (خ، د)

پرانا کرا اور پھاڑ پھر پرانا کرا اور پھاڑ پھر پرانا کرا اور پھاڑ پھر پرانا کرا اور پھاڑ۔

کپڑے اتارتے وقت

جب آدمی کپڑے اتارے تو "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھے یہ اس کے ستر اور جنوں کی آنکھوں کے درمیان پردہ ہے۔

استخارہ

جب کسی کام کا قصد کرے تو (طلب خیر کے لیے) استخارہ کرے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔ (خ، عہ)

یا اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ طلب خیر کرتا ہوں۔ تیری قدرت کے سبب

تجھ سے طاقت چاہتا ہوں۔ تیرے بہت بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک تو قادر ہے اور مجھے طاقت نہیں۔ تو جانتا ہے اور مجھے علم نہیں تو پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لیے میرے دین، میری زندگی، میرے انجام کار یا اس جہان میں اور اس جہان میں میرے لیے بہتر ہے تو اس پر مجھ کو قابو دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لیے میرے دین، میری زندگی، میرے انجام کار یا دنیوی اور اخروی امور میں میرے لیے بُرا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور اچھا کام میرے لیے مقدر فرما دے جہاں بھی ہو۔ پھر مجھ کو اس پر راضی رکھ۔

ایک روایت میں "اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ" سے الفاظ بدل کر یوں آتے ہیں۔

اِنْ كَانَ خَيْرًا فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَادِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَقَدِّرْهُ وَيَسِّرْهُ لِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ شَرًّا فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَادِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ وَرَضِّنِيْ بِهٖ۔

(حب، مص)

اگر (یہ کام) میرے دین، آخرت، زندگی اور انجام کار کے لحاظ سے (میرے لیے) بہتر ہے۔ تو (پھر) اس کو میرے لیے مقدر کر دے، آسان کر دے اور اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما اور اگر یہ میرے دین، آخرت، زندگی اور انجام کار کے لحاظ سے (میرے لیے) بُرا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے نیکی مقدر فرما دے اور اس پر مجھے راضی رکھ۔

ایک روایت کے مطابق "اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ" کے بعد یوں پڑھے۔

خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَخَيْرًا لِّيْ فِيْ مَعِيْشَتِيْ وَخَيْرًا لِّيْ فِيْ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّيْ فَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كَانَ وَرَضِّنِيْ بِقَدَرِكَ۔ (حب)

اگر یہ کام میرے دینی امور میں میرے لیے بہتر ہے اور میرے انجام کار میں بہتر ہے پس اس کو میرے لیے مہیا فرما اور بابرکت بنا اور اگر اس کے علاوہ (کوئی دوسرا کام) میرے لیے بہتر ہے پس وہ میرے قابو میں دے جہاں بھی ہو اور مجھے اپنی تقدیر پر راضی رکھ

ایک روایت کے مطابق یوں ہے:۔

خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ وَاِنْ كَانَ كَذَا وَكَذَا شَرًّا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ ثُمَّ اقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ اَيْنَمَا كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (حب)

اگر یہ کام میرے دینی و دنیوی معاملات اور آخرت کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرما اور آسان کر دے اور اگر وہ کام (اس کام کی طرف اشارہ کیا جائے) میرے لیے دینی و دنیوی معاملات اور انجام کار میں میرے لئے برا ہے تو اس کو مجھ سے دور رکھ پھر بہتر کام کو میرے لیے مقدر

فرما جہاں بھی ہو۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی عطا سے ہے۔
ایک روایت میں " اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ " کے بعد یوں آیا ہے۔

وَاَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهُمَا بِيَدِكَ لَا يَمْلِكُهُمَا اَحَدٌ سِوَاكَ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِيْ اُرِيْدُهٗ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَادِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَوَفِّقْهُ وَسَهِّلْهُ وَاِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا فَوَفِّقْنِيْ لِلْخَيْرِ حَيْثُ كَانَ۔

اے اللہ! میں تیرے فضل اور رحمت کے ساتھ بھلائی کا سوال کرتا ہوں کیونکہ وہ تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔ تیرے سوا ان کا کوئی بھی مالک نہیں بے شک تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو قادر ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو ہی پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام جس کا میں نے ارادہ کیا میرے دینی و دنیاوی معاملات نیز انجام کار کے لحاظ سے میرے لیے بہتر ہے۔ پس مجھے اس کی توفیق دے اور اس کو میرے لیے آسان کر دے اور اگر اس کے علاوہ (کوئی دوسرا کام) بہتر ہے تو مجھے نیکی کی توفیق دے جہاں بھی ہو۔

استخارۂ نکاح

اگر نکاح کے لیے استخارہ کرنا ہو تو منگنی کا کسی سے ذکر نہ کرے پھر نہایت عمدہ وضو کرکے جس قدر ہو سکے نوافل پڑھے، اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اس کی بزرگی بیان کرے اور پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَاِنْ رَاَیْتَ اَنَّ فُلَانَۃَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ
دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ ۔ (حب)

اے اللہ! بے شک تو قادر ہے اور میں بے بس ہوں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اگر تیرے علم میں فلاں عورت (عورت کا نام لیا جائے) میرے لیے دینی، دنیاوی اور اخروی لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے۔

اہمیت استخارہ

حدیث شریف میں ہے "اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنا انسان کی خوش بختی ہے اور استخارہ کا چھوڑ دینا اس کی بدبختی ہے۔

خطبۂ نکاح

جب کوئی شخص نکاح باندھے تو یہ خطبہ پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ
بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ
یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا
رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا
وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ
قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ لا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِيْمًا ۝ (عه، مس، عو)

بے شک تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے بخشش مانگتے ہیں۔ اپنے نفس کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کے لیے کوئی ہادی نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے (خاص) بندے اور (سچے) رسول ہیں۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اس (نفس) سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام پر سوال کرتے ہو اور رشتہ داروں کا خیال رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور جب تم کو موت آئے تو اسلام پر آئے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو تمہارے اعمال کو تمہارے لیے درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخشے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے پس تحقیق اس نے بہت بڑا مقصد پا لیا۔

ایک روایت میں لفظ "رسولہ" کے بعد یہ اضافہ ہے۔

اَلَّذِیْ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ مَنْ یَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰهَ شَیْئًا۔ (د)

ان کو (حضور علیہ السلام کو) اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ قیامت سے پہلے (متصل) خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا جو شخص اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے بے شک اس نے ہدایت پائی اور جو شخص ان (دونوں) کی نافرمانی کرے وہ اپنے نفس کو ہی نقصان دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا۔

نکاح کی دعا

وَنَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُهٗ وَیُطِیْعُ رَسُوْلَهٗ وَیَبْتَغِیْ رِضْوَانَهٗ وَیَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ (عو، د)

اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ان لوگوں میں بنا دے جو اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتے ہیں، اس کی رضامندی تلاش کرتے ہیں اور اس کے غضب سے بچتے ہیں پس بے شک ہم اسکے ساتھ ایمان لاتے اور اسی کی اطاعت کی۔

دولہا کے لیے دعا و مبارک بادی

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ۔ (خ، م)

اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے۔

بَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ۔ (عه ، حب ، مس)

اللہ تعالیٰ تجھ پر برکت اتارے اور تم دونوں کو اتفاق نصیب کرے۔

تَبَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ۔ (خ ، م ، ت ، س)

اللہ تعالیٰ تجھ پر برکتیں نازل فرمائے۔

حضرت خاتونِ جنّت (حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا) کا نکاح

جب آنحضرت ﷺ نے حضرت خاتونِ جنّت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا عقد نکاح حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کیا تو آپ گھر میں تشریف لے گئے اور حضرت خاتونِ جنّت سے فرمایا "پانی لاؤ" وہ پیالے میں پانی لائیں آپ نے اس میں سے پانی لے کر اس میں کلی ڈالی پھر فرمایا "آگے آؤ" جب وہ آگے تشریف لائیں تو ان کے سینے کے درمیان اور سر پر پانی چھڑکا اور فرمایا یا اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر فرمایا پشت پھیرو جب انھوں نے پشت پھیری تو ان کے دونوں کندھوں کے درمیان پانی چھڑکا اور دُعا کی یا اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا "پانی لاؤ" حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سمجھ گیا کہ حضور علیہ السلام نے مجھ سے ہی فرمایا ہے۔ پس میں اٹھا اور پیالہ بھر کر پانی لایا۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے پانی لے کر اس میں کلی کی پھر فرمایا آگے آؤ۔ (چنانچہ میں آگے آیا) تو آپ نے میرے سر اور سامنے کے جسم پر پانی ڈالا پھر دُعا فرمائی۔ اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر فرمایا پشت پھیرو پس میں نے پشت پھیری تو آپ نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان پانی ڈالا اور

دُعا مانگی اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے نام اور برکت سے اپنی زوجہ کے پاس جاؤ"۔ (حب)

بیوی کے پاس جانے اور غلام خریدتے وقت دُعا

جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتے یا غلام خریدے تو اس کو پیشانی (کے بالوں) سے پکڑے اور یہ دُعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ (د، س، ق)

اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی جس پر تو نے اس کو پیدا کیا چاہتا ہوں اور اس کی بُرائی اور اس چیز کی برائی جس کے لیے تو نے اس کو پیدا کیا، مانگتا ہوں۔

جانور خریدتے وقت دُعا

جب جانور خریدے تو اس کے ساتھ بھی اسی طرح کرے یعنی پیشانی کے بال پکڑ کر دُعا مانگے۔ اگر اونٹ ہو تو (بجائے پیشانی کے) کوہان کی بلند جگہ کو پکڑے (اور پھر یہ دُعا مانگے)۔ (د، س، ص)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ (ترجمہ اوپر گزر چکا ہے)

غُلام خریدنا

جب کوئی شخص غلام خریدے تو یہ دُعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيْلَ الْعُمُرِ كَثِيْرَ الرِّزْقِ۔

(عو، مص)

اے اللہ! اس کو بابرکت بنا اور اس کو لمبی عمر اور زیادہ رزق والا کر دے۔

جماع کے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔ (ع)

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور اس چیز سے شیطان کو دور رکھ جو تو نے ہمیں دی۔

وقتِ انزال کی دُعا

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطٰنِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا۔

(عو، مص)

اے اللہ! جو کچھ تو نے ہمیں دیا اس میں شیطان کا حصہ نہ بنا۔

بچے کی پیدائش پر عمل

جب بچہ پیدا ہو تو اس کے کان میں اذان دے، اسے گود میں اٹھائے، کھجور (وغیرہ میٹھی چیز) چبا کر اس کے منہ میں ڈالے اور اس کے لیے دل میں دعائے برکت کرے۔ (د، ب، خ، م)

نام رکھنا، بال منڈوانا اور عقیقہ کرنا

رسولِ اکرم ﷺ نے (پیدائش کے) ساتویں دن بچے کا نام رکھنے، سر منڈوانے اور عقیقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ (ت)

بچوں کا تعویذ

أَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ عَيْنٍ لَّامَّةٍ۔

مَیں، اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان، ہر کاٹنے والی چیز اور نظر لگانے والی چیز کی ہر برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔

ابتدائی تعلیم

جب بچہ گفتگو کرنے لگے تو اس کو کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں" سکھایا جائے۔ (می)

اور یہ آیت سکھائی جائے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

اور فرما دیجیے! تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے نہ تو اولاد اختیار کی نہ کوئی اس کی بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ ہی اس کی ذلت سے بچانے والا کوئی دوست ہے اور اس کی بڑائی خوب بیان کر۔

ف: حدیث شریف میں ہے کہ بنی عبد المطلب میں جب کوئی بچہ باتیں کرنے کے قابل ہوتا اسے یہ آیت (مندرجہ بالا) سکھاتے۔

تربیت نماز وغیرہ

حدیث شریف میں ہے جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو نماز (نہ پڑھنے)

پر اسے مارو، جب نو سال کا ہو جائے تو اس کا بستر علیحدہ کر دو، جب سترہ سال کا ہو جائے تو اس کی شادی کرو (جب یہ کام ہو جائے) پھر باپ اپنے بیٹے کو سامنے بٹھا کر یہ دُعا مانگے۔

لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً۔ (مى)

اللہ تعالیٰ تجھے، مجھ پر فتنہ نہ بنائے۔

سفر کے آداب و دُعائیں

اگر کوئی شخص سفر پر جا رہا ہو تو اس کے ساتھ مصافحہ کرے اور پھر یہ دُعا مانگے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔

(س، د، ت، مس، حب)

میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے انجام کار کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

پھر کہے:-

اَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ۔ (س)

مَیں تجھے سلام کہتا ہوں۔

مُسافر مقیم کے لیے اِن الفاظ میں دُعا کرے۔

اَسْتَوْدِعُكَ اَوْ اَسْتَوْدِعُكُمُ الَّذِيْ لَا تَخِيْبُ اَوْلَا تَضِيْعُ وَدَآئِعُهٗ۔ (مى، طب)

مَیں (بھی) تمھیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے پاس رکھی گئی امانتیں سلامت رہتی ہیں یا ضائع نہیں ہوتیں۔

مُسافر کو نصیحت

اگر کوئی سفر پر جانے والا نصیحت طلب کرے تو ان الفاظ کے ساتھ اس کو نصیحت کی جائے۔

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ۔ (ت، س، ق)

اللہ تعالیٰ کا خوف لازم پکڑو اور ہر بلندی پر "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا اختیار کرو۔

رُخصت کرنے کے بعد دُعا

جب مُسافر کو رخصت کر کے واپس ہو تو اس کے لیے یہ دُعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔ (ت، س، ق)

اے اللہ! اس کے لیے مسافت کو لپیٹ دے (مختصر کر دے) اور اس کو یہ سفر آسان کر دے۔

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ (ق۔ مس)

اللہ تعالیٰ تجھے پرہیزگاری کا سامان (زادِ راہ) عطا کرے، تیرے گناہ بخشے اور تو جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تیرے لیے بھلائی کو آسان کر دے۔

جَعَلَ اللّٰهُ التَّقْوٰى زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ۔ (ز۔ ط)

اللہ تعالیٰ پرہیزگاری کو تیرا زادِ راہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور جدھر تو جائے (ادھر ہی) تیرے لیے نیکی کو پھیر دے (یعنی آسان کر دے)

امیرِ لشکر کو نصیحت

جب آنحضرت ﷺ کسی شخص کو لشکرِ اسلام (بڑا ہو یا چھوٹا) کا امیر

بناتے تو اس کو خاص طور پر پرہیزگاری اور لشکر کے ساتھ نیکی سے پیش آنے کی نصیحت فرماتے پھر ارشاد فرماتے اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ جہاد کرو، غنیمت میں خیانت نہ کرنا، وعدہ نہ توڑنا، کسی کو مُثلہ نہ کرنا (اعضاء نہ کاٹنا) اور (عام) لوگوں کو نہ مارنا۔ (م، عہ)

اور (کبھی) فرماتے :-

اللہ تعالیٰ کے نام، اس کی مدد اور رسول اللہ ﷺ کے دین پر (قائم رہتے ہوئے) جاؤ۔

کسی بوڑھے، بچے اور عورت کو قتل نہ کرنا، غنیمت میں خیانت نہ کرنا (بلکہ اسے جمع کرنا) اپنے معاملات درست رکھنا اور (ایک دوسرے کے ساتھ) نیکی سے پیش آنا بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

جب آنحضرت ﷺ لشکر کے ساتھ (برائے رخصت باہر) تشریف لاتے تو فرماتے۔

"اللہ تعالیٰ کے نام پر چلو، اے اللہ! ان کی مدد فرما۔ (مس)

قصدِ سفر کے وقت دُعا

جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ۔ (د۔ أ)

اے اللہ! میں تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں، تیری مدد سے (دُشمن کو دُور کرنے کا) حیلہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔

ہر بُرائی سے نجات کا مُجرّب عمل

اگر دشمن وغیرہ سے خوف ہو تو سورۃ قریش ہر بُرائی سے امان ہے۔ یہ حدیث موقوف ہے یعنی حضور علیہ السلام کا ارشاد نہیں بلکہ حضرت ابوالحسن قزوینی رحمہ اللہ کا قول ہے۔ (مصنف فرماتے ہیں) یہ عمل مجرب ہے۔ سورۃ قریش یہ ہے :-

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۠

قریش کو مانوس رکھنے کے لیے، جاڑے اور گرمی کے سفروں سے ان کو مانوس رکھنے کے لیے، پس چاہیے کہ وہ اس گھر کے رب کی بندگی کریں جس نے ان کو بھوک میں کھانا اور خوف سے امن دیا۔

سوار ہوتے وقت کی دعا

جب رکاب میں پاؤں رکھے تو پڑھے: "بِسْمِ اللّٰہِ"۔ اللہ کے نام سے (سوار ہوتا ہوں) جب جانور کی پیٹھ پر چڑھ جائے تو پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، وہ ذات پاک ہے، جس نے اس کو ہمارے قابو میں دیا جب کہ ہم اس کی طاقت نہیں پا سکتے تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹنے والے ہیں۔

پھر یہ کلمات پڑھے:۔

تین مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" تین مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"، ایک مرتبہ "لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ" اور ایک مرتبہ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّاۤ اَنْتَ"، تو پاک ہے۔ بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے (کیونکہ) تو ہی گناہوں کو بخشتا ہے۔

جب پیٹھ پر بیٹھ جائے تو تین مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے، آیت کریمہ "سُبْحٰنَ

الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا" آخر تک (جیسے پہلے گزر چکی ہے) پڑھے اور پھر یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔ (م، د، س، ت)

اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی، پرہیزگاری اور اس عمل کا سوال کرتے ہیں جس پر تو راضی ہے۔ اے اللہ! ہم پر ہمارے یہ سفر آسان کر دے اور فاصلہ لپیٹ دے (مختصر کر دے) اے اللہ! تو سفر میں ساتھی ہے۔ اور گھر (والوں) کے لیے خلیفہ (نگہبان) ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت، بُرے منظر، مال اور اہل وعیال میں بُری حالت کے ساتھ واپس ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

سفر سے واپس ہوتے وقت کی دُعا

جب سفر سے واپس ہونے کا ارادہ کرے تو پھر بھی مندرجہ بالا دُعا پڑھے اور اس میں یہ اضافہ کرے۔

اٰیِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عٰبِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (م، د، س، ت)

ہم رجوع کرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے

رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

سفر سے واپسی کا قصد کرتے ہوئے جب سوار ہو تو اپنی انگلی اٹھاتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّتِكَ اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاۤءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔ (ت، س)

اے اللہ! تو سفر کا ساتھی اور گھر کا خلیفہ (نگہبان) ہے۔ اے اللہ! تو ہمیں اپنی حفاظت میں رکھ اور سلامتی کے ساتھ ہمیں واپس (وطن کی طرف) لے جا۔ اے اللہ! تو ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور سفر آسان کر دے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور بری واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ہر اونٹ کی کوہان میں شیطان ہوتا ہے لہذا جب سوار ہونے لگو تو اللہ عزوجل کو یاد کر لیا کرو جس طرح تم کو خدا نے حکم دیا۔ (یعنی آیت "سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا" آخر تک پڑھا کرو) پھر اس کو اپنی خدمت میں لاؤ کیونکہ اللہ تعالی غالب اور عزت والا ہی تم کو سوار کرتا ہے۔ (آ، ط)

سفر میں تعوذ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاۤءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْۤءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔ (م، ت، س، ق)

اے اللہ! میں سفر کی مشقت، بری واپسی، زیادتی کے بعد نقصان، مظلوم کی دعا اور گھر و مال میں برائی دیکھنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يُبَلِّغُ خَيْرًا وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا الْاَرْضَ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

(ص، مى)

اے اللہ! میں تجھ سے وسیلہ مانگتا ہوں جو مجھے نیکی اور تیری بخشش و رضامندی کی طرف پہنچائے۔ تیرے قبضہ میں بھلائی ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تو سفر کا ساتھی اور گھر کا خلیفہ (نگہبان) ہے۔ اے اللہ! ہم پر سفر آسان کر دے اور ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے (یعنی فاصلہ مختصر کر دے) اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور بری (حالت میں) واپسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِىْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِىْ اَهْلِنَا۔

اے اللہ! تو سفر کا ساتھی اور گھر کا خلیفہ (نگہبان) ہے۔ اے اللہ سفر میں ہماری مدد کر اور ہمارے گھر کی حفاظت فرما۔

پہاڑی پر چڑھتے اور اترتے وقت کے کلمات

پہاڑی پر چڑھتے وقت "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" (اللہ بہت بڑا ہے) پڑھنا

چاہیئے (ع) اور اترتے وقت "سُبْحٰنَ اللّٰہِ" (اللہ پاک ہے) کہنا چاہیئے۔(ع)

وادی سے گزرتے وقت

جب کسی وادی (جنگل) میں سے گزرے تو پڑھے :۔

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" اور "اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔" (ع)

جانور سے گرتے وقت

جب کوئی شخص جانور سے گرے تو پڑھے :۔

"بِسْمِ اللّٰہِ" (اللہ کے نام کے ساتھ) (س، مس، آ، ط)

بحری سفر کی دُعائیں

جب کوئی شخص دریا میں سفر کے لیے کشتی وغیرہ پر سوار ہو تو یہ آیات غرق ہونے سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ۔

اور ان لوگوں (کافروں) نے اللہ تعالیٰ کی قدر، جیسا کہ حق تھا، نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی (قبضہ) میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔

ف : اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے لہذا مراد یہ ہے کہ سب قدرت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہوگی۔ قیامت کی تخصیص اِس لیے فرمائی گئی کہ دُنیا میں مجازی طور پر مخلوق کو ملک حاصل ہوتی ہے لیکن وہاں ایسا نہیں ہوگا۔ (مترجم)

"سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ اس سے پاک اور بلند ہے جو وُہ (مُشرکین) شریک ٹھہراتے ہیں۔

جانور بھاگ جائے تو دُعا

اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ۔

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔

مدد چاہنا

یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ (ط)

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔

ف : یہ دُعا نہایت مجرب ہے۔ عباد اللہ سے مراد رجالِ غیب یعنی ابدال، ملائکہ یا مسلمان جنات ہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد مانگنا جائز ہے لیکن خیال رہے کہ حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کے بندے اس کی دی ہوئی طاقت اور اس کے حکم سے اس کی امداد کا وسیلہ اور ذریعہ بنتے ہیں۔ اس عقیدے کے ساتھ اولیاء کرام سے استمداد شریعت کے خلاف نہیں۔ بلکہ عین شریعت ہے اور اس کو شرک و بدعت سے موسوم کرنا لاعلمی ہے۔ (مترجم)

بُلندی پر چڑھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ (أ، ص، مى)

اے اللہ! ہر بلندی پر تیرے ہی لیے بلندی ہے اور ہر حال میں تیرے ہی لیے تعریف ہے۔

کسی شہر کو دیکھتے وقت دُعا

جب کسی ایسے شہر کو دیکھے جس میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اسے دیکھتے ہی یہ دُعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا۔ (س، سب، مس)

اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ان کے سایہ کے رب! ساتوں زمینوں اور جو کچھ انھوں نے اٹھایا کے رب! شیطانوں اور جس کو انھوں نے گمراہ کیا، کے رب! ہواؤں اور جو کچھ وہ بکھیرتی ہیں کے رب! ہم تجھ سے اس بستی اور اس کے رہنے والوں کی بھلائی چاہتے ہیں اور اس (بستی) اور جو کچھ اس میں ہے کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا

وَشَرِّ مَا فِيْهَا (ط)

اے اللہ! میں تجھ سے اِس (بستی) اور جو کچھ اس میں ہے کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس (بستی) کے شر اور جو کچھ اس میں ہے، کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

شہر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

جب داخل ہونے کا ارادہ کرے تو اس طرح دُعا مانگے:-
"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا" اے اللہ! ہمیں برکت دے۔ (تین مرتبہ پڑھے)

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا إِلَى أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ أَهْلِهَا إِلَيْنَا (طس)

اے اللہ! ہمیں اس (شہر) کے پھلوں سے رزق عطا فرما۔ اس کے رہنے والوں کے لیے ہمیں محبوب بنا اور اس بستی کے نیک لوگوں کو ہمارا محبوب بنا۔

منزل میں اترتے وقت دُعا

جب منزل میں اترے تو اس طرح "تعوذ" پڑھے۔ واپسی تک اسے کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی اور صحیح سلامت واپس آئے گا۔

أَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

(م، ت، س، ق، أ، ط، مص)

میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامّہ کے ساتھ، مخلوق کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔

شام ہونے پر دُعا

جب شام ہوجاتے اور رات آجاتے تو پڑھے:-

يَآ أَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ

مَا خَلَقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ (د، س، مس)

اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے، میں تیرے شر سے اور تجھ میں جو مخلوق ہے اور جو کچھ تیرے اوپر چلتا ہے، کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں اور میں، شیر، سیاہ اژدہا، ہر طرح کے سانپ، بچھو، شہر کے باشندوں اور باپ و بیٹے (یعنی آدمیوں یا جنوں میں شریر باپ اور اس کی اولاد) سب کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

وقتِ سحر کی دعا

تین مرتبہ باآوازِ بلند یہ کلمات پڑھے جائیں:۔

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

سننے والے نے سنا کہ ہم نے اپنے رب کی تعریف کی، اس کی نعمتوں اور اس کی بہترین نعمتیں جو ہم پر ہیں، کا اقرار کیا۔ اے ہمارے رب! ہماری مدد کر اور ہم پر فضل کر (میں یہ کلمات کہتے ہوئے (جہنم کی) آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔

حدیث شریف میں ہے:۔ رسولِ اکرم ﷺ نے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے جبیر! کیا تو چاہتا ہے کہ جب سفر کے لیے نکلے تو اپنے ساتھیوں سے شکل و صورت میں بہتر ہو اور ان سے تیرا مال زیادہ ہو۔ عرض کی ہاں یا رسول اللہ!

(ﷺ) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔
حضور ﷺ نے فرمایا ان پانچ سورتوں کو شروع میں اور آخر میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کے ساتھ پڑھا کرو۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (اس سے قبل) میں بہت مالدار تھا لیکن جب سفر میں جاتا تو اپنے ساتھیوں سے شکل و صورت میں تباہ حال اور مال میں کمتر ہوتا تھا لیکن جب سے میں نے ان سورتوں کو حضور ﷺ سے سیکھا اور ان کو پڑھنا شروع کیا تو (سفر میں) اپنے ساتھیوں سے بہتر صورت اور زیادہ مالدار ہوتا ہوں۔ (ص)

سواری کے وقت یادِ خُدا

حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی مسافر (سوار) اپنے سفر میں اللہ تعالٰے کی یاد کے ساتھ اپنے دِل کو دنیاوی خیالات سے خالی کر دیتا ہے اور زبان سے بھی اس کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پیچھے ایک فرشتہ (اس کی حفاظت کے لیے) سوار کر دیتا ہے اور اگر کوئی شخص (بُرے) شعروں (یا دُنیاوی گفتگو) میں مصروف ہوتا ہے تو اس کے پیچھے شیطان بیٹھتا ہے۔ (ط)

سفرِ حج کی دُعائیں

جب کسی شخص کو حج بیت اللہ شریف کی سعادت نصیب ہو تو جب مقام بیداء پر اس کی سواری ٹھہرے تو پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

احرام باندھتے وقت تلبیہ

جب احرام باندھے تو اس طرح تلبیہ کہے :-

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ (ع)

میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور بادشاہت (بھی) تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ

وَالرَّغْبَةُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ۔ (عو، م، عه)

میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور تیری اطاعت پر کمربستہ ہوں۔ بھلائی تیرے ہی قبضہ میں ہے، میں حاضر ہوں، رغبت اور عمل تیرے ہی طرف (چڑھتے) ہیں۔ (اے اللہ) میں حاضر ہوں۔

لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ۔ (س، ق، حب، مس)

میں حاضر ہوں، اے معبودِ برحق! میں حاضر ہوں۔

تلبیہ سے فراغت کے بعد دُعا

تلبیہ سے فراغت کے بعد اس طرح دُعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَغْفِرَتَكَ وَرِضَاكَ عَنِّیْ فِیْ دَارِ

الْقَرَارِ وَاَنْ تُعْتِقَنِیْ مِنَ النَّارِ۔ (ط)

اے اللہ میں تجھ سے اس بھاگنے والے گھر میں بخشش اور رضامندی کا سوال کرتا ہوں اور (سوال کرتا ہوں کہ) تو مجھے آگ سے آزاد کر دے۔

طواف کے وقت دُعا

طواف کرتے ہوئے جب رُکن کے پاس آئے (یعنی جہاں حجرِ اسود ہے) تو تکبیر کہے "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" (خ)

دو رکنوں کے درمیان آتے تو پڑھے:۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (د، س، ق، مس، مص)

اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔

اسی طرح رکن اور حجر کے درمیان، طواف میں یا رُکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان میں بھی یہی مذکورہ بالا دُعا پڑھے۔ (مص، مس، مر)

نیز رُکنِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَيْرٍ۔ (مس، عو، مص)

یا اللہ! مجھے اپنے دیے ہوئے (رزق) میں قناعت عطا فرما اور اس میں میرے لئے برکت ڈال اور ہر چیز میں میرے لئے بہترین نگہبانی فرما جو غائب ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ (مص)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے سلطنت ہے اور وہی لائق تعریف ہے اور وُہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کی طرف آتے تو یہ آیت پڑھے۔ "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى"۔ اور مقام ابراہیم علیہ السّلام کو جاتے نماز بناؤ اور پھر مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے درمیان رکھتے ہُوتے دو رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں "قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" اور دوسری رکعت میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھے۔

پھر رکن کی طرف واپس آتے اور اسے بوسہ دیتے ہُوتے دروازے سے باہر نکل آتے اور صفا کی طرف چل پڑے۔

صفا و مروہ پر کیا پڑھے

جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھے :۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداء فرمائی اسی طرح یہ بھی ابتداء کرے (یعنی قرآن پاک میں پہلے صفا کا ذکر ہے پھر مروہ کا لہٰذا یہ بھی پہلے صفا پر جاتے) پس صفا پر چڑھ جائے یہاں تک کہ بیت اللہ شریف کو دیکھ لے پس قبلہ رُخ ہو کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور بڑائی بیان کرتے ہُوتے پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ

وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے اور وہی لائق ستائش۔ زندہ رکھتا ہے اور موت دیتا ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وُہ ایک ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے (خاص) بندہ (حضور ﷺ) کی مدد فرمائی اور (کفار کے) گروہوں کو تنہا شکست دی۔

پھر درمیان میں دُعا مانگتے ہُوئے ان (مذکورہ بالا) کلمات کو تین مرتبہ پورا کرے اس کے بعد مروہ کی طرف اتر جاتے یہاں تک کہ جب بطنِ وادی میں اس کے قدم ٹھہر جائیں تو دوڑے اور جب اوپر چڑھ جاتے تو پھر (آہستہ) چلے اور جب مروہ پر پہنچ جائے تو اسی طرح کرے جس طرح صفا پر کیا تھا (یعنی وہ کلمات و دُعا وغیرہ پڑھے)۔ (م، د، س، ق، عو) اور (پھر) جب صفا پر چڑھے تو تین مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے ہُوئے یہ پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے، وہی لائق تعریف ہے اور وُہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سات مرتبہ اسی طرح کرے یعنی صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگاتے وادی کے درمیان سعی کرے (یعنی دوڑے) اور باقی جگہ عام عادت کے مطابق چلے اس طرح (پیکل) اکیس مرتبہ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) اور سات مرتبہ تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آخر تک) ہو جائے گی۔ (د) اس کے درمیان دُعا مانگے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ پھر نیچے اُتر آئے اور مروہ پر چڑھ جاتے تو (یہاں

بھی) اسی طرح کرے جس طرح صفا پر کیا تھا یہاں تک کہ فارغ ہو جائے۔ (عو، طا، مس)

صفا پر دُعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ کَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّنِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ۔ (عو، طا)

اے اللہ! بے شک تو نے فرمایا "مجھ سے دُعا مانگو میں (تمہاری دُعا کو) قبول کروں گا" اور بلاشبہ تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس طرح کہ تو نے مجھے اسلام کی طرف راہنمائی کی مجھ سے لے (اسلام کو) نہ اتار یہاں تک کہ تو مجھے موت دے دراں حالیکہ میں مسلمان ہوں۔

صفا و مروہ کے درمیان کی دُعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ (عو، مص، أ)

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور رحم فرما تو (ہی) زیادہ غالب اور زیادہ عزت والا ہے۔

عرفات کی طرف جاتے ہوئے کیا پڑھے

جب حاجی عرفات کی طرف جائے تو تکبیر (اَللّٰهُ اَکْبَرُ) پڑھے اور تلبیہ کہے۔

لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ۔

ف : ترجمہ پیچھے گزر چکا ہے۔
حدیث شریف میں ہے کہ سب سے اچھی دُعا، یوم عرفہ کی دعا ہے۔

عرفہ میں انبیاء کرام کی دُعا

رسُول اکرم ﷺ فرماتے ہیں عرفہ کے دِن میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی اکثر دُعا یہ تھی۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ ۔ (حصن)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اور وہی (ہر قسم کی) تعریف کے لائق ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میرے دل کو روشن کر دے، میرے کانوں اور میری آنکھوں کو منوّر کر دے۔ اے اللہ! میرا سینہ (دین کے لیے) کھول دے اور میرا کام آسان کر دے۔ میں دل کے وسوسوں، کام کی پریشانیوں اور قبر کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ رات اور دن میں داخل ہونے والی چیزوں

کی شر سے جس کو ہوائیں چلاتی ہیں (شیاطین و جنّات)

ف :۔ میدانِ عرفات میں تلبیہ کہنا سُنّت ہے (س، مس)

وقوف عرفات کے وقت

جب حاجی میدانِ عرفات میں وقوف کرے (یعنی ٹھہرے) تو پڑھے۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۔ (آخر تک)

مَیں حاضر ہُوں اے اللہ! مَیں حاضر ہوں۔

اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ ۔ (طس)

بے شک بھلائی، آخرت کی بھلائی ہے۔

میدانِ عرفات میں نمازِ عصر کے بعد دُعا

جب (حاجی) عصر کی نماز پڑھ چکے اور عرفات میں وقوف کرے تو ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْلِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۔

اللہ بہت بڑا ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے (تین مرتبہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وُہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور وہی (ہر قسم) کی ستائش کے لائق ہے۔ اے اللہ! مجھے (کامل) ہدایت

عطا فرما۔ پرہیزگاری کے ذریعے مجھے (گناہوں سے) پاک کر اور دُنیا اور آخرت میں میرے گناہ بخش دے (یعنی دینی و دنیاوی خطائیں)

مندرجہ بالا دُعا مانگنے کے بعد ہاتھ نیچے کرتے ہوئے اتنی دیر خاموش رہے جتنے وقت میں ایک آدمی سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے پھر ہاتھوں کو (دوبارہ) اٹھا کر یہی (مذکورہ بالا) دُعا پڑھے (عو، مص)

مشعرِ حرام میں

جب حاجی (عرفات سے) واپس آتے اور مشعرِ حرام میں پہنچے تو قبلہ رُو ہو کر دُعا مانگے، تکبیر کہے، تہلیل کہے اور توحید باری تعالے بیان کرتا رہے اور صُبح کے خوب سفید ہونے تک یہ عمل جاری رہے۔ (مر، د، س، ق، عو)

جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مُسلسل تلبیہ کہتے رہنا چاہیئے۔ (ع)

کنکریاں مارنا

جب کنکریاں مارنے کا ارادہ کرے تو قریب ترین جمرہ کے پاس آ کر سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے بعد یا ہر کنکری کے ساتھ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھے۔ (خ، س، م، د، ق، مص)

پھر ذرا آگے بڑھ کر ہموار زمین میں آتے تو قبلہ رُخ ہو کر دیر تک کھڑا رہے دُعا مانگے، ہاتھوں کو اُٹھائے اور پھر وادی کے درمیان سے جمرہ ذاتِ عقبہ کو کنکریاں مارے اور یہاں وقوف نہ کرے۔ (خ، س)

کنکریاں مارنے سے فراغت پر دُعا

(جمرہ ذاتِ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے لیے) وادی کے دامن میں آئے اور جب (کنکریاں مارنے سے) فارغ ہو جائے تو یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا (مص، عو)

اے اللہ! اس (حج) کو مقبول حج بنا اور گناہوں کو بخش دے۔

تمام جمرات کے پاس دُعا مانگی جاتے اور اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں۔ (عو، مص)

قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت دُعائیں

جب (قربانی کا جانور) ذبح کرے تو "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہتے ہوئے جانور کے گلے پر پاؤں رکھ کر چھری پھیرے اور کہے۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ (م، د)

اے اللہ! (اس قربانی کو) مجھ سے اور حضور ﷺ کی اُمت کی طرف سے قبول فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (د، ق، مس)

اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ، اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، درآں حالیکہ میں ہر باطل سے جُدا ہو کر دینِ ابراہیمی پر (قائم) ہوں اور میں مُشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مُسلمانوں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ تجھ ہی سے (یعنی تیری ہی عطا

سے) ہے اور تیرے ہی لیے ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "اٹھو اپنی قربانی کی طرف اور اس کے پاس حاضر رہو (کیونکہ) بے شک اس کے پہلے قطرۂ خون کے گرتے ہی تمہارے وہ تمام گناہ بخش دیے جائیں گے جو تم نے کیے اور یہ پڑھو "اِنَّ صَلَاتِیْ" آخر تک (جیسا کہ اوپر گزر چکا)

امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میں (قربانی کے وقت) یہ نیت کروں کہ یہ آپ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے اور آپ کے اہلِ بیت کے لیے خاص ہے (تو کیا کہہ سکتا ہوں)؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں (ایسا نہ کہو) بلکہ تم کہو کہ تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔ (مس)

ذبح اونٹ (نحر)

اگر (قربانی کا جانور) اونٹ ہو تو اسے کھڑا کر کے مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر ذبح (نحر) کیا جائے!

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ، بِسْمِ اللّٰہِ۔

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! (یہ قربانی) تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی لیے ہے۔

عقیقہ

اگر عقیقہ کا جانور (ذبح کیا جا رہا) ہو تو پھر بھی اسی طرح کیا جائے۔ جس طرح قربانی کے جانور کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے۔ جس طرح قربانی کے جانور پر "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھی جاتی ہے اسی طرح عقیقہ کے جانور پر بھی بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنی چاہیئے اور پھر کہا جائے کہ یہ فلاں کا عقیقہ ہے۔

(عو، مص)

بیت اللہ شریف میں کیا کرے

جب حاجی بیت اللہ میں داخل ہو تو اس کے (چاروں) کونوں میں تکبیر کہے (اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے) اور دعا مانگے۔ (خ؛ د)

جب بیت اللہ شریف سے باہر آئے تو کعبۃ اللہ کے سامنے دو رکعت (نفل) پڑھے۔ (م، ش)

حدیث شریف میں ہے کہ (فتح مکہ کے دن) آنحضرت ﷺ کعبۃ اللہ میں داخل ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت اسامہ (بن زید) اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح رضی اللہ عنہم تھے۔ (اندر داخل ہوتے ہی) دروازہ بند کر دیا اور کچھ دیر ٹھہرے رہے (راوی کہتے ہیں) باہر آنے پر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا "رسول اللہ ﷺ نے اندر کیا عمل فرمایا" انھوں نے جواب دیا۔ حضور ﷺ نے ایک ستون کو بائیں طرف کیا دو ستون آپ کے دائیں طرف تھے اور تین ستون آپ کے پیچھے تھے (اور ان دنوں کعبۃ اللہ چھ ستونوں پر تھا)۔ پھر حضور ﷺ نے نماز پڑھی۔ (خ؛ م)

(ایک روایت میں ہے) جب حضور ﷺ بیت اللہ شریف کے اندر تشریف لے گئے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے دروازہ بند کیا (ان دنوں کعبۃ اللہ چھ ستونوں پر قائم تھا) حضور ﷺ دیوارِ کعبہ کی طرف چلے یہاں تک کہ ان دو ستونوں کے درمیان پہنچے جو بیت اللہ شریف کے دروازے سے ملے ہوئے ہیں۔ وہاں تشریف فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اس سے طلب حاجت کی اور بخشش مانگی پھر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ پشت کعبہ کی طرف تشریف لائے۔ (یعنی دروازے کے سامنے والی دیوار) اپنا چہرہ اور رخسار مبارک اس پر رکھے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اس سے حاجت اور بخشش طلب کی۔ پھر کعبۃ اللہ کے تمام کونوں کی طرف تشریف لے گئے اور ہر کونے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تکبیر و تہلیل اور تسبیح و ثناء کی حاجت طلب کی اور بخشش مانگی پھر

باہر تشریف لائے اور کعبۃ اللہ کے سامنے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور پھر واپس (اپنے مکان میں) تشریف لے گئے۔ (س)

آبِ زمزم کا پینا

ماءِ زمزم پیتے وقت قبلہ رُخ ہونا چاہیئے، بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر تین سانس میں پیئے اور ہر سانس میں برتن سے مُنہ ہٹائے اور خوب سیر ہو کر پیئے۔ جب فارغ ہو جائے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے۔ بے شک ہم (مسلمانوں) اور منافقوں کے درمیان پہچان کی علامت یہ ہے کہ وہ آبِ زمزم سے سیر نہیں ہوتے۔ (ق، س)

ماءِ زمزم کی برکات

اگر کوئی شخص ماءِ زمزم کو بیماری سے شفا حاصل کرنے کے لیے پیئے اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا فرمائے گا۔

(ہر شر سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لیے پیئے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دے گا۔

اگر پیاس بجھانے کے لیے پیا جائے تو پیاس کو بجھائے گا۔

جب عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ماءِ زمزم نوش فرماتے تو یہ دُعا مانگتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ (س)

اے اللہ! میں تجھ سے، نفع بخش علم، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

جب حضرت امام حجت الاسلام عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ آبِ زمزم کے پاس آتے پانی پیا اور پھر قبلہ رُخ ہو کر کہا۔

اے اللہ! بے شک ابن ابی الموالی (ان کے استاد) نے ہم کو حضرت محمد ابن منکدر سے روایت کی اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "زمزم کا پانی پینے کے لیے ہے اور میں اس کو قیامت کے دن (کی) پیاس بجھانے کے لیے پیتا ہوں۔" پھر آپ نے (آبِ زمزم) نوش فرمایا (مصنّف فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں یہ سند صحیح ہے، اور عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے سوید بن سوید راوی ہیں اور وہ ثقہ ہیں، اس (راوی) کی حدیث حضرت امام مُسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے اور ابن ابی الموالی (بھی) ثقہ راوی ہیں۔ ان کی حدیث، امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح، صحیح بخاری میں روایت کی ہے۔ پس یہ حدیث (بسبب صحتِ سند) صحیح ہے، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

سفرِ جہاد میں دُعائیں

جب آدمی سفرِ جہاد میں ہو یا دُشمن سے مقابلہ ہو تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔ (مص، د، ت، حب، عو)

یا اللہ! تو ہی میری قوت اور مددگار ہے میں تیری مدد کے ساتھ تدبیر کرتا ہوں، تیری قوت کے ساتھ حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں۔

رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔ (س)

اے میرے رب! میں تیری (ہی) مدد سے لڑتا ہوں اور تیری (ہی) قوت کے ساتھ حملہ کرتا ہوں اور کفار سے بچاؤ اور ان سے لڑائی کی قوت تجھ سے ہی مل سکتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَاصِرِیْ وَبِكَ اُقَاتِلُ (عو)

اے اللہ! تو میری قوت ہے اور میرا مددگار ہے، میں تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں۔

خطبہ جہاد

حدیث شریف میں ہے "جب تم دشمن سے مقابلہ کرنے کا ارادہ کرو تو (تمہارا امام یعنی سربراہ) سورج کے ڈھلنے کا انتظار کرے پھر کھڑا ہو کر (خطبہ دے اور) کہے۔ "اے لوگو! دشمن سے لڑائی کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت چاہو اور اگر تم لڑائی کرو تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے۔"

جہاد کی دعا

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔ (خ، م، د)

اے اللہ! کتاب اتارنے والے، بادلوں کو چلانے والے، کفار کی جماعتوں کو شکست دینے والے انہیں شکست دے ان پر ہماری مدد فرما۔

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔ (خ، م)

اے اللہ! کتاب اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، (کافروں کی) جماعتوں کو بھگا دے۔ اے اللہ! ان کو بھگا دے اور ان کو پھسلا دے۔

دشمن کے شہر پر حملہ کے وقت دعا

جب (مسلمانوں کی فوج) دشمنوں کے شہر پر چڑھائی کرے تو "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے اور اس شہر کا نام لے کر کہے "یہ شہر برباد ہو" اور پھر تین مرتبہ پڑھے:

اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاۤءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔ (خ)

ت، مس، ق)

بے شک جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں پس ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح کیا ہی بُری ہے۔

خوفِ دشمن کے وقت

کسی قوم کا خوف ہو تو پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ نَجْعَلُكَ فِي نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(د، س، حب، مس)

اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

دشمن کے گھیرے سے نکلنے کی دعا

اگر مسلمان، دشمن کے گھیرے میں آجائیں تو یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔ (د، أ)

اے اللہ! ہماری پردہ پوشی فرما اور ہمیں عافیت وامن میں رکھ۔

زخمی ہونے پر دعا

جب زخم پہنچے تو کہے "بِسْمِ اللّٰہِ" (س)

دشمن کے بھاگنے پر دعا

جب دشمن بھاگ جائے تو امام اپنے پیچھے لشکر کی صفیں درست کرکے یہ کلمات کہے:۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا

بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا

مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ
لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا
مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ
وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ
الْمُقِيْمَ الَّذِیْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ
الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَآئِذٌ مِّنْ شَرِّ مَآ
اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا ، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا
الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ
وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرّٰشِدِيْنَ ،
اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ غَيْرَ
خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ
يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ
عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ ۔ (س)

حب ، مس)

اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے (ہی) لیے ہے۔ جس کو تو کشادہ کرے اسے کوئی تنگ نہیں کرسکتا جسے تو تنگ کرے اسے کوئی کشادہ کرنے والا نہیں جسے تو گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جس کو تو ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، جس کو تو عطا کرے اس سے کوئی

روکنے والا نہیں اور جس کو تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا جسے تو دور کرے اس کو کوئی قریب نہیں کر سکتا اور جس کو تو قرب عطا کرے اس کو کوئی شخص دور نہیں کر سکتا۔ اے اللہ! ہم پر اپنی برکتیں، رحمت فضل اور رزق کشادہ کر دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے دائمی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو نہ تو بچھڑتی ہے اور نہ ہی دور ہوتی ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے خوف کے دن امن کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو تو نے عطا فرمائی اور جو نہیں دی۔ اے اللہ ہمارے لیے ایمان کو محبوب بنا دے اور ہمارے دلوں میں اس کو آراستہ فرما، کفر، گناہ اور نافرمانی کو ہمارے لیے ناپسند بنا دے۔ اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں کر دے۔ اے اللہ! ہمیں حالت اسلام میں موت دے اور نیک لوگوں کے ساتھ ملا (یعنی انبیاء کرام و اولیائے کرام) درآں حالیکہ ہم نہ تو خوار ہوں اور نہ فتنہ میں پڑیں۔ اے اللہ! کافروں کو ہلاک کر دے جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستے سے روکتے ہیں اور اے اللہ! ان (کافروں کو) اپنے عذاب میں مبتلا کر۔ اے معبودِ برحق (ہماری دعا کو) قبول فرما۔

تعلیم نومسلم

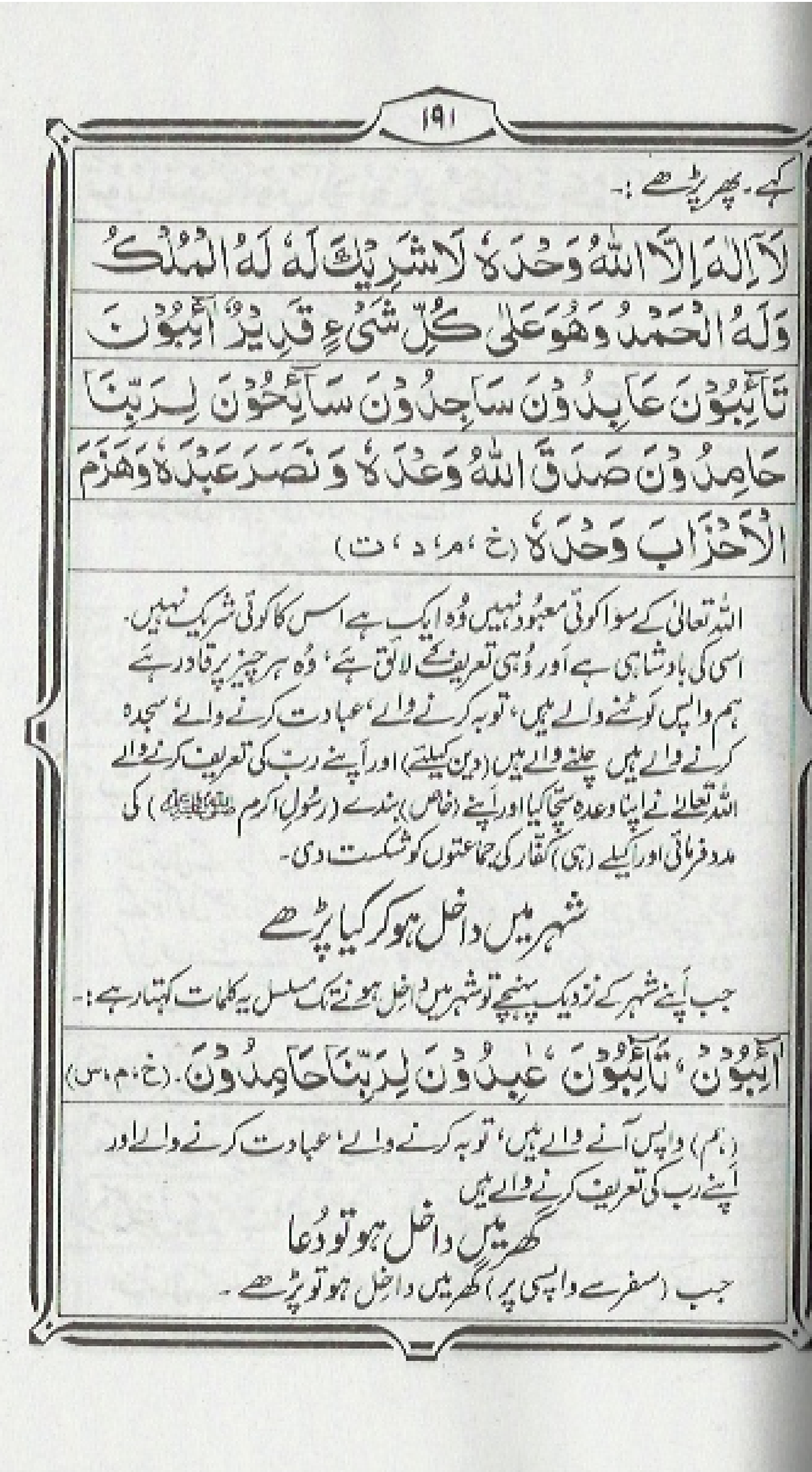
جب کوئی شخص اسلام لاتے تو اس کو یہ دعا سکھائی جاتی۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ (عو)

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے راہ دکھا اور مجھے رزق عطا فرما۔

سفر سے واپسی پر کیا پڑھا جائے

جب مسافر، سفر سے واپس آتے تو ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ "اَللّٰهُ اَکْبَرُ"



کہے۔ پھر پڑھے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (خ، م، د، ت)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وُہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور وُہی تعریف کے لائق ہے، وُہ ہر چیز پر قادر ہے ہم واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے ہیں چلنے والے ہیں (دین کیلئے) اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے اللہ تعالےٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے (خاص) بندے (رسولِ اکرم ﷺ) کی مدد فرمائی اور اکیلے (ہی) کفار کی جماعتوں کو شکست دی۔

شہر میں داخل ہو کر کیا پڑھے

جب اپنے شہر کے نزدیک پہنچے تو شہر میں داخل ہونے تک مسلسل یہ کلمات کہتا رہے :۔

آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (خ، م، س)

(ہم) واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں

گھر میں داخل ہو تو دعا

جب (سفر سے واپسی پر) گھر میں داخل ہو تو پڑھے ۔

تَوْبًا تَوْبًا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔ (أ، ط، مى)

توبہ، توبہ، واپس ہونے والا ہوں میں (سفر سے) دراں حالیکہ وہ (رب) ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔

اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا (د، ص)

میں واپس آتا ہوں، واپس آتا ہوں اس حال میں کہ اپنے رب کے لئے توبہ کرنے والا ہوں (اللہ تعالیٰ) ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔

دفع غم کے لیے وظائف و دعائیں

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ (خ، م، ت، س، ق)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بڑا بردبار ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بڑے عرش کا رب ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تمام آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ وہ عزت والے عرش کا رب ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ (خ)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا

کوئی معبود نہیں وہ بہت بڑے عرش کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں کا رب ہے وہ زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بہت بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بڑے عرش کا رب ہے۔

یہ کلمات پڑھ کر دعا مانگے :- (عو)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ (مص، س، حب، مس)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ہے، پاک ہے اللہ تعالیٰ برکت والا بہت بڑے عرش کا مالک۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (س، حب، مس)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے

سات آسمانوں کا رب (اور) بہت بڑے عرش کا رب۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! میں تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(مصنف فرماتے ہیں کہ) یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور ابن ابی عاصم نے اس کو اپنی کتاب "الدُّعَاء" میں روایت کیا ہے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔ (خ، ت، س)

اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے (جو) بہترین کارساز (ہے)

حَسْبِيَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيلُ۔ (خ)

مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے (جو) بہترین کارساز (ہے)
تین مرتبہ یہ دُعا پڑھنی چاہیئے۔

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔ (د، س، ق، مس عط)

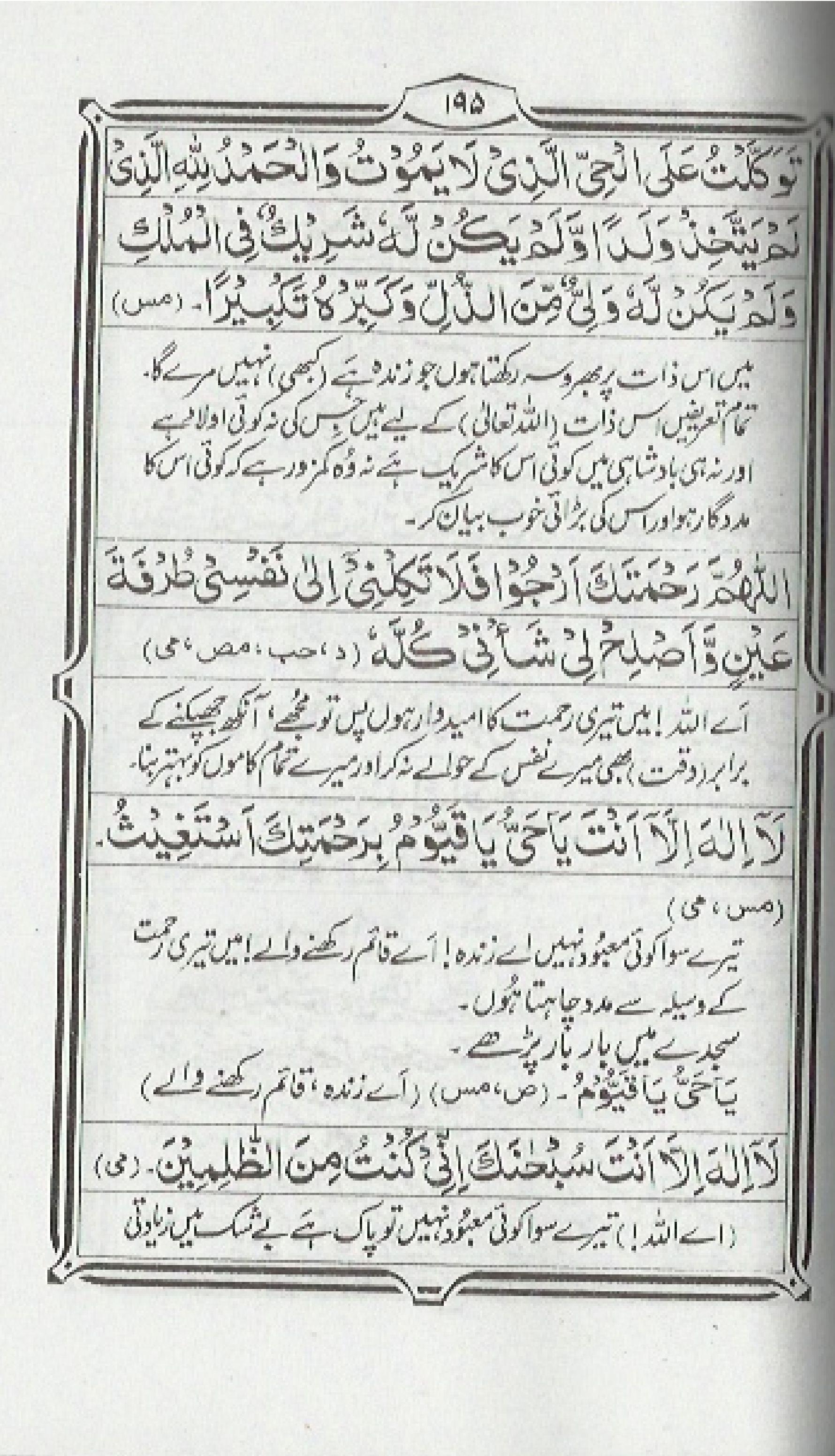
اللہ ہے اللہ ہے، اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے میں اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔ (ط)

اللہ تعالیٰ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔ (حب)

(ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔)



تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔ (مس)

میں اس ذات پر بھروسہ رکھتا ہوں جو زندہ ہے (کبھی) نہیں مرے گا۔ تمام تعریفیں اس ذات (اللہ تعالیٰ) کے لیے ہیں جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ ہی بادشاہی میں کوئی اس کا شریک ہے نہ وُہ کمزور ہے کہ کوئی اس کا مددگار ہو اور اس کی بڑائی خوب بیان کر۔

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ (د، حب، مص، مى)

اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس تو مجھے، آنکھ جھپکنے کے برابر (وقت) بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام کاموں کو بہتر بنا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔

(مس، مى)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے زندہ! اے قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے وسیلہ سے مدد چاہتا ہوں۔

سجدے میں بار بار پڑھے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔ (ص، مس) (اے زندہ، قائم رکھنے والے)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ (مى)

(اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں زیادتی

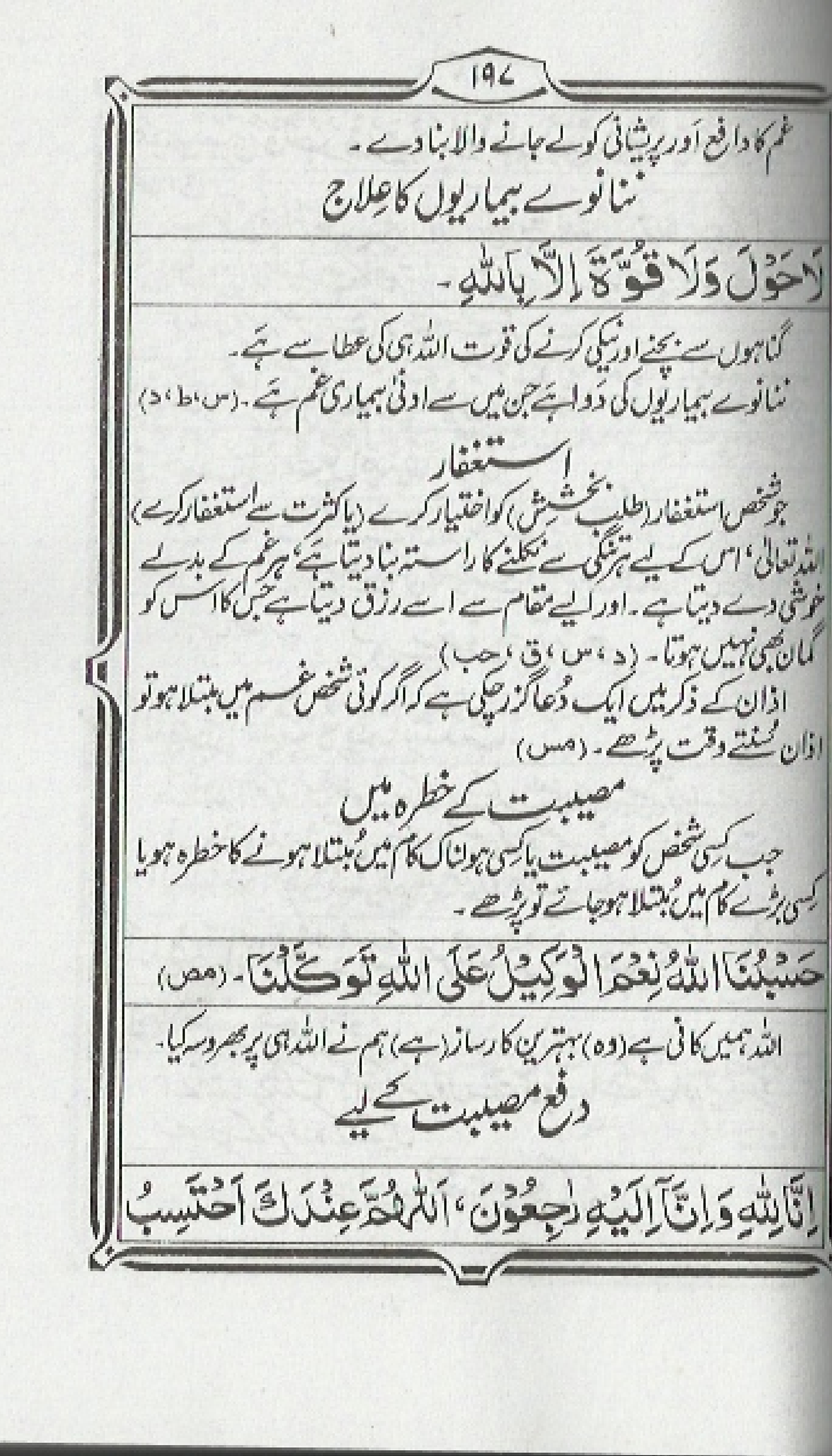
کرنے والوں میں سے ہوں۔
حدیث شریف میں آتا ہے کہ کوئی مسلمان جب اس آیت کریمہ کے ذریعے کسی معاملے میں دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماتا ہے۔ (ت، س، مص، ا، د، مص)

ازالۂ غم کے لیے دعا

حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی شخص یہ (مندرجہ ذیل) دعا مانگتا ہے تو اس کے غم کو خوشی سے بدل دیا جاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ۔ (حب، مس، ا، ص، د، مص، ط)

اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے اور میرے (بارے) میں تیرا فیصلہ عدل و انصاف (پر مبنی) ہے۔ میں تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں، جو تو نے اپنا نام رکھا یا جو کچھ تو نے اپنی کتاب میں اتارا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا تو نے اس کو اپنے پوشیدہ علم میں اختیار کیا کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، آنکھوں کا نور، میرے



غم کا دافع اور پریشانی کو لے جانے والا بنا دے۔

ننانوے بیماریوں کا علاج

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی عطا سے ہے۔
ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے ادنیٰ بیماری غم ہے۔ (س، ط، د)

استغفار

جو شخص استغفار (طلب بخشش) کو اختیار کرے (یا کثرت سے استغفار کرے) اللہ تعالیٰ، اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے، ہر غم کے بدلے خوشی دے دیتا ہے۔ اور ایسے مقام سے اسے رزق دیتا ہے جس کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (د، س، ق، حب)

اذان کے ذکر میں ایک دعا گزر چکی ہے کہ اگر کوئی شخص غم میں مبتلا ہو تو اذان سنتے وقت پڑھے۔ (مس)

مصیبت کے خطرہ میں

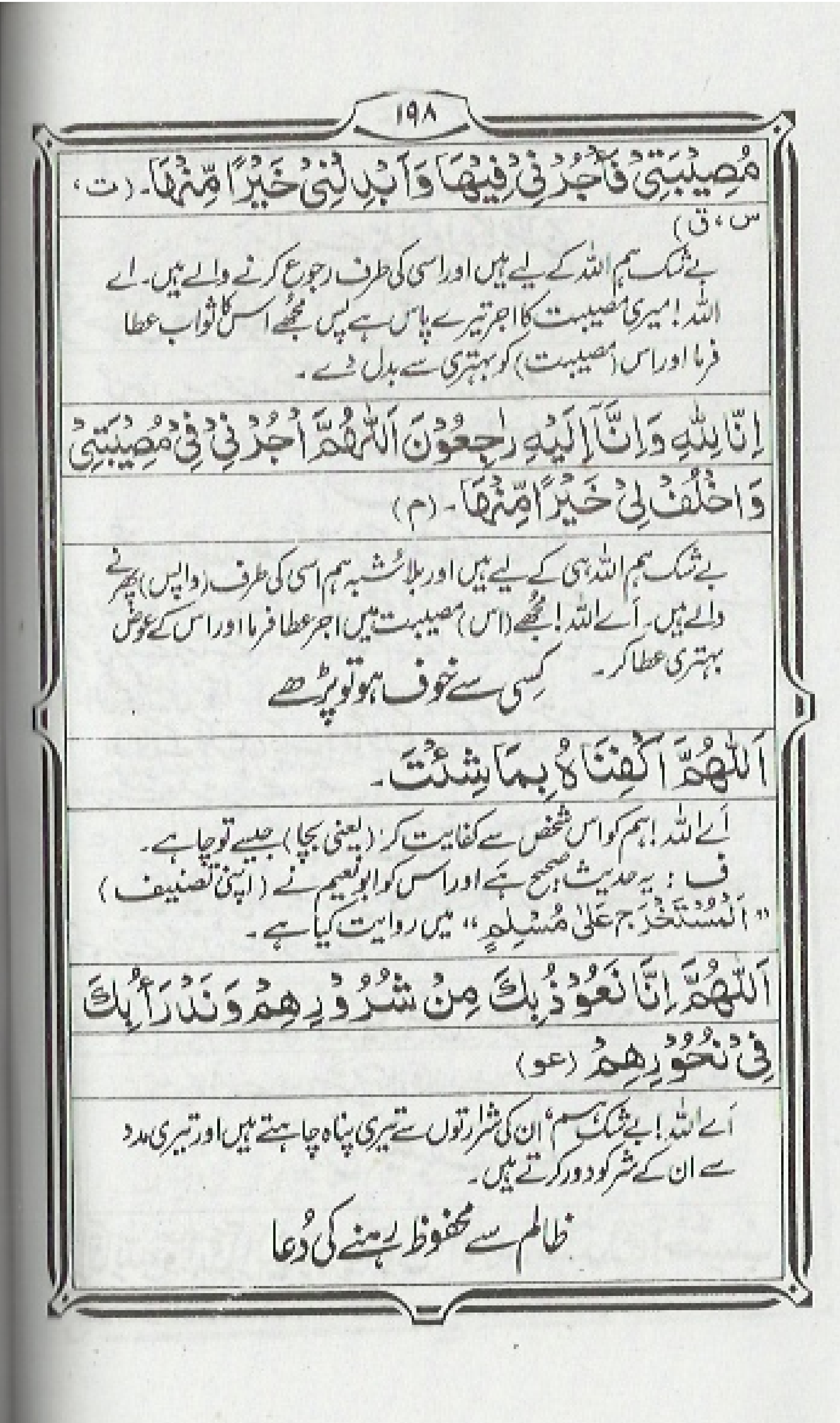
جب کسی شخص کو مصیبت یا کسی ہولناک کام میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو یا کسی بڑے کام میں مبتلا ہو جاتے تو پڑھے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔ (مص)

اللہ ہمیں کافی ہے (وہ) بہترین کارساز (ہے) ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔

دفع مصیبت کے لیے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ



مُصِيبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيهَا وَأَبْدِلْنِيْ خَيْرًا مِّنْهَا۔ (ت، س، ق)

بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ اے اللہ! میری مصیبت کا اجر تیرے پاس ہے پس مجھے اس کا ثواب عطا فرما اور اس (مصیبت) کو بہتری سے بدل دے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا۔ (م)

بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بلاشبہ ہم اسی کی طرف (واپس) پھرنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے (اس) مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کے عوض بہتری عطا کر۔

کسی سے خوف ہو تو پڑھے

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ۔

اے اللہ! ہم کو اس شخص سے کفایت کر (یعنی بچا) جیسے تو چاہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور اس کو ابو نعیم نے (اپنی تصنیف) "اَلْمُسْتَخْرَج عَلٰی مُسْلِمٍ" میں روایت کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَنَدْرَأُبِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ (عو)

اے اللہ! بے شک ہم ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں اور تیری مدد سے ان کے شر کو دور کرتے ہیں۔

ظالم سے محفوظ رہنے کی دعا

بادشاہ یا ظالم سے خوف ہو تو پڑھے :۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِکَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَآؤُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ۔ (ط، ص، مص، مر)

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ! اپنی تمام مخلوق پر غالب ہے، اللہ تعالیٰ اس چیز سے زیادہ غالب ہے جس سے میں ڈرتا ہوں اور پرہیز کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے اپنے حکم کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے۔ تیرے فلاں بندے، اس کے لشکر، اس کے متبعین اور اس کے گروہ، چاہے وہ جن ہوں یا انسان، سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ ان کے شر سے میری نگہبانی فرما۔ تیری تعریف بڑی ہے اور تیری حفاظت غالب ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

ف : مذکورہ بالا دعا تین مرتبہ مانگی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی (مر، ص)

اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں (اس بات سے) کہ کوئی شخص ان میں سے

ہم پر زیادتی کرے یا ظلم کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَّا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ۔ (مر، مص)

اے اللہ! جبریل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود، حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہم السلام کے معبود! مجھے عافیت دے اور اپنی مخلوق میں سے کسی کو ذرہ بھر بھی مجھ پر مسلط نہ کر کہ جس کی مدافعت کی مجھ میں طاقت نہیں۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّاِمَامًا۔ (عو، مص)

میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، دین اسلام، حضرت محمد ﷺ کی نبوت اور قرآن پاک کے فیصل اور پیشوا ہونے پر راضی ہوں

دفعِ خوفِ شیطان وغیرہ کی دعا

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ

كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ اَرْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۔ (آ، طب، س، ط، مص، ص)

اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر اور اس کے ان کلماتِ تامہ کے ساتھ کہ ان سے کوئی نیکوکار تجاوز کر سکتا ہے اور نہ بدکار، پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، پھیلائی اور بے مثال بنائی اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو آسمان کی طرف چڑھتی ہے، اس چیز کے شر سے جو اس نے زمین میں پھیلائی اور اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، رات اور دن کے فتنوں سے اور ہر حادثہ کی شرارت سے، البتہ وہ حادثہ جو بہتری لائے۔ اے رحمٰن! ہمیں اپنی رحمت عطا فرما، جو ہر چیز کو عام ہے۔

بھوت پریوں کے گھیرے میں آنے کے وقت کا عمل

جب کوئی شخص بھوت، پریوں کے گھیرے میں آجائے تو بلند آواز سے اذان کہے اور آیت الکرسی پڑھے۔ (مر، د، مص، ت، ص)

ازالہ خوف کے لیے

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۔

(د، س، ت)

میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کے ساتھ اس کے غضب، اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ (میرے پاس) آئیں، پناہ چاہتا ہوں۔

لاعلاج امر کا علاج

حَسْبِيَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ (د، س، مى)

اللہ مجھے کافی ہے (جو) بہترین کارساز (ہے)

ناپسندیدہ کام پیش آنا

جب کوئی شخص کسی ناپسندیدہ بات میں مبتلا ہو جائے تو یوں نہ کہے کہ کاش میں اس طرح اس طرح نہ کرتا (تو یہ بات پیش نہ آتی) بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی واقع ہوا اور اس نے اسی طرح چاہا۔ (م، س، ق، مى)

مشکل میں مبتلا ہونا

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا۔ (حب، مى)

اے اللہ! وہی چیز آسان ہے جس کو تو آسان بنا دے اور تو ہی غم کو آسان کرتا ہے۔

نمازِ حاجت

جب کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف یا کسی (بھی) انسان کی طرف کوئی حاجت ہو تو اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز (نفل) پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے بارگاہِ رسالت مآب (ﷺ) میں ہدیۂ درود بھیجے اور یہ کلمات پڑھے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ

كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ
اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ
وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

(ت، س)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حکمت والا کریم ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑے عرش کا مالک پاک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان اچھی خصلتوں جو رحمت کو واجب کرتی ہیں بخشش کو لازم کرنے والے کام ہر (قسم کے) گناہ سے بچاؤ، ہر نیکی سے غنیمت (پوری نیکی) اور ہر گناہ سے بچاؤ کا سوال کرتا ہوں، میرے کسی گناہ کو معاف کیے بغیر نہ چھوڑ کسی غم کو دور کئے بغیر اور ہر اس حاجت کو جو تجھے پسند ہے، پورا کیے بغیر نہ چھوڑ۔ اے سب سے بہتر رحم فرمانے والے۔

دُعائے حاجت

اگر کسی شخص کو کوئی ضرورت پیش آئے تو اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز (نفل) ادا کرے پھر یہ دُعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ
الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ
هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔ (ت، س، ق، مص)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری رحمت بھرے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا رسول اللہ! ﷺ میں آپ کے وسیلہ سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں تا کہ وہ میرے لیے پوری کی جائے اے اللہ! میرے بارے میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔

ف: مذکورہ بالا دُعا کے کلمات میں آنحضرت ﷺ کو خطاب بھی ہے اور آپ کے وسیلہ سے دُعا مانگنے کا حکم بھی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو ندا و خطاب جائز ہے اور اسی طرح آپ کے وسیلۂ جلیلہ سے بارگاہِ الٰہی سے طلبِ حاجات بھی جائز ہے اور یہ خطاب توسّل کسی زمانہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ عام ہے اور آنحضرت ﷺ کے وصالِ مُبارک کے بعد اہلِ مدینہ کا اس پر عمل کافی و وافی دلیل ہے۔
نسیم الریاض جلد ثالث صفحہ ۲۰۱ پر ہے۔

كَانَ ابْنُ حُنَيْفٍ وَبَنُوهُ يُعَلِّمُونَهُ النَّاسَ وَقَدْ حُكِيَ فِيهِ حِكَايَاتٌ فِيهَا اِجَابَةُ دُعَاءِ مَنْ دَعَا بِهِ مِنْ غَيْرِ تَأَخُّرٍ۔

حضرت عثمان بن حنیف اور ان کی اولاد لوگوں کو یہ دُعا سکھایا کرتے تھے اور اس کے متعلق بہت سی حکایات بیان کی گئی ہیں جن میں اس دُعا کے ساتھ دُعا مانگنے والوں کی حاجات کے فوری طور پر پورا ہونے کا ذکر ہے۔" ہمارے دور کے اہلِ بدعت جو دیوبندی وہابی کے نام سے مشہور ہیں بلا دلیل محض نفس پرستی کے تحت اس دُعا کو آنحضرت ﷺ کے ظاہری حیات سے خاص کرتے ہیں جو عقلاً نقلاً ناجائز ہے۔
(مترجم)

حافظہ کا عمل

جو شخص قرآن پاک، حفظ کرنے کا ارادہ کرے تو جُمعۃ المُبارک کی رات کو اگر ہو سکے تو رات کا آخری تہائی حصہ عبادت کے لیے کھڑا ہو کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس میں دُعا قبول ہوتی ہے، اور اگر ایسا نہ ہو سکے (یعنی آخری تہائی حصہ کھڑا نہ ہو سکے) تو درمیانِ شب میں اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر رات کے پہلے تہائی حصہ میں قیام کرے اور چار رکعت (نفل) ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سُورۃ یٰسٓ، دوسری رکعت میں فاتحہ اور حٰمٓ الدُّخَان، تیسری رکعت میں سُورۃ فاتحہ اور الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَة اور چوتھی رکعت میں سُورۃ فاتحہ کے ساتھ سُورۃ تَبٰرَكَ الْمُلْك پڑھے۔ جب تشہد سے فارغ ہو جائے (یعنی سلام پھیر چکے)

تو اللہ تعالیٰ کی خوب تعریف کرے، رسول اللہ ﷺ پر اور دیگر تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر درود بھیجے اور تمام مومن مردوں، عورتوں (اور ان لوگوں، جو ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو گئے) کے لیے بخشش کی دعا مانگے پھر آخر میں یہ دعا مانگے؛

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَّا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا أَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُنْطِقَ بِهٖ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِي وَأَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِي فَإِنَّهٗ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ (ت، مس)

اے اللہ مجھ پر رحم فرما کہ میں جب تک میری زندگی ہے گناہ چھوڑ دوں

اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بے فائدہ باتوں سے اجتناب کروں۔ مجھے ایسی بہتر نظر عطا فرما جس میں تو مجھ سے راضی ہو۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو (بغیر کسی سابقہ نمونہ کے) پیدا کرنے والے! بزرگی، بخشش اور ایسی عزت والے کہ جس کا قصد نہ کیا جائے (یعنی وہ عزت کسی دوسرے کے لیے نہیں) اے اللہ! اے رحمت والے! تیری بزرگی اور تیرے نور ذات کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے دل میں اپنی کتاب کے حفظ کو اس طرح لازم کر دے جس طرح تو نے مجھے علم دیا اور مجھے اس کی اس طریقے پر تلاوت کی توفیق عطا فرما کہ تو مجھ سے راضی رہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو (بغیر کسی گزشتہ نمونہ کے) پیدا کرنے والے! اے بزرگی، بخشش اور اس عزت کے مالک جس کا قصد نہیں کیا جاتا اے اللہ! اے رحمت والے! میں تجھ سے بزرگی اور تیرے نور ذات کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب کے ذریعے میری آنکھوں کو روشن کر دے اس کے ساتھ میری زبان کو گویائی عطا فرما اور اس کی برکت سے میرے دل کو کشادہ کر دے اور میرے سینے کو کھول دے، اس (کی برکتوں) سے میرے بدن کو (گناہوں سے) دھو ڈال کیونکہ حق بات پر تیرے سوا کوئی دوسرا مدد نہیں کر سکتا۔ اور تو ہی یہ چیز عطا کرتا ہے۔ برائیوں سے پھرنے اور نیکی کی قوت اللہ (ہی کی طرف) سے ہے جو بہت بلند بڑا ہے۔

ف: یہ عمل تین یا پانچ یا سات جمعوں تک کیا جائے قبول ہوگا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا کہ جب (بھی) کوئی مومن یہ دعا کرتا ہے خطا نہیں ہوتی بلکہ قبول ہوتی ہے۔ (ت، مس)

توبہ کا طریقہ

جب کوئی شخص غلطی سے یا جان بوجھ کر گناہ کر بیٹھے تو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا ہاتھ اللہ عزوجل کی طرف بڑھائے (یعنی ہاتھ بلند کرے) اور پھر کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا۔ (مس)

اَے اللہ! میں اس گناہ سے تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور کبھی بھی اس (گناہ) کی طرف نہیں پھروں گا۔

ف : حدیث شریف میں ہے کہ جب بندہ اس طرح توبہ کرے تو اس کی بخشش ہوجاتی ہے جب تک کہ دوبارہ اس کام کو نہ کرے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی بندہ گناہ کر بیٹھے پھر کھڑا ہو اور خوب پاک ہو کر نماز (نفل) پڑھے اور اس گناہ کی بخشش مانگے تو (ضرور) اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ (حب، می)

حدیث پاک میں ہے ایک شخص بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا اور کہنے لگے "ہائے میرے گناہ!" "ہائے میرے گناہ"
آنحضرت ﷺ نے اسے یہ دعا سکھائی اور فرمایا کہو۔

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ۔

اَے اللہ! میرے گناہوں سے تیری رحمت (کہیں) زیادہ وسیع ہے اور میرے اعمال کی نسبت تیری رحمت کی (کہیں) زیادہ امید ہے۔

جب وہ شخص ایک مرتبہ دعا مانگ چکا تو حضور علیہ السلام نے اس کو تین مرتبہ فرمایا کہ دوبارہ کہو چنانچہ اس نے مزید تین مرتبہ یہ دعا مانگی اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ بخش دیے۔ (مس)

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا (رحمت کا) ہاتھ (جس طرح اس کے شایانِ شان ہے) رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کی غلطیوں (اور گناہوں) کو معاف فرمائے اور اپنا (رحمت بھرا) ہاتھ (جس طرح اس کے شایانِ شان ہے) دن کو بڑھاتا ہے تاکہ رات کی غلطیوں (اور گناہوں کو) معاف فرما دے یہ سلسلہ سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے تک جاری رہے گا (یعنی قیامت تک)۔ (م، س)

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی "یارسُول اللہ ﷺ ہم میں سے کوئی ایک گناہ کرتا ہے۔" آنحضرت ﷺ نے فرمایا "(اس کے نامۂ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے۔" اس نے پوچھا پھر وہ بخشش مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے۔" آنحضرت ﷺ نے فرمایا "اس کو بخش دیا جاتا ہے اور اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے۔" عرض کی "وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے۔" آپ نے فرمایا "اس کے ذمّہ لکھ دیا جاتا ہے۔" اس نے کہا "پھر وہ بخشش مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے۔" آنحضرت ﷺ نے فرمایا "اس کی بخشش ہو جاتی ہے اور توبہ قبول ہوتی ہے۔"

اس کے بعد رسُول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ (توبہ قبول کرنے سے) نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم توبہ کرنے سے اکتا جاؤ۔ (ط، س)

بارش کے لیے دُعا

جب (مدت دراز تک) بارش نہ ہو (اور لوگ قحط سالی میں مُبتلا ہو جائیں) تو لوگ دو زانو بیٹھیں اور کہیں یَا رَبِّ یَا رَبِّ اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! (عو)

دُعا

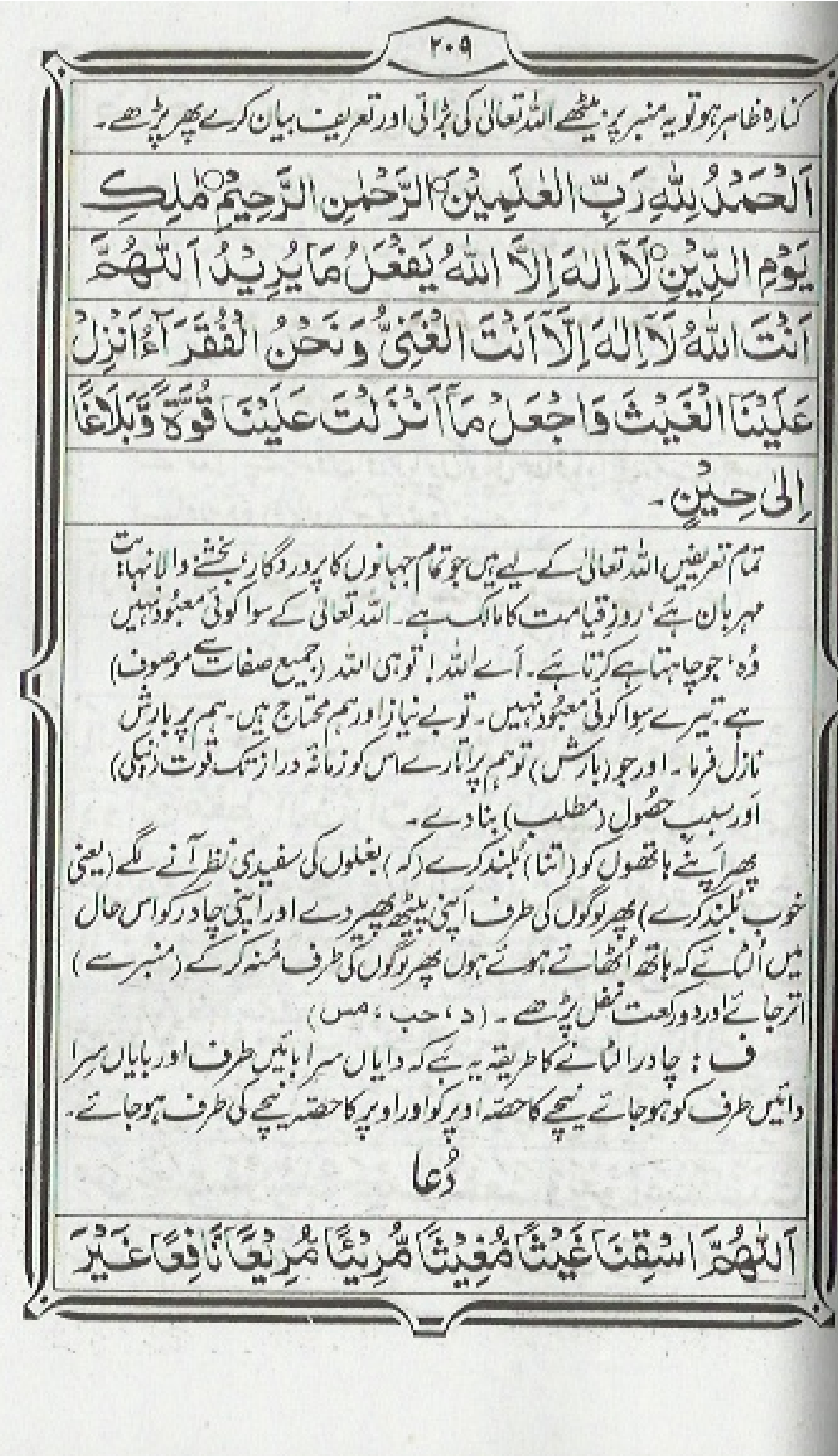
اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا۔ (خ)

اَے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ اَے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ اَے اللہ ہم پر بارش برسا۔

اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا۔ (م)

اَے اللہ ہم پر بارش برسا، اَے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ اَے اللہ ہم پر بارش برسا۔

اور اگر وہ (دُعا مانگنے والا) امام ہو (اور اجتماعی صورت میں دُعا مانگیں) تو وہ گھر سے نکلے (اور اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی جائیں) جب سُورج کا ایک



کنارہ ظاہر ہو تو یہ منبر پر بیٹھے اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور تعریف بیان کرے پھر پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار بخشنے والا نہایت مہربان ہے، روزِ قیامت کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وُہ، جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی اللہ (جمیع صفات سے موصوف) ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بے نیاز اور ہم محتاج ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما۔ اور جو (بارش) تو ہم پر اتارے اس کو زمانہ دراز تک قوت (زندگی) اور سبب حصول (مطلب) بنا دے۔

پھر اپنے ہاتھوں کو (اتنا) بُلند کرے (کہ) بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگے (یعنی خوب بُلند کرے) پھر لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ پھیر دے اور اپنی چادر کو اس حال میں اُلٹے کہ ہاتھ اُٹھاتے ہوئے ہوں پھر لوگوں کی طرف مُنہ کر کے (منبر سے) اتر جائے اور دو رکعت نفل پڑھے۔ (د، حب، مس)

ف: چادر الٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ دایاں سرا بائیں طرف اور بایاں سرا دائیں طرف کو ہو جائے نیچے کا حصّہ اوپر کو اور اوپر کا حصّہ نیچے کی طرف ہو جائے۔

دُعا

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ

ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ وَغَيْرَ رَائِثٍ (د، مص)

اے اللہ! ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو فریاد کا مداوا ہو، خوشگوار ہو اور نفع بخش ہو، ضرر پہنچانے والی نہ ہو، جلدی برسنے والی ہو دیر لگانے والی نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ۔ (د)

اے اللہ! اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی عطا فرما۔ اپنی رحمت کو پھیلا دے اور مردہ (ویران) شہر کو زندہ کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰى اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا۔ (عو)

اے اللہ! ہماری زمین پر اس کی زینت اور سکون نازل فرما۔

اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ اَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا وَمُجْرِيَ الْبَرَكَاتِ عَلٰى اَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا اَللّٰهُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَاءَ مِدْرَارًا وَاَوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَاكِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا وَيَعُوْدُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَاتِعًا مُمْرِعَ

الْنَّبَاتِ۔ (عو)

اے اللہ! ہمارے پہاڑ ننگے (بے آب و گیاہ) ہو گئے۔ ہماری زمین سے خاک اُڑنے لگی۔ ہمارے جانور پیاسے ہو گئے۔ اے (بے شمار) بھلائیوں کو ان کی جگہوں سے عطا کرنے والے!

اور (اے) رحمتوں کو ان کی کانوں (جگہ) سے اتارنے والے، فریاد رس بارش کے ساتھ (برکتوں کے لائق) بندوں پر برکتیں جاری فرمانے والے! تجھ سے بخشش مانگی جاتی ہے تو بہت بخشنے والا ہے پس ہم تجھ سے اپنے خاص گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اپنے عام گناہوں سے تیرے دربار میں توبہ کرتے ہیں۔ اُے اللہ ہم پر زور دار اور باہم متصل بارش بھیج دے اور ہمیں اپنے عرش کے نیچے سے کفایت کر (یعنی بارش کے ذریعے ہماری تکالیف کو دور فرما۔) جو ہم کو نفع پہنچاتے اور ہم پر دوبارہ آئے۔ ایسی بارش جو عام ہو، زینت بخش ہو۔ زمین کو ڈھانپنے والی ہو، بہت ارزانی والی ہو اور سبزیوں کو بہت اگانے والی ہو۔

ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بارش کے لیے دُعا مانگی اور (صرف) استغفار پڑھی۔ (مص)

بادلوں کو آتے دیکھ کر دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَآ اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا۔

اے اللہ! بے شک ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس چیز کی شر سے جو ان بادلوں کے ساتھ بھیجی گئی۔ اے اللہ! اسے جاری (اور) نفع بخش بنا دے۔

جب بادل چھٹ جائیں اور بارش رُک جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔

(د، س، ق)

بارش کو دیکھ کر دُعا

جب بارش کو دیکھے تو دو مرتبہ یا تین مرتبہ پڑھے۔ (مص)

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا۔ (خ)

اَے اللہ! موسلا دھار (اور) نفع بخش بارش (عطا فرما)

بارش کی کثرت اور خوفِ نقصان کے وقت

جب بارش زیادہ ہو جائے اور نقصان کا خوف ہو تو یہ دُعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔ (خ، م)

اَے اللہ! ہمارے ارد گرد (ہو) اور ہمارے اوپر نہ (ہو) یا اللہ ٹیلوں، قلعوں، پہاڑوں، نالوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ (بارش فرما)

گرج اور کڑک کے وقت دُعا

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔ (ت، س، مس)

اَے اللہ! ہمیں اپنے غضب کے ساتھ نہ مار اور اپنے عذاب سے نہ ہلاک کر اور ہمیں اس (کے واقع ہونے) سے پہلے عافیت عطا کر۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ۔ (مر، طا)

وہ ذات پاک ہے جس کی تعریف کے ساتھ رعد (اس کی) پاکیزگی بیان کرتی ہے اور فرشتے (بھی) اُس کے خوف سے بیان کرتے ہیں۔

ہوا چلنے کے وقت دُعا

جب ہوا چلے تو اس کی طرف مُنہ کرکے دونوں گھٹنوں اور ہاتھوں پر (جھک کر) بیٹھتے ہوئے یہ دُعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ۔ (م، ت، س، طب)

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اس کی بہتری اور جو کچھ اس میں ہے کی بہتری اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی شرارت اور اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے، تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا۔ (ط، طب)

اے اللہ! اسے ریاح (بہت ہوائیں جو مفید ہوتی ہیں اور بارش کا پیش خیمہ ہیں) بنا دے اور ریح (یعنی ایک ہوا جو سبب ہلاکت بن جاتی ہے) نہ بنا۔ اے اللہ! اس کو رحمت بنا دے اور عذاب نہ بنا۔

اندھیری کے وقت دُعا

اگر ہوا کے ساتھ اندھیری بھی چلے تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ

اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (قرآن پاک کی آخری دو سورتیں) پڑھے۔ (د)
نیز یہ دُعا مانگے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ۔ (ت، س)

اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بہتری اور جو کچھ اس میں ہے' کی بہتری اور اس چیز کی بہتری جس کے ساتھ یہ مامور ہے، کا سوال کرتے ہیں اور اس ہوا کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے' کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ یہ مامور ہے' تیری پناہ چاہتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ۔ (ص)

اے اللہ! ہم تجھ سے اس چیز کی بہتری مانگتے ہیں جس کے ساتھ یہ (ہوا) مامور ہے اور اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں جس کے ساتھ یہ مامور ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيْمًا۔ (حب، طس)

اے اللہ! اس ہوا کو بار آور یعنی بادل لانے والی بنا دے اور اسے بانجھ (بادل نہ لانے والی) نہ بنا۔

مُرغ کی آواز سُننے پر دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (خ، م، د، ت، س)

اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

گدھے کی آواز سن کر کیا پڑھنا چاہیئے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ (خ، م، د، ت، س، مس)

میں، شیطان مردود سے، اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔

کتّوں کے بھونکنے کی آواز پر

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ (د، س، مس)

ف: گدھا اور کتّا شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتے ہیں لہذا تعوذ پڑھا جائے (مترجم)

سورج یا چاند گرہن کے وقت

جب سورج یا چاند گرہن ہو تو اللہ تعالےٰ سے دُعا مانگی جائے۔ اللہ تعالےٰ کی بڑائی بیان کی جائے (یعنی کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ) نماز پڑھنی چاہیئے اور صدقہ دینا چاہیئے۔ (خ، م، د، س)

نیا چاند دیکھ کر کیا پڑھے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ (می)

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَرَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔ (ت، حب، می)

اے اللہ! ہم کو چاند دکھا برکت کے ساتھ، ایمان، سلامتی، اسلام اور توفیق کے

کے ساتھ اس چیز کے لیے جسے تو پسند کرتا ہے اور راضی ہے۔ (اے چاند)
میرا اور تیرا (دونوں کا) رب، اللہ تعالیٰ ہے۔
تین مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیئے:-

هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
هٰذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ۔ (ط)

(یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند (ہے) اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی
بھلائی اور تقدیر کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
ف: تقدیر کی بھلائی سے مراد یہ ہے کہ اس مہینے جو رزق وغیرہ مقدر ہے
اس کی بھلائی چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَفَتْحَهٗ
وَنُوْرَهٗ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (مر، مص)

اے اللہ! ہمیں اس (مہینے) کی بھلائی، مدد، برکت، فتح اور نور عطا
فرما اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس کے شر سے اور اس شر سے جو اس
کے بعد ہے۔

چاند کو دیکھ کر

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا۔ (ت، س، مس)

میں اس (چاند) کی برائی (یعنی گرہن وغیرہ) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔

شبِ قدر کی دعا

جب شبِ قدر کی علامات دیکھے تو پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔ (ت،س،ق،مس)

اے اللہ! بے شک تو بہت زیادہ مُعاف فرمانے والا ہے۔ مُعاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔

آئینہ دیکھتے وقت دُعا

جب اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھے تو پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ۔ (حب،مى)

اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے پس میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے۔

اَللّٰهُمَّ كَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ وَحَرِّمْ وَجْهِيْ عَلَى النَّارِ۔ (مر)

اے اللہ! جس طرح تو نے میری صورت کو حسین بنایا میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے اور آگ پر میرے چہرے کو حرام کر دے (یعنی جہنم کی آگ سے بچا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ فَعَدَّلَهٗ وَصَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْهِيْ فَاَحْسَنَهَا وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (طس،مى)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میرے اعضاء برابر (مناسب

سکھے اور میری صورت کو اچھا بنایا اور میرے جسم سے اس چیز کو زینت دی کیا جس کو میرے غیر کے لیے عیب دار بنایا۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میرے اعضاء کو برابر اور درست بنایا، میرے چہرے کو خوبصورت بنایا اور مجھے مسلمانوں (کی جماعت) میں (شامل) کیا۔

سلام کرنے کا طریقہ اور کلمات

جب کسی کو سلام کرے تو کہے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ۔ (خ، مر، س)

تم پر سلامتی ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ۔ د، ت، س، مي)

تجھ پر سلامتی ہو۔

مذکورہ بالا کلمات کے ساتھ اضافہ کرے۔

وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔ (د، ت، س، مي)

اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں (بھی) ہوں۔

جوابِ سلام

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔ (ع، مر، س، حب)

اور تم پر بھی سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں (نازل) ہوں۔

اہلِ کتاب کو سلام کا جواب

اہل کتاب کے سلام کے جواب میں صرف یہ لفظ کہے۔

"عَلَیْکَ" تجھ پر (م، ت، س)
یا وَعَلَیْکَ اور تجھ پر (خ، م، د، ت، س)

ف: چونکہ اہل کتاب مسلمانوں کو سلام کی بجائے لفظ سام (بمعنی ہلاکت) کہتے ہیں لہٰذا جواب میں صرف عَلَیْکَ یا وَعَلَیْکَ کہا جائے یعنی تجھ پر ہلاکت ہو۔ (مترجم)

کسی کی طرف سے سلام پہنچے تو

اگر کسی نے سلام بھیجا تو جواباً کہے۔

وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

اور اس پر (بھی) سلام، اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

یا عَلَیْکَ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ۔

تجھ پر بھی اور اس پر بھی سلامتی ہو۔

چھینک آئے تو پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ (خ، د، ت، س، مص، ق)

ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ مُبَارَکًا عَلَیْهِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی (د، ت، س)

اللہ تعالیٰ کے لیے بے شمار تعریفیں ہیں نہایت پاکیزہ، بابرکت، برکت کی

گئی جس طرح ہمارا رب چاہے اور راضی ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (د، ت، س، حب)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

چھینک کا جواب

چھینک سُننے والا کہے۔

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔ (خ، د، س، ت، مس، ق)

اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔

چھینک مارنے والا جواب میں کہے

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ (خ، د، س، ت، مس)

اللہ تعالیٰ تمھیں ہدایت دے اور تمھارے حال کو بہتر بنائے۔

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ۔ (د، ت، س، حب)

اللہ تعالیٰ میری بھی بخشش فرمائے اور تمھاری بھی۔

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ۔ (س، ق، مس)

اللہ تعالیٰ ہماری اور تمھاری (بھی) بخشش فرمائے۔

يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ۔ (عو، ط)

ہم پر اور تم پر (بھی) اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہمیں بھی بخشے اور تم کو بھی۔

چھینک کا جواب دینے والا اہل کتاب سے ہو تو اس کے جواب میں کہا جائے۔

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ. (د، س، مس)

اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کو بہتر بنائے۔
حدیث شریف میں ہے جو شخص چھینک (مارنے) کے وقت کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔
"اس کو کبھی بھی ڈاڑھ اور کان کا درد نہیں ہوگا"۔ (عو، مص)

کان جھنجھنانے کے وقت کی دُعا

جب کسی آدمی کے کان جھنجھنائیں (آواز آنے لگے) تو اسے چاہیئے کہ رسول اللہ ﷺ کو یاد کرے (یعنی آپ پر دُرُود شریف بھیجے) اور کہے۔

ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَّنْ ذَكَرَنِيْ. (ط، می)

اللہ تعالیٰ اس شخص کا ذکر بہتری کے ساتھ کرے جس نے مجھ کو یاد کیا۔

خوشخبری سُنتے وقت

جب کوئی شخص خوشخبری سُنے جس سے اسے مسرت ہو تو کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. (خ، م، د، س، ق)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ. (س، مر)

یا سجدۂ شکر بجا لائے۔ (مس)

اچھی چیز دیکھ کر برکت کی دُعا

جب کوئی شخص اپنی ذات یا مال سے یا کسی دوسرے کی ذات و مال سے پسندیدہ چیز دیکھے تو برکت کی دُعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِيْهِ۔ (س، ق، مس)

اے اللہ! اس میں برکت پیدا فرما۔

مال بڑھانے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ (م)

اے اللہ! اپنے (خاص) بندے اور رسول (برحق) حضرت محمد مصطفٰے ﷺ پر اور تمام مومن مردوں، عورتوں اور تمام مُسلمان مردوں، عورتوں پر رحمت نازل فرما۔

ہنستے ہوئے مُسلمان کو دیکھ کر

جب کسی مُسلمان بھائی کو ہنستے ہوئے دیکھے تو کہے۔

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ۔

اللہ تعالیٰ (ہمیشہ) تیرے دانتوں کو ہنسائے (یعنی ہمیشہ خوش رکھے۔

مُسلمان بھائی سے محبت کا اظہار

جب کسی مُسلمان سے محبت کرے تو اسے (اس محبت کے بارے میں) بتائے اور کہے:

أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ۔ (مى، س، د، حب)

میں، اللہ کے لیے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

اظہارِ محبت کا جواب

أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ۔ (س، د، حب، مى)

تجھے وہ (ذات) محبوب رکھے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی۔

دُعائے مغفرت کا جواب

جب کوئی کسی کے لیے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے کہے۔

غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ۔ اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے۔

تو جواب میں کہے:۔

وَلَكَ۔ (س) اور تجھے بھی (بخش دے)۔

دریافت حال

کسی شخص کا حال دریافت کیا جائے تو یہ کلمات کہے۔

كَيْفَ أَصْبَحْتَ أَوْ كَيْفَ أَمْسَيْتَ۔

تو نے کیسے صبح کی یا تو نے کیسے شام کی۔ (یعنی تیرا کیا حال ہے)
جواب میں کہا جاتے۔

أَحْمَدُ اللّٰهَ إِلَيْكَ۔ (ط)

میں تیرے سامنے اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں۔ (بحمد اللہ خیریت سے ہوں)

پکار کا جواب

جب کوئی شخص بُلائے تو جواب میں کہے۔

لَبَّيْكَ ۔ (مى) مَیں حاضر ہوں۔

نیکی سے پیش آنے والے کا شکریہ

جب کوئی شخص کسی دوسرے سے اچھائی کا سلوک کرے تو نیکی کرنے والے کا شکریہ اَدا کرتے ہُوتے کہے :۔

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ۔ تجھے اللہ تعالیٰ بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

ف :۔ یہ کلمات کہنے سے اس نے تعریف میں مبالغہ کیا اور حق ادا کر دیا۔ (ت، س، حب)

اہل و مال ایثار کرنے والے کے لیے دُعا

اگر کوئی مُسلمان بھائی دُوسرے مُسلمان کے سامنے اپنے مال اور اہل رکھ دے کہ تو جو چاہے نے لے تو وُہ (شکریہ اَدا کرتے ہوتے) کہے۔

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ ۔ (خ، ت، س، مى)

اللہ تعالیٰ تیری اہل اور مال میں برکت فرمائے۔

قرض وصول کرتے وقت دُعا

جب کوئی شخص کسی قرض دار سے اپنا قرض وصول کرے تو اس کے لیے یہ دُعا مانگے۔

أَوْفَيْتَنِيْ أَوْفَى اللّٰهُ بِكَ ۔ (خ، م، ت، س، ق)

تُو نے میرا قرض اَدا کیا اللہ تعالیٰ تجھے اجر عطا فرمائے۔

وَفَّى اللّٰہُ بِکَ۔ (خ) اللہ تعالیٰ تجھے پورا اجر دے۔

اَوْفَاکَ اللّٰہُ۔ (م) اللہ تعالیٰ تجھے پورا اجر دے۔

پسندیدہ چیز دیکھنے کے وقت تشکر

اگر کوئی پسندیدہ چیز (مثلاً بیماری سے شفاء وغیرہ) دیکھے تو کہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ۔ (ت مس می)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی نعمت سے اچھے اعمال پورے کیے جاتے ہیں۔

بری چیز دیکھتے وقت دعا

جب کوئی بری (ناپسندیدہ) چیز نظر آئے تو پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ. (ق، مس، می)

بہر حال اللہ تعالیٰ کے لیے تعریف ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ جب کسی بندے کو اللہ تعالیٰ اپنے انعام سے نوازے اور وہ (اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اس نے شکر ادا کر دیا اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ثواب لکھ دیتا ہے۔

اگر دوبارہ کہے تو از سر نو ثواب لکھا جاتا ہے۔ اگر تیسری مرتبہ یہ کلمہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ (مس)

ایک روایت میں ہے جب کسی (بندے) کو اللہ تعالیٰ (اپنی) نعمت عطا فرماتے اور وہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تو اس کو اس سے بھی بہتر عطا کیا جائے گا جو اس کو اس وقت ملا۔ (أ، ی)

ف:۔ قرآن پاک میں ہے۔ وَلَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ اور اگر

تم میرا شکر کرو تو میں تمہیں مزید نعمتیں عطا کروں گا۔

قرض میں گرفتاری کے وقت دُعاءِ نجات

اگر کوئی شخص قرض میں مُبتلا ہو جائے تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ (ت، مس)

اے اللہ! مجھے حرام سے بچاتے ہُوئے (صرف) اپنے حلال کے ساتھ کفایت کر اور اپنے (خاص) فضل سے دوسروں (کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے) سے بچاتے ہوئے میری مدد فرما۔

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَھَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ۔

اے اللہ! پریشانی کو دُور کرنے والے، غم کو کھولنے والے، پریشان لوگوں کی دُعا قبول کرنے والے اے دنیا میں رحمٰن و رحیم! تو مجھ پر رحم فرماتا ہے۔ پس مجھے ایسی رحمت عطا فرما کہ اس کے سبب دوسروں کی مہربانیوں سے بے نیاز کر دے۔ (مس، مو)

اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ۔ (صط)

اے اللہ! بادشاہی کے مالک۔ جس کو چاہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہے لے لیتا ہے۔ جس کو چاہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہے ذلیل کرتا ہے۔ تیرے ہی قبضہ میں بھلائی ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے اے دُنیا اور آخرت میں رحم فرمانے والے! تو جس کو چاہے دُنیا اور آخرت (دونوں) دیتا ہے اور جس سے چاہے روک دیتا ہے۔ مجھ پر ایسا رحم فرما کر دوسروں کی مہربانیوں سے بے پرواہ کر دے۔

ف: ایک دُعا (اسی مضمون کی) صبح و شام کی دعاؤں کے ذکر میں بیان ہو چکی ہے۔ (د)

سُستی سے نجات اور حصولِ قوت کے لیے دُعا

جب کوئی شخص کام کرتے کرتے تھک جاتے یا (ویسے ہی) زیادہ قوت حاصل کرنا چاہے تو وہ مندرجہ ذیل وظیفہ سوتے وقت پڑھے۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ (۳۳ بار) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳ بار) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (۳۴ بار)

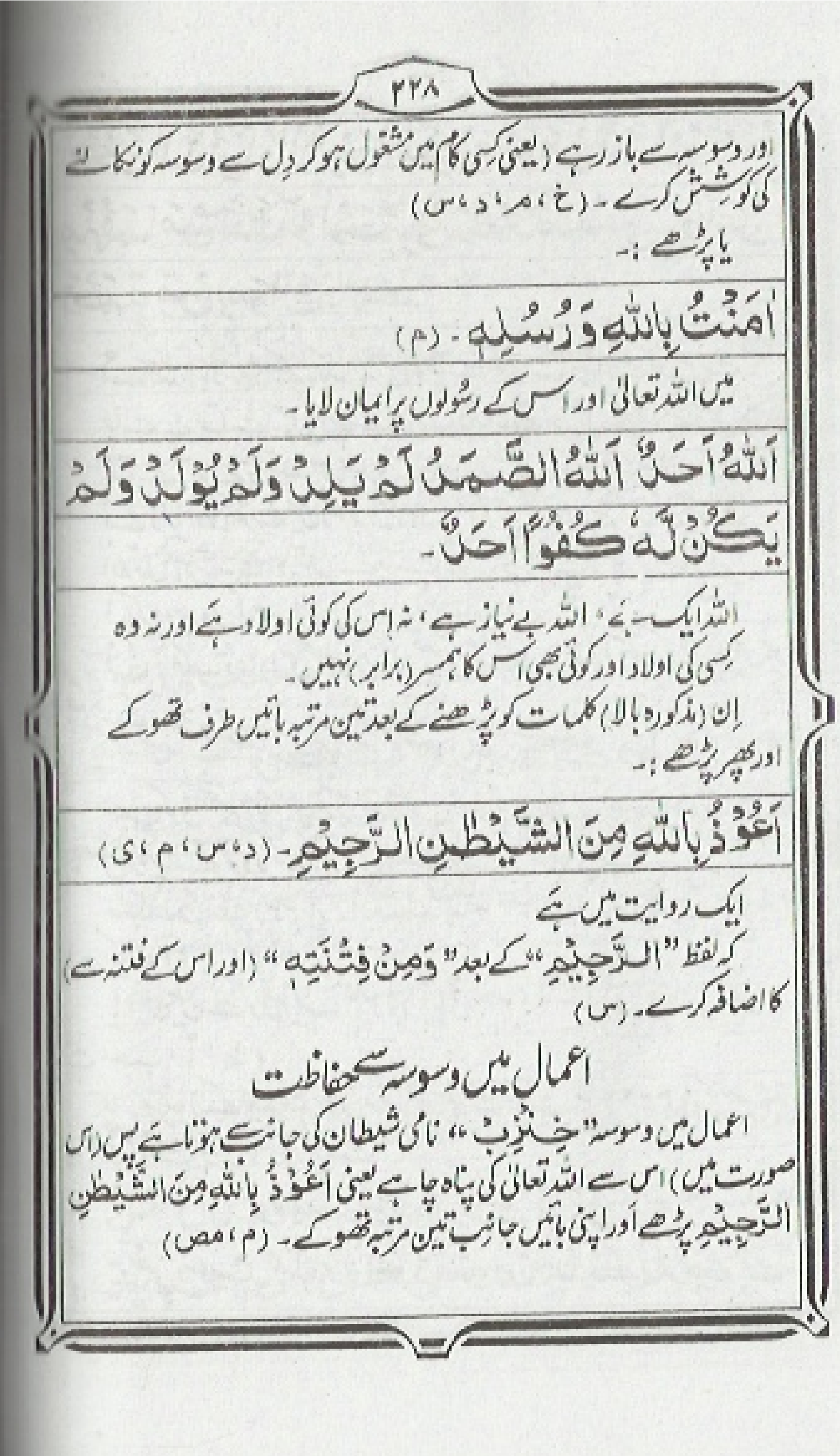
یا ہر ایک ۳۳، ۳۳ بار

یا ان میں سے کوئی ایک ۳۴ بار (باقی ۳۳، ۳۳ بار)۔ (خ، د، س، ت، حب، أ، ط)

یا ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ اور سوتے وقت ۳۳، ۳۳ بار البتہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" ۳۴ بار پڑھے۔

وسوسہ سے محفوظ رہنے کی دُعا

جو شخص وسوسہ میں مبتلا ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے



اور وسوسے سے باز رہے (یعنی کسی کام میں مشغول ہو کر دِل سے وسوسہ کو نکالنے کی کوشش کرے۔ (خ، مر، د، س)

یا پڑھے :-

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔ (م)

میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسُولوں پر ایمان لایا۔

اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد اور کوئی بھی اُس کا ہمسر (برابر) نہیں۔

اِن (مذکورہ بالا) کلمات کو پڑھنے کے بعد تین مرتبہ بائیں طرف تھوکے اور پھر پڑھے :-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ (د، س، م، ی)

ایک روایت میں ہے

کہ لفظ "الرَّجِیْمِ" کے بعد "وَمِنْ فِتْنَتِهٖ" (اور اس کے فتنہ سے) کا اضافہ کرے۔ (س)

اعمال میں وسوسہ سے حفاظت

اعمال میں وسوسہ "خِنْزِبْ" نامی شیطان کی جانب سے ہوتا ہے پس (اس صورت میں) اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے۔ (م، مص)

غصہ دور کرنے کے لیے تعوذ

جب کسی شخص کو غصہ آئے تو وہ پڑھے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

حدیث پاک میں آتا ہے (کہ یہ پڑھنے سے) اس کا غصہ دفع ہو جائے گا۔

(خ، م، د، س)

بدزبانی سے نجات کا وظیفہ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔ میں اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کرتا ہوں۔

جو شخص تیز زبان (بدزبان) ہو تو وہ استغفار کو لازم پکڑے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی زبان کی تیزی کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی۔ آپ نے فرمایا تو استغفار سے کہاں ہے (یعنی استغفار کیوں نہیں کرتا) بے شک میں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(س، ق، مس، مص، مي)

ف: آنحضرت ﷺ کا استغفار کرنا تعلیم امت کے لیے تھا ورنہ آپ گناہوں سے معصوم تھے۔ (مترجم)

آدابِ مجلس

جب کوئی شخص کسی مجلس میں جائے تو سلام کہے اور اگر بیٹھنا چاہتا ہے تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو (اور جانے لگے) تو پھر بھی سلام کرے۔ (د، ت، س)

مجلس کا کفارہ

مجلس سے اُٹھنے سے پہلے درج ذیل کلمات تین مرتبہ پڑھے (تو یہ کلمات ان فضول اور بیہودہ باتوں کے لیے کفارہ بن جائیں گے جو اس سے صادر ہوئیں۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔ اے اللہ تو پاک ہے اور تو ہی تعریف کے لائق ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ (د، ت، س، حب، مص، ط)

(اے اللہ!) میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔ (س، مس)

میں نے برائی کی اور اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے (کیونکہ) تو ہی گناہوں کو بخشتا ہے۔

ف: حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب کوئی مجلس قائم ہو اور اس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو اور نہ کوئی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ دُرُود و سلام بھیجا جاتے تو یہ (مجلس) ان لوگوں کے لیے باعث افسوس و حسرت ہوگی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر چاہے تو ان کو بخش دے۔ (د، ت، س، حب، مس)

بازار میں جانے کا وظیفہ

بازار میں داخل ہو کر جو شخص درج ذیل کلمات پڑھے اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس لاکھ گناہ مٹاتے جاتے ہیں اور دس لاکھ درجات بلند کیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت میں گھر بنایا ہے۔ (ت، ق، أ، مس، مى)

وہ کلمات یہ ہیں :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور وہی لائق تعریف ہے، زندہ رکھتا اور موت دیتا ہے وہ (خود) زندہ ہے (کبھی) نہیں مرے گا۔ اسی کے اختیار و قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بازار میں داخل ہوتے وقت یا وہاں سے واپسی کے وقت یہ پڑھے :-

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً۔ (مس، مى)

اللہ تعالیٰ کے نام سے (میں داخل ہوتا ہوں یا نکلتا ہوں) اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی جو اس میں ہے، کا سوال کرتا ہوں۔ اس (بازار) کی شر اور جو کچھ اس میں ہے کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ جھوٹی قسم یا نقصان دہ معاملے کو پہنچوں۔

قرآن پاک کی کسی سورت میں سے کوئی دس آیات پڑھی جائیں۔ آنحضرت

ﷺ نے فرمایا "اے تاجروں کے گروہ! کیا تم میں سے کوئی ایک (یعنی ہر ایک) اس بات سے عاجز ہے کہ جب بازار سے واپس آئے تو دس آیات پڑھے پس اس کے لیے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (ط)

نیا پھل دیکھتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا۔ (م، ت، س، ق)

اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت ڈال۔ اے اللہ! ہمارے شہر کو بابرکت بنادے، ہمارے صاع کو بابرکت کردے۔ اور ہمارے مُد میں برکت ڈال۔

ف: صاع اور مُد ناپ کے دو پیمانے ہیں۔ صاع میں چار سیر اور مُد میں ایک سیر غلہ آتا ہے۔ (مترجم)

جب کسی کے پاس پھل آئے تو وہاں موجود کسی چھوٹے بچے کو بلا کر اسے دے دے۔ (م، ت، س، ق)

مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر دعا

جو شخص کسی مصیبت زدہ (یا بیمار وغیرہ) کو دیکھے تو درج ذیل دعا پڑھے وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔ (ت، ق، طس)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس

میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔
ف: علمائے کرام فرماتے ہیں اگر کسی مبتلائے گناہ کو دیکھے تو بلند آواز سے پڑھے شاید وہ شرمندہ ہو کر باز آجائے اور اگر کسی بیمار وغیرہ کو دیکھے تو دل میں پڑھے تاکہ وہ رنجیدہ خاطر نہ ہو۔ (مترجم)

گم شدہ اور بھاگے ہوئے کی بازیابی کے لئے دعا اور نماز

جب کوئی چیز گم ہو جائے یا بھاگ جائے (مثلاً غلام، جانور وغیرھا) تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّالِّ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلٰلَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَاءِكَ وَفَضْلِكَ۔ (ط، أ)

اے اللہ! گم شدہ کو واپس لانے والے! گمراہ کو ہدایت دینے والے! تو (ہی) (گمراہ کو) گمراہی سے راہ کی طرف لاتا ہے۔ میری گم شدہ چیز کو اپنی قدرت اور قوت سے واپس لوٹا دے (کیونکہ) یہ تیری (ہی) عطا اور فضل سے ہے۔
وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے، تشہد میں یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَاءِكَ وَفَضْلِكَ۔ (ت، ق، طس، مر، مص)

اللہ تعالٰی کے نام سے (شروع کرتا ہوں) اے گمراہ کو ہدایت دینے والے اور گم شدہ کو لوٹانے والے۔ اپنے غلبہ اور قوت کے ساتھ میری گم شدہ چیز مجھے واپس دے دے۔

بدفالی کا کفارہ

بدفالی نہیں لینی چاہیئے اور اگر کبھی ایسا ہو جاتے تو اس کا کفارہ اِن کلمات کو پڑھنا ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَاخَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَاطَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

اے اللہ تیری بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور تیرے بنانے ہی سے کوئی چیز بُری ہو سکتی ہے (یعنی بھلائی اور برائی تیرے اختیار میں ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

حدیث شریف میں آتا ہے جب تم کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھو جس سے بدفالی لی جاتی ہے (یعنی عام طور پر لوگ اس سے بدفالی لیتے ہیں) تو یہ دُعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنٰتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

اے اللہ! تو ہی نیکیوں کو لاتا اور برائیوں کو دور فرماتا ہے۔ بُرائی سے رُکنے اور نیکی کرنے کی طاقت تیری ہی عطا سے ہے۔

ف : نیک فال لینا جائز بلکہ سُنّت ہے اور بُری فال سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا۔ بدفالی سے مراد یہ ہے کہ کسی پرندے کی آواز یا اسی طرح کسی دوسری چیز کو نحس تصوّر کرتے ہوئے نقصان دہ سمجھا جائے۔ (مترجم)

نظر کا علاج

اگر کسی شخص کو نظر لگ جائے تو اِن کلمات کے ساتھ دم کیا جاتے (یعنی پڑھ کر اس پر پھونک مارے)

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا۔

تیرے نام سے (شروع کرتا ہوں) اے اللہ! اس کی گرمی، سردی اور رنج (وتکلیف) دُور فرما۔

پھر کہے: اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑا ہو جا۔

ف:۔ نظر کی تاثیر حق ہے۔ قرآن پاک کی آیات یا احادیث مبارکہ سے ثابت دُعاؤں کے ساتھ دم میں بھی اللہ تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے۔

جانور کو نظر لگنے کی دُعا

اگر جانور کو نظر لگ جائے تو درج ذیل کلمات پڑھ کر اس دائیں نتھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین مرتبہ پھونکے۔

لَا بَأْسَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِىْ لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ۔ (مر، مص)

کچھ ڈر نہیں۔ اے انسانوں کے پروردگار! بیماری کو دُور فرما دے، شفا دے تو (ہی) شفا دینے والا ہے، ضرر کو تو ہی دور کرتا ہے۔

آسیب زدہ کا علاج

جب کسی شخص کو جنوں سے آسیب پہنچے تو اس کو اپنے سامنے بٹھا کر درج ذیل آیات اور سورتیں پڑھ کر دم کرے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝
الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا
نَوْمٌ ۗ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِىْ
يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا
خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ۝
لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۗ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا
فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۗ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۗ

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا
الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ قف لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ
سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ
النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ
بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝
وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝
وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ۝ فَالتّٰلِيٰتِ
ذِكْرًا ۙ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ۝ اِنَّا زَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ۙ۝ وَحِفْظًا مِّنْ
كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ
مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ

الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

وَأَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝
وَّأَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَ
مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلٰهِ
النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ
يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

(مس، ق)

چونکہ ان آیات اور سورتوں کا ترجمہ مترجم قرآن سے یاد کیا جا سکتا ہے لہذا یہاں ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ (مترجم)

دیوانہ پن کا علاج

تین دن صبح اور شام سورۃ فاتحہ پڑھ کر تھوک جمع کر کے دیوانے شخص پر تھوکا جائے۔ (د، س)

بچھو کے کاٹے ہوئے کا علاج

سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر بچھو کے کاٹے ہوئے شخص کو دم کیا جائے۔
(ع، ت)

حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حالت نماز میں آنحضرت ﷺ کو بچھو نے کاٹا جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: "اللہ تعالیٰ، بچھو پر لعنت بھیجے نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے شخص کو۔ پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اسے آپ ڈسی ہوئی جگہ پر ملتے جاتے اور سورۃ "قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھتے جاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے آنحضرت ﷺ کے سامنے بچھو وغیرہ کے کاٹنے کا درج ذیل منتر پیش کیا (اور اجازت چاہی) تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنوں کے عہد و پیمان سے ہے وہ منتر یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بَحْرٍ قَفْطَا۔ (طس)

ف: علماء فرماتے ہیں اس کے معانی معلوم نہیں اور اس قسم کے منتر جن کے معانی نہ ہوں ان کا استعمال جائز نہیں البتہ اس کی اجازت خود آنحضرت ﷺ نے دی ہے لہٰذا یہ مستثنیٰ ہے۔

آگ میں جلے ہوئے کے لیے دم

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ۔ (س، ۱۰م)

اے انسانوں کے رب! بیماری کو دور فرما دے تو شفا دے (کیونکہ) تو ہی شفا

دینے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

آگ بجھانے کا عمل

جب کہیں آگ لگی ہوئی دیکھے تو اُسے "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھ کر بجھائے اور یہ مجرب عمل ہے۔ (ص، مى)

پیشاب بند ہونے اور پتھری کا علاج

کسی کا پیشاب بند ہو جاتے یا (مثانے میں) پتھری کی شکایت ہو تو ان کلمات کے ساتھ دم کیا جائے (انشاء اللہ) صحت یاب ہو جائے گا۔

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآءِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ۔ (س، د، مس)

ہمارا رب اللہ ہے جو آسمانوں میں (عبادت کیا جاتا) ہے (اے اللہ) تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمان اور زمین میں (نافذ) ہے جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے (اسی طرح) اپنی رحمت زمین میں کر دے ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو بخش دے تو پاکیزہ لوگوں کا رب ہے پس اپنی شفا (کے خزانہ) میں سے شفا اور خزانہ رحمت سے رحمت اس درد پر نازل فرما۔

زخم کی دُعا

جب کسی شخص کے پھوڑا یا زخم ہو تو اپنی انگشت شہادت کو زمین پر رکھے

اور پھر یہ دعا مانگتے ہوئے اٹھائے۔

بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى

سَقِيْمُنَا (یا کہے) لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے (برکت چاہتا ہوں) یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہمارے بعض افراد کے تھوک سے ملی ہوئی ہے (یہ عمل اس لیے کیا کہ) ہمارے بیمار کو شفا دی جاتے یا تاکہ ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا دی جائے۔

پاؤں سو جانے کا علاج

جب کسی شخص کا پاؤں سو جائے تو اپنے سب سے زیادہ محبوب شخص کو یاد کرے۔ (عو، مى)

ف: مسلمان کو چاہیے کہ ایسے موقعہ پر آنحضرت ﷺ کو یاد کرے کیونکہ تمام مخلوق میں آپ سب سے زیادہ محبوب ہیں حتٰی کہ (سب سے بڑھ کر) آپ کی محبت تکمیلِ ایمان بلکہ جانِ ایمان ہے۔ (مترجم)

درد کی شکایت پر دعا

جب کسی شخص کو جسم میں درد (یا کسی قسم کی تکلیف) کی شکایت ہو تو اپنا دایاں ہاتھ تکلیف اور درد والی جگہ پر رکھے اور تین مرتبہ کہے۔

"بِسْمِ اللهِ"

اور سات مرتبہ پڑھے:-

اَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔ (م،عه)

اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جسے میں پاتا ہوں اور (اس سے) ڈرتا ہوں۔

یا سات مرتبہ کہے :

أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ (ط، مص)

اللہ تعالیٰ کے غلبہ اور قدرت کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جسے (میں اپنے آپ میں) پا رہا ہوں۔ یا

أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مِّنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَّجَعِیْ هٰذَا :

اللہ تعالیٰ کے غلبہ اور ہر چیز پر اس کی قدرت کے ساتھ (کے بسبب) اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جو اس درد کی وجہ سے پا رہا ہوں۔

یہ کلمات طاق مرتبہ کہے (مثلاً تین، پانچ، سات وغیرہ) پھر ہاتھ اٹھائے پھر دوبارہ رکھے اور پڑھے۔

یا خود بتلائے درد "قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکے۔ (خ، م، د، س، ق)

آنکھ دُکھنے کا علاج

جس شخص کی آنکھ دُکھ جائے (یا درد ہو) تو وہ یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَأَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَأْرِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ۔ (مس ، می)

اے اللہ! مجھے میری بینائی کے ساتھ نفع بخش اور اس کو مجھ سے وارث بنا۔ (یعنی مرتے دم تک باقی رکھ) اور مجھے دشمن میں بدلہ دکھا اور اس کے خلاف میری مدد کر جو مجھ پر ظلم کرے۔

بخار کا علاج

بخار میں مبتلا شخص یہ دُعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ (مس، مص)

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا ہے، عظیم خدا کے ساتھ، ہر جوش مارنے والی رگ کے شر اور آگ کی گرمی کے شر سے، پناہ چاہتا ہوں۔

موت کی تمنا نہ کی جائے

اگر کسی شخص کو تکلیف اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑے اور وہ زندگی سے بیزار ہو جائے تو ہرگز موت کی تمنا نہ کرے (بلکہ صبر کرے) اور اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہے تو اس طرح دُعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔ (خ، م، د، ی)

اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے اور جب میرا مرنا بہتر ہو، مجھے موت دے دینا۔

بیمار پرسی کے وقت پڑھے جانے والے کلمات

جب کسی مریض کی بیمار پرسی کی جائے تو کہا جائے۔

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ (خ، س)

کچھ ڈر نہیں، اِن شاء اللہ یہ بیماری (گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا۔ (خ، م، د، س، ق)

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) (یہ) ہماری زمین کی مٹی اور ہمارے بعض کا تھوک (ملا ہوا ہے) ہمارے بیمار کو شفا دی جاتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اس کے ساتھ "بِاِذْنِ رَبِّنَا" کہا جائے اور ایک روایت کے مطابق "بِاِذْنِ اللّٰهِ" کہا جاتے۔ (خ)

بیمار (کی پیشانی یا ہاتھ وغیرہ) پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِىْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (م، س)

اے اللہ! بیماری کو دور کر، اے لوگوں کے رب! اسے شفاء دے اور تو شفاء دینے والا ہے، تیری شفاء ہی (حقیقتاً) شفاء ہے، ایسی شفاء جو بیماری کو (باقی) نہ چھوڑے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

(خ، م، س)

اللہ کے نام سے میں دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تجھے تکلیف دے، ہر نفس کے شر سے یا ہر حاسد آنکھ کے شر سے۔ اللہ تعالیٰ تجھے شفاء دے، اللہ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں۔

یا تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ فِیْکَ، مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ. (س، مص، مس)۔

اللہ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تجھے ہر اس بیماری سے نجات دے جو تجھ میں ہے گرہوں میں پھونکنے والی عورتوں کی بُرائی سے (یعنی جادو کرنے والی) اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ یَشْفِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ عَدُوًّا وَیَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ

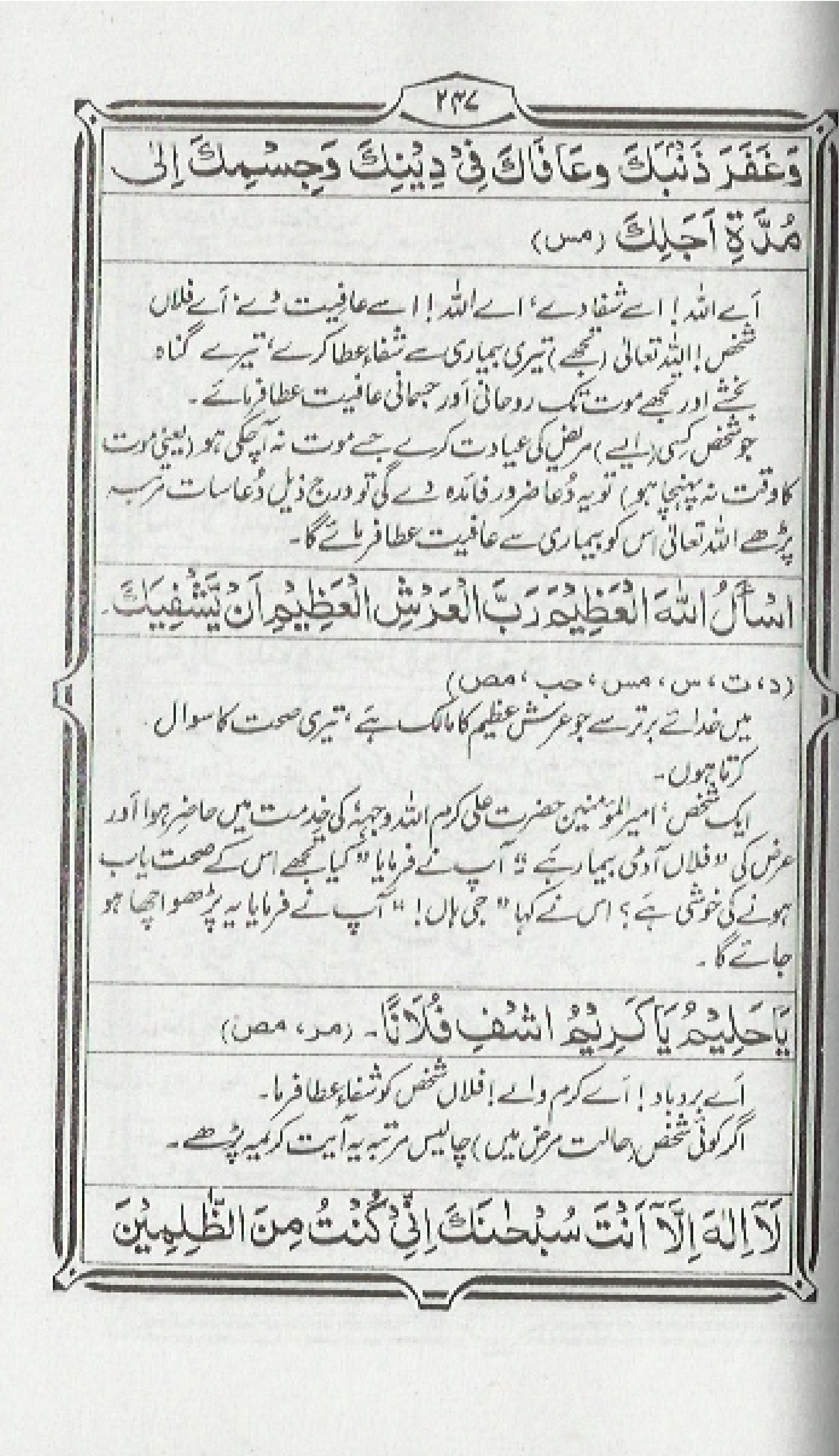
(د، حب، مس)

اللہ کے نام سے میں تجھے ہر بیماری سے دم کرتا ہوں، (اللہ تعالیٰ) تجھے ہر حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر بُری نظر والے کے شر سے، شفا عطا فرمائے۔ اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا کر۔ تاکہ تیرے لیے دُشمن سے جہاد کرے اور تیری رضا کی خاطر (کسی مسلمان کے) جنازہ کے لیے جائے۔

اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ (مس، ت، حب)

اے اللہ! اسے شفا دے، اے اللہ! اسے عافیت عطا کر۔

اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ یَا فُلَانُ شَفَی اللّٰہُ سُقْمَکَ



وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِي دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ إِلَى مُدَّةِ أَجَلِكَ (مس)

اے اللہ! اسے شفا دے، اے اللہ! اسے عافیت دے، اے فلاں شخص! اللہ تعالیٰ (تجھے) تیری بیماری سے شفا عطا کرے، تیرے گناہ بخشے اور تجھے موت تک روحانی اور جسمانی عافیت عطا فرمائے۔

جو شخص کسی (ایسے) مریض کی عیادت کرے جسے موت نہ آچکی ہو (یعنی موت کا وقت نہ پہنچا ہو) تو یہ دُعا ضرور فائدہ دے گی تو درج ذیل دُعا سات مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو بیماری سے عافیت عطا فرمائے گا۔

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ.

(د، ت، س، مس، حب، مص)

میں خدائے برتر سے جو عرش عظیم کا مالک ہے، تیری صحت کا سوال کرتا ہوں۔

ایک شخص، امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی "فلاں آدمی بیمار ہے"۔ آپ نے فرمایا "کیا تجھے اس کے صحت یاب ہونے کی خوشی ہے؟ اس نے کہا "جی ہاں!" آپ نے فرمایا یہ پڑھو اچھا ہو جائے گا۔

يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ اشْفِ فُلَانًا۔ (مر، مص)

اے بردبار! اے کرم والے! فلاں شخص کو شفا عطا فرما۔

اگر کوئی شخص (حالت مرض میں) چالیس مرتبہ یہ آیت کریمہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

(اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے بے شک میں زیادتی کرنے والوں سے ہوں۔

(تو) اگر اسی بیماری میں فوت ہو جائے تو ایک شہید کا ثواب پائے گا اور اگر صحت یاب ہو جائے تو اس حالت میں (صحت یاب) ہوگا کہ اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (مس)

جو شخص حالتِ مرض میں درج ذیل کلمات پڑھے اور پھر مر جائے تو اسے آگ نہیں جلائے گی۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے اور وہی لائق تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں؛ ہر قسم کی طاقت اللہ ہی کی عطا سے ہے۔

شہادت کی تمنّا

جو شخص سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت (کی موت) کا سوال کرے اسے اللہ تعالیٰ شہداء کے مراتب میں پہنچائے گا اگرچہ اسے اپنے بستر پر موت آئے۔ (م اعه)

(ایک روایت میں ہے) جو شخص صدقِ دل سے شہادت طلب کرے اسے درجۂ شہادت دیا جائے گا۔ اگرچہ اس نے (حقیقۃً) شہادت کو نہ پایا ہو۔ (م)

جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اونٹنی کا دودھ دوہنے کی انتظار کے وقت

کے برابر بھی جہاد کرے اس کے لیے جنت واجب ہے اور جو شخص سچے دل کے ساتھ شہادت طلب کرے پھر مر جائے یا مارا جائے اس کے لیے ایک شہید کا ثواب ہوگا۔ (عہ)

شہادت کے لیے دُعا

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ (خ)

اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا فرما۔ اور مجھے اپنے رسول ﷺ کے پاک شہر میں موت دے۔

موت کا آنا اور آداب احکام و دُعائیں

جب کسی شخص کی موت کا وقت آئے تو اس کا چہرہ قبلہ کی طرف پھیر دیا جائے۔ (مس) اور قریب المرگ یہ دُعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی (خ، م، ت)

اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٌ۔ (خ، س، ق)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک موت کے لیے سختیاں ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ (ت)

اے اللہ! موت کی سختیوں اور شدتوں پر میری مدد فرما۔

حدیثِ قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بے شک میرا مومن بندہ میرے نزدیک نیکی و بھلائی کی مثل ہے (کیونکہ) وہ اس وقت بھی میری تعریف کرتا ہے جب کہ میں اس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان سے اس کی جان نکالتا ہوں۔ (ا)

تلقین کرنا

جو شخص کسی قریب المرگ کے پاس موجود ہو وہ اسے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تلقین کرے (یعنی خود پڑھے اور اس طرح اسے رغبت دے، اسے پڑھنے کو نہ کہا جائے ایسا نہ ہو کہ وہ اس نازک حالت میں انکار کر دے۔ (م، عہ)

حدیث شریف میں ہے جس کی آخری کلام "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ہو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ (د، م، س)

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت دُعا

جو شخص میت کی آنکھیں بند کرے وہ اپنے لیے بہتری کی دُعا مانگے کیونکہ فرشتے اس کی دُعا پر آمین کہتے ہیں۔ دُعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَّارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ۔ (م، د، ق، س)

اے اللہ! فلاں شخص کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند کر اور اس کے پسماندگان اہل وعیال کا کارساز ہو، ہمیں اور اس کو بخش دے۔ اے تمام جہانوں کے پالن ہار! اس کی قبر کو کشادہ فرما اور روشن

کردے
میت کے گھر والوں میں سے ہر ایک یہ دُعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً

(م، عه)

اے اللہ! مجھے بخش دے اور اس کو (مرنے والے کو بھی) اور مجھے اس کا اچھا بدلہ دے۔

(میت کے پاس) سُورۃ یٰسٓ پڑھنی چاہیئے۔ (د، ق، حب، مس)

پسماندگان کیا کہیں؟

مرنے والے کے پسماندگان (اصحابِ مصیبت) کہیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا (م)

بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہم نے اسی کی طرف رجوع کرنا ہے۔
اے اللہ! مجھے مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس سے بہتر بدلہ عطا کر۔

اولاد کی موت پر صبر کا اجر

جب کسی مسلمان کا بیٹا (یا بیٹی) مر جاتے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی وہ جواب دیتے ہیں۔ ہاں یا اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کیا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اس نے تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ "پڑھا" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میرے بندے کے لیے جنت میں ایک مکان بناؤ اور اس کا نام "بَیْتُ الْحَمْدِ" (تعریف والا گھر) رکھو۔ (ت، حب، مى)

کلماتِ تعزیت

جب کسی کے ہاں تعزیت کیلیے جائے تو پہلے سلام کرے اور پھر یہ کلمات کہے:

إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ. (خ، م، د، س، ق)

بے شک اللہ ہی کا ہے جو اس نے لیا اور اللہ ہی کا ہے جو اس نے عطا فرمایا تمام، اس کے ہاں سب ایک مقررہ وقت تک ہیں پس تجھے صبر کرنا چاہیے اور ثواب طلب کرنا چاہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعزیتی مکتوب ایک صحابی کے نام

جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعزیتی پیغام ان الفاظ میں لکھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ إِلٰى مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَإِنِّيْ أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ. أَمَّا بَعْدُ فَأَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْأَجْرَ وَأَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَإِيَّاكَ الشُّكْرَ فَإِنَّ أَنْفُسَنَا وَأَمْوَالَنَا وَأَهْلِيْنَا وَأَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهَنِيْئَةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ نُمَتِّعُ بِهَا إِلٰى أَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَّيَقْبِضُهَا بِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أَعْطٰى وَالصَّبْرَ إِذَا

ابْتَلٰی فَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِیْئَةِ
وَعَوَارِیْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهٖ فِیْ غِبْطَةٍ وَّسُرُوْرٍ
وَّقَبَضَهٗ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَثِیْرٍ اَلصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ
وَالْهُدٰی اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا یُحْبِطْ جَزَعُكَ
اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا
وَّلَا یَدْفَعُ حُزْنًا وَّمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ وَالسَّلَامُ۔ (مس،مر)

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔
اللہ تعالیٰ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) کے نام۔
تم پر سلامتی ہو، بے شک میں تیری طرف سے اللہ تعالیٰ کی طرف تعریف پہنچاتا ہوں، (وہ اللہ) جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔
حمد باری کے بعد:۔ اللہ تعالیٰ تجھے بڑا ثواب عطا کرے اور صبر کی توفیق دے۔ ہم (سب) کو اور تجھے (خاص طور پر) شکر (کی توفیق) دے۔
بے شک ہمارے نفس، ہمارے مال، ہمارے گھر والے اور ہماری اولاد عزت اور بزرگی والے کے خوشگوار عطیات اور ہمارے پاس رکھی ہوئی عاریت (ادھار) ہیں۔ ہمیں ایک مقررہ وقت ان کے ذریعے نفع دیا جاتا ہے اور ایک معلوم وقت پر وہ (ان چیزوں کو) اٹھا لیتا ہے۔ پھر اس نے ہمارے اوپر عطیات کے ملنے پر شکر اور آزمائش پر صبر فرض کیا ہے۔
پس تیرا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کے خوشگوار عطیات سے اور رکھی ہوئی امانتوں سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے اس سے رشک اور خوشی کی حالت میں نفع مند کیا اور بہت بڑے ثواب کے بدلے تجھ سے اٹھا لیا۔ وہ ثواب

دعا، رحمت اور ہدایت ہے۔ اگر ثواب چاہتے ہو تو صبر کرو اور تیرا رونا دھونا تیرے ثواب کو ضائع نہ کرے پس پشیمانی اٹھاؤ گے اور جان لو کہ رونا پیٹنا کسی چیز کو دور نہیں کر سکتا اور نہ ہی غم کو دور کر سکتا ہے اور جس (حادثہ) نے اترنا ہے وہ واقع ہوا اور تم پر سلامتی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک پر فرشتوں کی تعزیت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَآءً مِّنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَّخَلَفًا مِّنْ کُلِّ فَآئِتٍ فَبِاللّٰہِ فَثِقُوْا وَاِیَّاہُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

تم پر سلامتی، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت ہو۔ بے شک اللہ تعالےٰ کے ہاں ہر مصیبت کے لیے تسلی ہے اور ہر فوت ہونے والی چیز کا عوض ہے پس اللہ ہی پر اعتماد کرو اور اسی سے امید رکھو۔ بے شک (حقیقی) محروم وہی ہے جو ثواب سے محروم ہو جائے۔ تم پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر حضرت خضر علیہ السلام کی تعزیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے موقعہ پر ایک شخص صحابہ کرام و اہل بیت (رضی اللہ عنہم) کے پاس آیا، اس کی ڈاڑھی نہایت سفید تھی اور جسم موٹا اور خوبصورت تھا۔ اہل مجلس کی گردنوں کو پھلانگ کر وہ آگے بڑھا۔ رویا اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔

اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَآءً مِّنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَّعِوَضًا مِّنْ کُلِّ

فَاِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَآءً مِّنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَّخَلَفًا مِّنْ کُلِّ ھَالِکٍ فَاِلَی اللّٰہِ فَاَنِیْبُوْا

وَاِلَیْہِ فَارْغَبُوْا وَنَظَرُہٗ اِلَیْکُمْ فِی الْبَلَآءِ فَانْظُرُوْہُ

فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَّمْ یُجْبَرْ۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر مصیبت کے لیے تسلی ہے ہر فوت ہونے والی چیز کے لیے بدلہ ہے اور ہر ہلاک ہونے والی چیز کے لیے نائب ہے پس اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اور اسی کی طرف رغبت کرو، ابتلاء وامتحان میں اس کی نظر تمھاری ہی طرف ہے۔ پس تم (بھی) اسی کی طرف نظر رکھو بے شک مصیبت زدہ وہ ہے جس کو بدلہ نہ دیا جائے۔

یہ کلمات کہہ کر وہ (آنے والا شخص) واپس چلا گیا تو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ (مس)

میت کو چارپائی پر رکھنے یا اٹھانے والا کیا پڑھے

جو شخص میت کو اٹھا کر چارپائی پر رکھے یا چارپائی اٹھائے تو وہ کہے۔

"بِسْمِ اللّٰہِ" (میں) اللہ تعالیٰ کے نام سے (چارپائی پر رکھتا ہوں اور اٹھاتا ہوں۔ (عو، ص)

نمازِ جنازہ

جب میت پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے تو پہلے تکبیر کہے پھر سورۃ فاتحہ پڑھے۔ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پہلی تکبیر کے بعد سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھا جائے گا، فاتحہ کا پڑھنا امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے) پھر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور پھر دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَتِکَ یَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَیَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ

وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ
غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ
كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ
لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ ۔ (مس)

اَے اللہ! تیرا بندہ اور تیری لونڈی (بندی) کا بیٹا گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہے کہ بے شک جناب محمد ﷺ تیرے (خاص) بندے اور (آخری) رسول ہیں۔ یہ بندہ تیری رحمت کا (اس وقت خاص طور پر) محتاج ہے اور تو عذاب دینے سے بے پرواہ ہے (یہ) دُنیا اور دُنیا والوں سے الگ ہوا اگر یہ (گناہوں سے) پاک ہے تو اسے زیادہ پاک کر اور اگر خطا کار ہے پس بخش دے۔ اَے اللہ! ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہم کو گمراہ نہ کرنا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ
وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ
وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ
الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا
مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ
زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ۔ (م، ت، ق، سن، مص)

اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے عافیت دے، اسے معاف کر۔ اس کی مہمانی اچھی کر۔ اس کی قبر کو کشادہ کر اور اسے پانی، برف اور اولوں سے پاک کر اور گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا۔ اس کو پہلے گھر کی نسبت بہتر گھر عطا فرما۔ اس کے اہل سے بہتر اہل اور پہلے جوڑے سے بہتر جوڑا عطا فرما۔ اسے جنت میں داخل کر اور قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے بچا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔ (د، ت، س، أ، حب)

اے اللہ! ہمارے زندوں، ہمارے مُردوں، ہمارے چھوٹے، ہمارے بڑوں، ہمارے مردوں، ہماری عورتوں، ہمارے حاضر اور ہمارے غائب (سب کو) بخش دے۔
اے اللہ! ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے، ایمان کے ساتھ موت دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہم کو گمراہ نہ کرنا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا (لَهٗ)۔ (د، س)

اے اللہ! تو اس کا رب ہے تو نے اس کو پیدا کیا، اور تو نے ہی اسے اسلام کا راستہ دکھایا۔ تو نے اس کی روح قبض کی اور تو اس کے پوشیدہ اور ظاہر کو خوب جانتا ہے۔ ہم سفارش لے کر حاضر ہوئے پس اس کو بخش دے۔

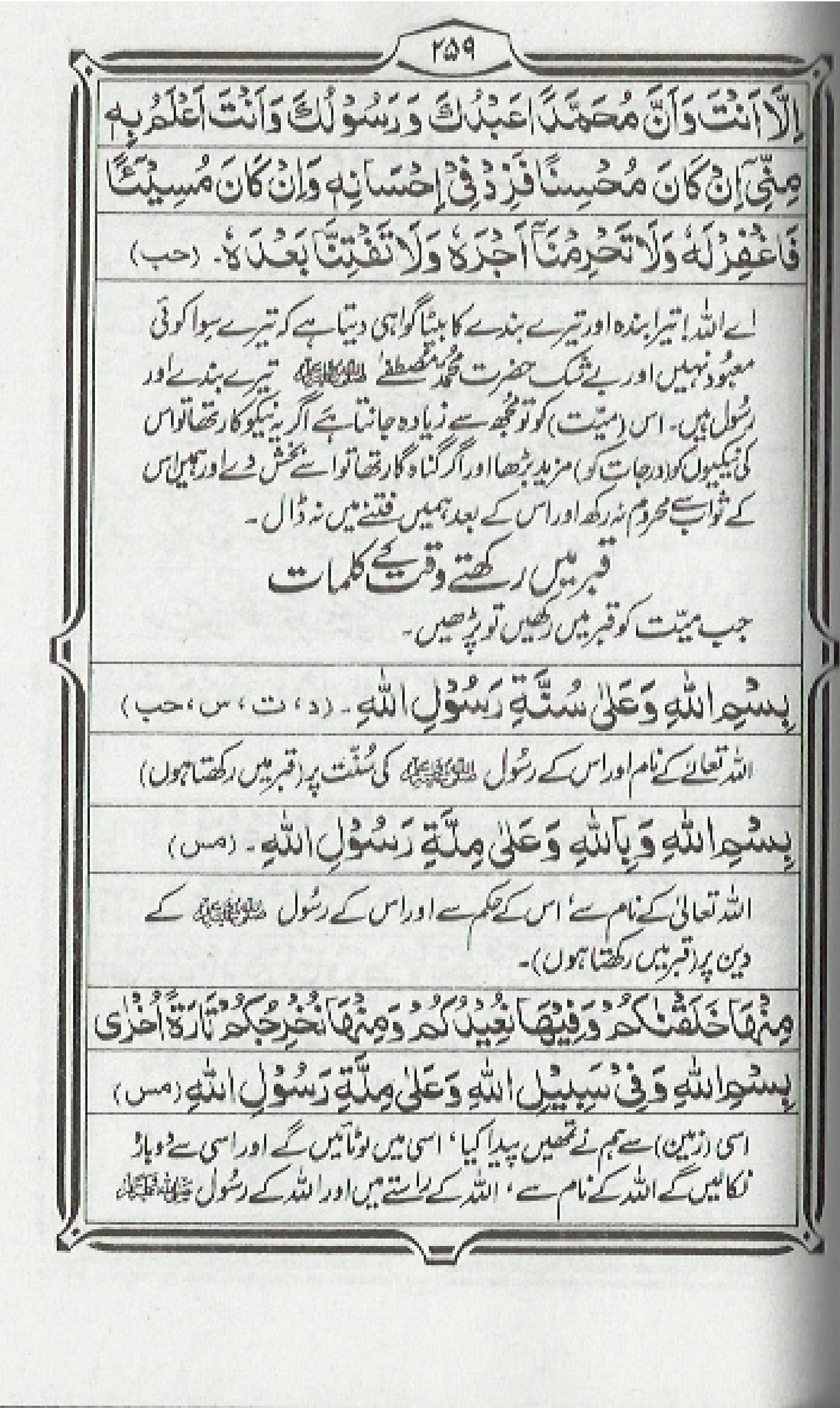
اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِهِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (د، ق)

اے اللہ! بے شک فلاں بن فلاں تیرے حوالے ہے اور تیری ہمسائگی کی امان میں ہے پس اس کو قبر کے فتنہ اور عذاب سے بچا تو وعدہ پورا فرمانے والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ پس تو اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما بے شک تو ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ احْتَاجَ إِلٰى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ (مس)

اے اللہ! تیرا بندہ اور تیری لونڈی کا بیٹا (اس وقت خاص طور پر) تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کو عذاب دینے سے بے پروا ہے۔ اگر یہ نیک تھا تو اس کے درجات بلند کر اور اگر گناہ گار تھا تو درگزر فرما۔

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ



اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِیْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔ (حب)

اے اللہ! تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اس (میت) کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اگر یہ نیکو کار تھا تو اس کی نیکیوں کو (درجات کو) مزید بڑھا اور اگر گناہ گار تھا تو اسے بخش دے اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں نہ ڈال۔

قبر میں رکھتے وقت کے کلمات

جب میت کو قبر میں رکھیں تو پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (د، ت، س، حب)

اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کے رسول ﷺ کی سُنّت پر (قبر میں رکھتا ہوں)

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (مس)

اللہ تعالیٰ کے نام سے، اس کے حکم سے اور اس کے رسول ﷺ کے دین پر (قبر میں رکھتا ہوں)۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی

بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (مس)

اسی (زمین) سے ہم نے تمھیں پیدا کیا، اسی میں لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ نکالیں گے اللہ کے نام سے، اللہ کے راستے میں اور اللہ کے رسول ﷺ

کے دین پر (قبر میں رکھتا ہوں)

دفن سے فراغت پر

جب میت کو دفن کر لیا جائے تو اس کی قبر پر (کے پاس) کھڑے ہو کر کہے اللہ تعالیٰ سے اپنے بھائی کے لیے بخشش طلب کرو اور (سوالات کے جوابات میں) ثابت قدمی کا سوال کرو بے شک اب اس سے سوال ہوگا۔

قبر پر پڑھا جائے

میت کو دفن کرنے کے بعد سورۃ بقرہ کا اول (هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک) سرہانے کھڑا ہو کر پڑھے اور سورۃ بقرہ کا آخر اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک پائنتی کھڑے ہو کر) پڑھے۔ (سنی)

زیارت قبور

جب کوئی شخص قبرستان کی زیارت کرے تو کہے:

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ

قبرستان کی بستی والوں پر سلام ہو۔

یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ، اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ۔ (م، س، ق)

تم پر سلام ہو اے گھروں والے مومنو اور مسلمانو! بے شک ہم (بھی) اگر اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ (م، س، ق)

اے گھروں (قبروں) والے مسلمانو اور مومنو! تم پر سلام ہو اور اللہ تعالٰے ہم میں پہلے جانے والوں اور پیچھے رہنے والوں پر رحم فرماتے، بے شک اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔ (د)

تم پر سلام ہو اے مومن قوم کے گھر والو! تمھارے پاس (وہ ثواب یا عذاب) آگیا جس کا تمھارے لیے کل (قیامت کے دن) کا وعدہ تھا۔ ان شاء اللہ ہم بھی (عنقریب) تم سے ملنے والے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ (ت)

تم پر سلام ہو اے قبرستان والو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں (بھی) بخش دے تم ہمارے پیشرو (پہلے جانے والے) ہو اور ہم پیچھے آرہے ہیں۔

اِن فضیلت والے اذکار کا بیان
جو کسی وقت یا سبب کے ساتھ مخصوص نہیں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

یہ سب سے اچھا ذکر ہے۔ (ت)
یہ بہترین نیکی ہے۔ (ل)
قیامت کے دِن میری شفاعت سے، زیادہ نفع مند وہ شخص ہوگا۔ جس نے اپنے دِل (یا اپنے نفس) کے خلوص سے یہ (کلمہ) پڑھا۔ (خ)
وہ شخص جہنم سے باہر (نکل) آئے گا جس نے اس حالت میں یہ (مندرجہ بالا) کلمہ پڑھا کہ اس کے دِل میں ایک "جو" کے وزن کے برابر نیکی یا (فرمایا) ایمان ہو۔ (اسی طرح) وہ شخص بھی جہنم سے باہر (نکل) آئے گا جس نے اس حالت میں یہ کلمہ پڑھا کہ اس کے دِل میں گندم کے دانے کے برابر نیکی ہو (یا ایمان ہو) اور جہنم سے باہر آئے گا وہ شخص جس نے اس حال میں اس کلمہ کو پڑھا کہ اس کے دِل میں ایک ذرہ کے برابر نیکی یا ایمان ہو۔ (خ)
جس شخص نے یہ (مندرجہ بالا) کلمہ پڑھا اور پھر مر گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اگرچہ زنا کا ارتکاب کرے یا چوری کرے۔ (یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ (م)
ف : یعنی مومن ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا اپنی بداعمالیوں کی سزا پانے کے بعد جنت میں داخل کیا جائے گا۔ پھر وہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔ زنا اور چوری اگرچہ گناہ کبیرہ ہیں اور ان کے مرتکبین سزا کے مستحق ہوں گے لیکن بالآخر ایمان کی وجہ سے جنت میں جائیں گے۔ (مترجم)
(رسُول اللہ ﷺ نے فرمایا) "اپنے ایمان کو تازہ کرو" عرض کی گئی یا رسُول اللہ ﷺ! ہم اپنے ایمان کو کیسے تازہ (اور نیا) کریں آپ نے فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کثرت سے پڑھا کرو۔ (أ، ط)
اس کلمہ کے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں کوئی حجاب (رکاوٹ) نہیں ہے (ت)
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا پڑھنا کسی گناہ کو باقی نہیں رہنے دیتا اور اس کے مشابہ کوئی عمل نہیں۔ (مس) (مطلب یہ ہے کہ صدق دِل سے کلمہ پڑھ کر اس کے مطابق عمل پیرا ہونے سے گناہ باقی نہیں رہتے)۔
اگر سات آسمان اور سات زمین والے ایک پلڑے میں ہوں اور کلمہ طیبہ (کا

ثواب) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک پلڑے میں ہو تو اس کا پلڑا بھاری ہو گا۔ (حب، مس، د)

جو بندہ اس کلمہ کو خلوصِ قلب کے ساتھ پڑھتا ہے اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرے۔ (ت، س، مس)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور وہی لائق تعریف ہے زندہ رکھتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جو شخص اس (مندرجہ بالا) کلمہ کو دس مرتبہ پڑھے وہ ایسے ہے جیسے اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار آدمیوں (غلاموں) کو آزاد کیا۔ (خ، م، ت، س، ق)

ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب، ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (آ، مص)

سو مرتبہ پڑھنے والے کے لیے دس غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، سو برائیاں اس سے دور کی جاتی ہیں اور (یہ کلمہ) اس کے لیے شیطان سے (بچنے کے لیے) پناہ گاہ بن جاتا ہے اور کوئی عامل اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس سے زیادہ عمل کیا (وہ افضل ہو گا)۔ (عو)

یہی وہ کلمہ ہے جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھایا تھا اگر آسمان ایک پلڑے میں ہوں (اور دوسرے میں یہ کلمہ) تو یہ بھاری ہو گا اور اگر آسمان ایک حلقے کی شکل میں ہوں تو یہ ان کو آپس میں ملا دے۔ (مص)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔

یہ دو کلمے ہیں (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ) ان میں سے ایک کے لیے عرش سے ادھر کوئی انتہا نہیں یعنی عرش تک پہنچتا ہے) اور دوسرا (اپنے ثواب کے ذریعے) آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے۔ (ط)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ ہر قسم کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی عطا سے ہے وہ بہت بلند، بہت بڑا ہے۔

اِن کلمات (مذکورہ بالا) کو جو بھی باشندۂ زمین پڑھے اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کی مثل ہوں۔ (س)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

جو شخص (مندرجہ بالا) کلمۂ شہادت پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ (جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ کیا میں لوگوں کو یہ بات نہ بتا دوں تاکہ وہ مسرور ہوں؟" آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس طرح (یعنی بتانے سے) لوگ عمل میں کوتاہی کریں گے۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت (نہ بتانے کے) گناہ سے بچنے کے لیے یہ حدیث لوگوں کو بتا دی۔ (خ، م)

ف : جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ عمل میں کوتاہی نہیں کرتے اور نہ بتانے کی علت باقی نہیں رہی لہذا یہ سمجھتے ہوئے کہ مسئلہ چھپانا اچھا نہیں، آپ نے وصال کے وقت لوگوں کو یہ حدیث بتا دی۔ (مترجم)

جو شخص خلوصِ دل کے ساتھ شہادت دے (کلمہ شہادت پڑھے) اس پر اللہ تعالیٰ آگ کو حرام کر دے گا۔ (م، ت)

حدیث بطاقہ مشہور ہے کہ وہ کلمہ جو ننانوے کتابوں پر بھاری ہوگا ہر کتاب اتنی بڑی ہوگی جہاں تک نظر پہنچتی ہے وُہ یہ ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (ق، حب، مس)

حدیث بطاقہ کی تفصیل

حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مخلوق کے سامنے کھڑا کرے گا اور اس کے سامنے ننانوے (۹۹) کتابیں پھیلا دے گا ہر کتاب اتنی بڑی ہوگی جہاں تک نظر پہنچتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو اس میں سے کسی کا انکار کرتا ہے؟ کیا تجھ پر اعمال لکھنے والوں نے ظلم کیا؟ عرض کرے گا" اے رب! مجھے نہ تو ان کتابوں سے انکار ہے اور نہ ہی مجھ پر ظلم کیا گیا"۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے کچھ عذر ہے، عرض کرے گا اے رب! کوئی عذر نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا۔ جس میں کلمہ شہادت لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کو لے جا اور وزن کر! وُہ عرض کرے گا اے اللہ تعالیٰ ان ننانوے کتابوں کے سامنے اس چھوٹے سے پرچے کی کیا حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا پھر وہ پرچہ ایک طرف رکھا جائے گا اور ننانوے کتابیں ایک طرف تو وہ پرچہ بھاری ہوگا۔

اَلْقٰهَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّ النَّارَ حَقٌّ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں اور بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے بندے اس کی لونڈی کے بیٹے اور اس کا کلمہ ہیں جو حضرت مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا گیا اور اس کی طرف سے روح ہیں اور (میں گواہی دیتا ہوں) کہ جنت اور دوزخ حق ہیں۔

مندرجہ بالا کلمات پڑھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس میں سے چاہے گا، داخل کرے گا۔ (م، خ، س)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے اس میں "لَا شَرِيْكَ لَهٗ" کا اضافہ ہے۔

جس شخص نے یہ کلمات پڑھے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا کسی بھی عمل پر ہو یا جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے۔ (خ، م، س)

آنحضرت ﷺ پڑھا کرتے تھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ

غَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَهٗ۔ (خ،م)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس نے اپنے لشکر کو غلبہ عطا کیا اپنے بندے کی مدد کی اور اُس (اللہ) اکیلے نے احزاب کو مغلوب کر دیا اب اس کے بعد کچھ نہیں۔

حدیث اعرابی

ایک اعرابی کہتا ہے کہ مجھے آنحضرت ﷺ نے یہ کلمات سکھاتے اور پڑھنے کا حکم فرمایا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (م)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بہت ہی بڑا ہے اور بے شمار تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ تمام جہانوں کو پالنے والا پاک ہے اور ہر قسم کی قوت، اللہ غالب حکمت والے ہی کی عطا سے ہے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور رزق عطا فرما۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔

جو شخص یہ کلمات پڑھے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، جو اسے دس

مرتبہ پڑھے اس کے لیے سو نیکیاں ' جو سو مرتبہ پڑھے اس کے لیے ہزار نیکیاں اور جو (جتنا) زیادہ کرے اسے (اتنا ہی) زیادہ ثواب ملے گا۔ (ت ، س)

جو شخص ان کلمات کو سو مرتبہ پڑھے اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اور یہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین کلام ہے۔ (م ، ت ، س ، مص)

یہ وہ افضل کلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے منتخب فرمایا۔ (م ، عو۔)

یہی وہ کلمہ ہے جس کا حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو (پڑھنے کا) حکم دیا۔ بے شک یہ کلمہ تمام مخلوق کی عبادت اور تسبیح ہے اور اسی (کے وسیلہ) سے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔ (مص)

جو شخص یہ کلمہ پڑھے اس کے لیے جنت میں ایک درخت گاڑ دیا جاتا ہے ' جو شخص رات کی سختی سے ڈرتا ہو ' یا مال خرچ کرنے میں بخیل ہو ' یا دشمن سے لڑنے میں سست ہو تو اس کلمہ کو کثرت سے پڑھے (کیونکہ بے شک یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے بھی افضل ہے۔ (ط)

سُبْحٰنَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ۔

میرا رب پاک ہے اور (میں) اس کی تعریف کے ساتھ (اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں)

یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی محبوب ہے۔ (عو)

سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

بہت بڑا اللہ پاک ہے۔

جو شخص یہ کلمہ پڑھے اس کے لیے جنت میں پودا لگتا ہے۔ (ت ، س ، حب ، مس ، مص)

سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ۔

بہت بڑا اللہ پاک ہے اور اس کی تعریف کے ساتھ (میں اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں)۔

جو شخص یہ کلمہ پڑھے اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔ (ت، س، حب، مس، مص) کیونکہ یہ مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کے ساتھ ان کے رزق مقرر کیے جاتے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اس کی تعریف کے ساتھ (میں اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں) عظیم و برتر اللہ پاک ہے۔

یہ دو کلمے زبان پر آسان، میزان میں بھاری اور اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ہیں۔ (خ، م، ت، مص)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں (وہ اللہ) نہایت عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ میں (اس کی) تعریف کرتا ہوں عظیم و برتر اللہ پاک ہے۔

جو شخص ان (مندرجہ بالا) کلمات کو پڑھے تو اسی طرح لکھے جاتے ہیں جس طرح اس نے پڑھے۔ پھر وہ عرش کے ساتھ لٹکاتے جاتے ہیں اور کوئی گناہ جو اس پڑھنے والے سے صادر ہو اس کو نہیں مٹاتا یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو یہ کلمات اسی طرح سربمہر (محفوظ) ہوں گے جس طرح اس نے کہے تھے۔ (د)

ف : اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان کلمات کو پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کفر سے محفوظ رہے گا کیونکہ کفر کے سوا کوئی عمل چاہے کبیرہ ہو کسی دوسرے عمل کو ساقط نہیں کرتا۔

چار کلمات

آنحضرت ﷺ اپنی زوجہ مطہرہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے صبح کی سنتیں پڑھ کر تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ اپنے مصلے پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں پھر چاشت کے بعد آنحضرت ﷺ واپس تشریف لاتے تو ام المومنین بدستور بیٹھی تسبیح میں مشغول تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے جانے کے بعد مسلسل اسی طرح بیٹھی ہو؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا میں نے تیرے (پاس سے جانے کے) بعد ایسے چار کلمات کو تین بار پڑھا ہے کہ اگر ان کا وزن ان تسبیحات سے کیا جائے جو صبح سے تم نے پڑھی ہیں تو یہ کلمات بھاری ہوں گے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَآءَ نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ۔ (م، س، مص، عو)

اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی رضا کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رِضَآءَ نَفْسِهٖ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

(م، س، مص، عو)

میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ

تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی رضامندی کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کے عرش کے وزن برابر اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کے کلمات کی سیاہی کے مطابق۔

ایک روایت میں ہے کہ " سُبْحٰنَ اللّٰہِ " کی جگہ " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ " کہے۔ (س)

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَآءَ نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔ (س)

اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی مرضی کے مطابق، اس کے عرش کے وزن برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (پاکیزگی بیان کرتا ہوں)۔

آسان تسبیح

ایک عورت کے ہاں حضور ﷺ نے کنکریاں (یا گٹھلیاں) پڑی ہوئی دیکھیں جن کے ساتھ وہ تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے آسان یا (آپ نے فرمایا) افضل تسبیح نہ بتاؤں۔ پھر آپ نے فرمایا۔

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ وَاللّٰہُ

اَکْبَرُ۔

اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں آسمانی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں ان اشیاء کی تعداد کے برابر جو ان کے (زمین و آسمان کے) درمیان ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو وہ پیدا کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔

اسی طرح "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کی جگہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" "وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" اور "وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" میں سے کوئی ایک پڑھ کر باقی وہی کلمات پڑھے۔

ایک دن آنحضرت ﷺ ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے، اس وقت ان کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں اور آپ ان کے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب سے میں تیرے پاس آکر کھڑا ہوا ہوں، اس سے زیادہ تسبیحات پڑھ چکا ہوں۔ ام المؤمنین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے سکھائیے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ کہو:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ۔ (د، مس)

اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتی (یا کرتا) ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں تجھے ایسا (جامع) ذکر سکھاتا ہوں کہ وہ رات سے لے کر دن اور دن سے لے کر رات تک ذکر کرنے سے افضل ہے۔ وہ یہ ہے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا

خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ

مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهٗ۔ (د، ط)

اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق بھر برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں تمام اشیاء کی تعداد کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں ہر چیز سے بھرپور، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں ان چیزوں کی تعداد کے مطابق جن کو اس کی کتاب (لوح محفوظ) نے شمار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں ان چیزوں سے بھرپور جن کو اس کی کتاب نے شمار کیا اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ تعالیٰ کے لیے ہر تعریف ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر، اللہ تعالیٰ کے لیے تعریف ہے ان چیزوں کی گنتی کے برابر جن کو کتاب (لوح محفوظ) نے شمار کیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریف ہے اس کے بھرنے کے برابر جس کو اس کی کتاب (لوح محفوظ) نے شمار کیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسا ذکر نہ بتاؤں جو تمہارے رات اور دن کے ذکر سے افضل اور (ثواب میں) زیادہ ہے؟ وہ یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ سُبْحَانَ

اللّٰہِ مِلْءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ

مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ

وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَّسُبْحٰنَ اللّٰہِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ

معمولی ردو بدل کے ساتھ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

ایک روایت کے مطابق :۔

"سُبْحٰنَ اللّٰہِ" کی جگہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" بھی کہا جا سکتا ہے۔ (س، حب، مس)

اسی طرح طبرانی نے روایت کی ہے مگر وہاں "سُبْحٰنَ اللّٰہِ" کی جگہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہا گیا ہے پھر فرمایا اسی طرح تسبیح کہے یا تکبیر اور احمد نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ البتہ تکبیر کا ذکر نہیں کیا۔

(ابو رافع کی اولاد کی ماں) سلمٰی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے چند کلمات بتائیں جو زیادہ نہ ہوں (تاکہ اچھی طرح یاد ہو جائیں۔)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا :۔

کہو "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" دس مرتبہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے لیے ہے۔

"سُبْحٰنَ اللّٰہِ" دس مرتبہ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ میرے لیے ہے۔

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک میں نے تجھے بخش دیا۔

تو اسے دس بار پڑھ اللہ تعالیٰ (ہر بار) فرمائے گا میں نے بخش دیا۔

افضل کلام

سُبْحٰنَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ۔ (ط)

اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی، اس کی تعریف کے ساتھ (بیان کرتا ہوں)

"سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ" یہ دونوں کلمات آسمان و زمین کے درمیان کو بھر دیتے ہیں۔ اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" میزان کو بھر دے گا۔ (ط)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین کلام چار کلمات ہیں۔ ان میں سے جس سے ابتداء کی جائے جائز ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

(م، ت)

اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی (بیان کرتا ہوں) اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔

یہ کلمات، قرآنِ پاک کے بعد سب سے بہتر کلمات ہیں اور یہ قرآن سے ہے (یعنی جُدا جُدا قرآن پاک میں مذکور ہیں۔)

جو شخص اِن کلمات کو پڑھے اس کے نامۂ اعمال میں ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ کلمات ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہیں جس پر سُورج طلوع ہوتا ہے۔

(ایک روایت میں ہے کہ بے شک جنّت کی مٹی اچھی ہے اور پانی میٹھا ہے، وُہ میدان ہموار ہے اور اس کے درخت یہ کلمات ہیں۔

تیرے لیے (ان میں سے) ہر ایک کے بدلے ایک درخت جنّت میں لگایا جائے گا۔ آگ سے (بچنے کے لیے) اپنی ڈھال پکڑو (اور) کہو یعنی یہ کلمات (مذکورہ بالا) کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن دائیں بائیں یا پیچھے سے، اور یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

ہر تسبیح "سُبْحٰنَ اللّٰہِ" کہنا) صدقہ ہے، ہر تحمید ("اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا) صدقہ ہے ہر تہلیل ("لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہنا) صدقہ ہے اور ہر تکبیر ("اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنا) صدقہ ہے۔ (م، د، ق)

صلوٰۃ تسبیح

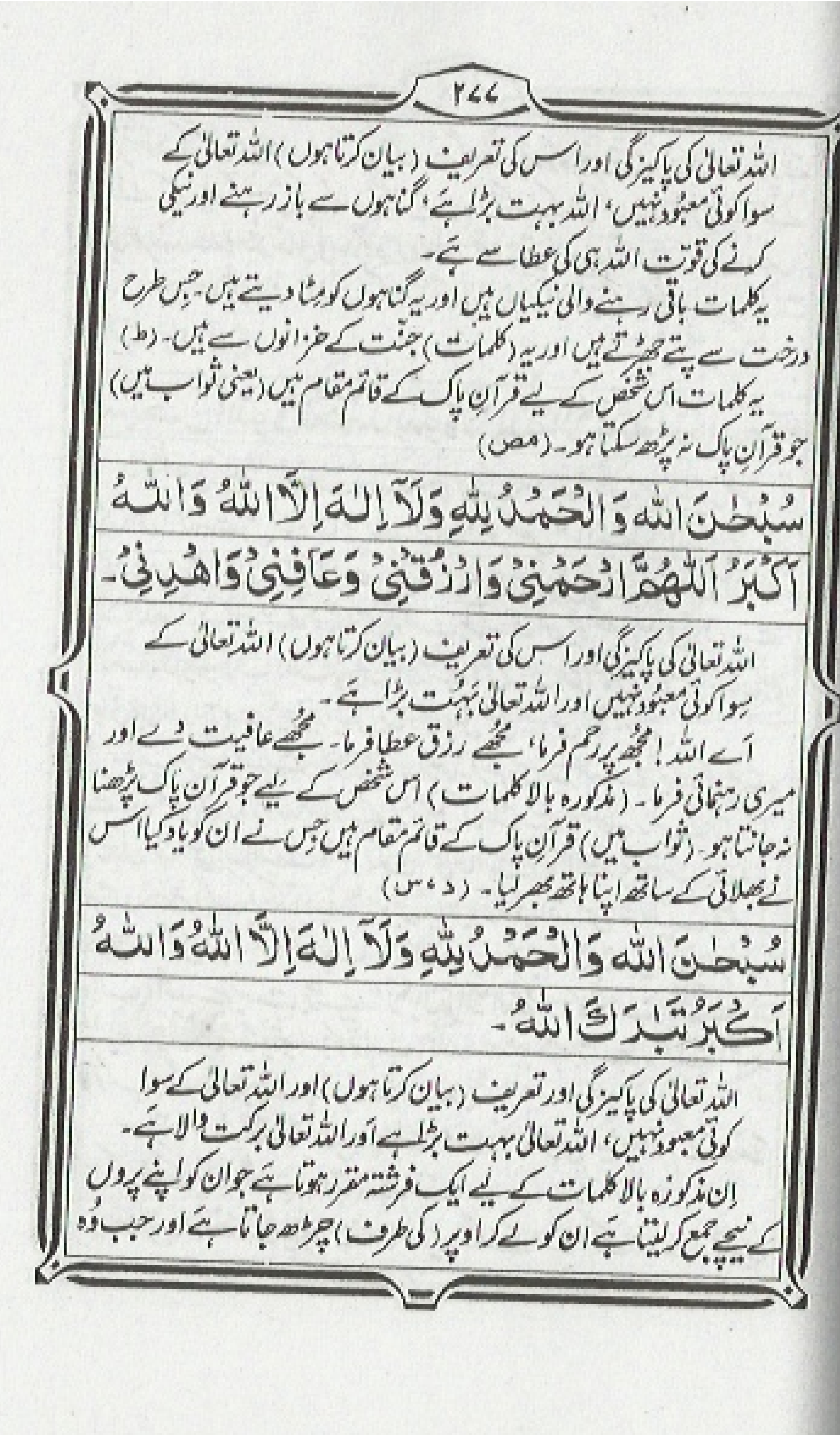
مذکورہ بالا چار کلمات یعنی " سُبْحٰنَ اللّٰہِ "، " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ "، " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " اور " اَللّٰہُ اَکْبَرُ " صلوٰۃ تسبیح میں پڑھے جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا" اے عباس! اے چچا! کیا میں آپ کو نہ دوں؟ کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس خصلتوں والا نہ بناؤں؟ کہ جب تک آپ وہ کام کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے تمام گناہ، اول و آخر، قدیم و جدید، غلطی سے یا جان بوجھ کر چھوٹے بڑے پوشیدہ اور ظاہر (سب گناہ) مُعاف کرے گا۔

وہ دس خصلتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعتیں نفل پڑھیں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور دوسری کوئی سُورہ پڑھیں، جب قرأت سے فارغ ہوجائیں تو حالتِ قیام ہی میں " سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ " پندرہ مرتبہ پڑھیں۔ پھر رکوع کریں اور حالتِ رکوع میں انہی کلمات کو دس مرتبہ پڑھیں پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں پھر سجدے میں چلے جائیں اور وہاں بھی دس مرتبہ پڑھیں پھر سجدے سے اُٹھا کر دس مرتبہ انہی کلمات کو پڑھیں پھر سجدے میں (دوبارہ) جائیں اور دس مرتبہ پڑھیں اور جب سجدے سے سر اٹھائیں تو کھڑے ہونے سے پہلے دس مرتبہ پڑھیں۔ پس ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ یہ تسبیحات پڑھی جائیں گی اسی طرح چار رکعتوں میں کریں۔

اگر روزانہ ایک مرتبہ پڑھ سکیں تو روزانہ پڑھیں ورنہ ہر جمعہ کو اور اگر اس طرح بھی نہ ہوسکے تو ہر مہینے ایک مرتبہ اور اگر ہر مہینے نہ پڑھی جاسکے تو ہر سال ایک مرتبہ اور ایسا بھی نہ ہوسکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھی جائے (د، ق، مس، حب)

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔



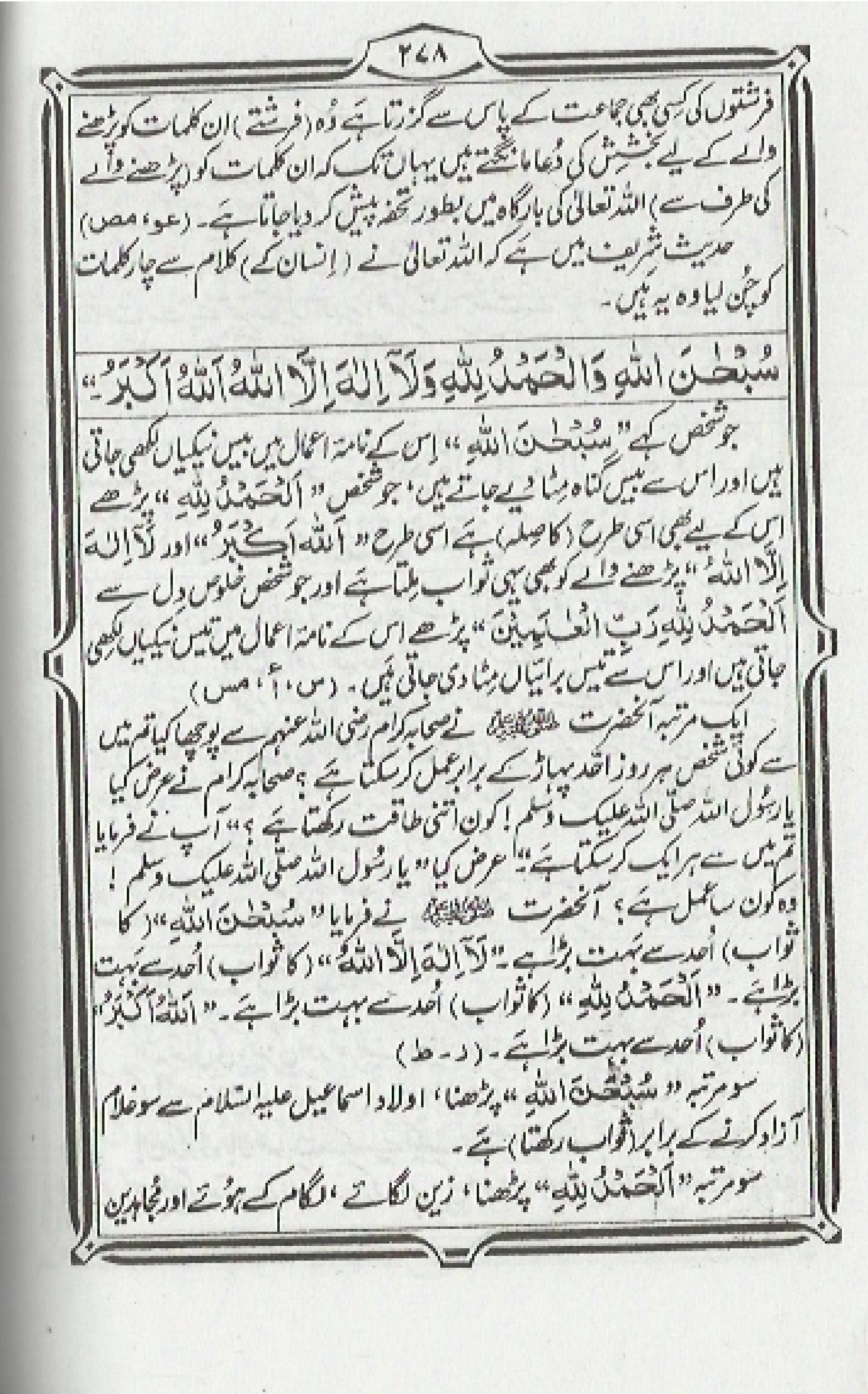
اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور اس کی تعریف (بیان کرتا ہوں) اللہ تعالیٰ کے
سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، گناہوں سے باز رہنے اور نیکی
کرنے کی قوت اللہ ہی کی عطا سے ہے۔
یہ کلمات باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور یہ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ جس طرح
درخت سے پتے جھڑتے ہیں اور یہ (کلمات) جنت کے خزانوں سے ہیں۔ (ط)
یہ کلمات اس شخص کے لیے قرآن پاک کے قائم مقام ہیں (یعنی ثواب ہیں)
جو قرآن پاک نہ پڑھ سکتا ہو۔ (مص)

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ۔

اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور اس کی تعریف (بیان کرتا ہوں) اللہ تعالیٰ کے
سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔
اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھے رزق عطا فرما۔ مجھے عافیت دے اور
میری رہنمائی فرما۔ (مذکورہ بالا کلمات) اس شخص کے لیے جو قرآن پاک پڑھنا
نہ جانتا ہو۔ (ثواب میں) قرآن پاک کے قائم مقام ہیں جس نے ان کو یاد کیا اس
نے بھلائی کے ساتھ اپنا ہاتھ بھر لیا۔ (د، س)

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ۔

اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور تعریف (بیان کرتا ہوں) اور اللہ تعالیٰ کے سوا
کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ برکت والا ہے۔
ان مذکورہ بالا کلمات کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو ان کو اپنے پروں
کے نیچے جمع کر لیتا ہے ان کو لے کر اوپر (کی طرف) چڑھ جاتا ہے اور جب وہ



فرشتوں کی کسی بھی جماعت کے پاس سے گزرتا ہے وہ (فرشتے) ان کلمات کو پڑھنے والے کے لیے بخشش کی دعا مانگتے ہیں یہاں تک کہ ان کلمات کو پڑھنے والے کی طرف سے) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بطور تحفہ پیش کر دیا جاتا ہے۔ (عو، مص)

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (انسان کے) کلام سے چار کلمات کو چن لیا وہ یہ ہیں۔

"سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔"

جو شخص کہے "سُبْحٰنَ اللّٰهِ" اس کے نامۂ اعمال میں بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے بیس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، جو شخص "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" پڑھے اس کے لیے بھی اسی طرح (کا صلہ) ہے اسی طرح "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھنے والے کو بھی یہی ثواب ملتا ہے اور جو شخص خلوص دل سے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" پڑھے اس کے نامۂ اعمال میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے تیس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔ (س، ا، مس)

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز اُحد پہاڑ کے برابر عمل کر سکتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کون اتنی طاقت رکھتا ہے؟ "آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کر سکتا ہے۔" عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ کون سا عمل ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "سُبْحٰنَ اللّٰهِ" (کا ثواب) اُحد سے بہت بڑا ہے۔ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" (کا ثواب) اُحد سے بہت بڑا ہے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" (کا ثواب) اُحد سے بہت بڑا ہے۔ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" (کا ثواب) اُحد سے بہت بڑا ہے۔ (د۔ط)

سو مرتبہ "سُبْحٰنَ اللّٰهِ" پڑھنا، اولاد اسماعیل علیہ السلام سے سو غلام آزاد کرنے کے برابر (ثواب رکھتا) ہے۔

سو مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" پڑھنا، زین لگائے، لگام کسے ہوئے اور مجاہدین

کو اُٹھائے ہوتے گھوڑوں (کو جہاد کے میدان میں بھیجنے یا لے جانے) کے برابر (ثواب رکھتا) ہے۔

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ" سو مرتبہ پڑھنا ان سو اونٹوں کے برابر ہے جن کے گلے میں قربانی کے پٹے (مقبول) ہوں اور ان کو مکہ مکرمہ میں قربان کیا جائے۔ (س، ق، مس، ط، مص)

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کا پڑھنا زمین و آسمان کے درمیان کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ (س، ق، مس، أ، ط)

واہ، واہ ان پانچ چیزوں کے ساتھ خوش بختی ہے جو ترازو میں سب سے زیادہ بھاری ہوں گی۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

اور مسلمان باپ جس کا نیک بیٹا جو مر جائے اور وہ اس کی موت پر صبر و شکر سے کام لیتے ہوئے اجر و ثواب کا طالب ہو۔ (س، حب، مس، د، أ، ط)

ایک حدیث میں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جو تم "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ" کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بزرگی کا ذکر کرتے ہو۔ یہ کلمات عرش کے ارد گرد پھرتے ہیں۔ ان سے ایسی آواز آتی ہے جس طرح شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے اور یہ اپنے پڑھنے والے کی یاد دلاتے رہتے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہونا چاہتا ہے یا اس طرح کہ ہمیشہ (بارگاہِ خداوندی میں) اس کی یاد دلائی جاتی رہے۔ (ق، مس)

ف: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا ذکر ہوتا رہے تو وہ ان کلمات کو پڑھا کرے۔ (مترجم)

حدیث شریف میں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

باقی رہنے والی نیکیاں زیادہ سے زیادہ اختیار کرو (یعنی) اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ

اِلَّا بِاللّٰہِ (پڑھا کرو)۔ (س، حب)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ (مندرجہ بالا) کلمہ پڑھا کرو بے شک یہ جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (ع، ﺫ، د، ط)

(ایک روایت میں ہے) جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ (أ، ط، س)

(ایک روایت میں ہے) جنّت کا پودا ہے۔ (حب، ﺫ، ط)

گذشتہ صفحات میں گزر چکا ہے کہ یہ ننانوے بیماریوں کا علاج ہے جن میں سے آسان ترین بیماری غم ہے۔ (س، ط)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں آنحضرت ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر تھا۔ جب میں نے یہ کلمہ پڑھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تجھے اس کی تفسیر (مفہوم) معلوم ہے۔ میں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔" تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

(اس کا مطلب یہ ہے) کہ برائی سے بچاؤ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ بچائے (یہ لاحول کا معنی ہے) اور نیکی کرنے کی طاقت (بھی) اللہ تعالیٰ (ہی) کی مدد سے حاصل ہو سکتی ہے۔ (یہ لَا قُوَّۃَ کا معنی ہے)۔ (د)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ۔

برائیوں سے اجتناب اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی عطا سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے جائے نجات (بھی) اسی کے ہاں ہے۔

یہ کلمات جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہیں۔ (س)

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا وَّنَبِيًّا۔

میں، اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین (برحق) اور حضرت محمد کو رسول اور نبی مان کر راضی ہوں۔

جو شخص ان کلماتِ مذکورہ بالا کو پڑھے اس کے لیے جنّت واجب ہے۔

(س، د، مص)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ اِنْ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب! پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! بیشک میں اپنی اس دُنیاوی زندگی میں تجھ (ہی) پر بھروسہ کرتا ہوں بلاشبہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں پس اگر تو مجھے میرے نفس کے حوالے کرے تو (گویا کہ) تو نے مجھے شر کے قریب کر دیا اور نیکی سے دور کر دیا اور میں صرف تیری ہی رحمت پر پختہ یقین رکھتا ہوں پس میرے لیے اپنے ہاں وعدہ فرمائے جس کو قیامت کے دن پورا فرما بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

جب کوئی مسلمان یہ مذکورہ بالا دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے۔ بے شک میرے بندے نے مجھ سے ایک وعدہ لیا پس اس کے لیے اسے پورا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

حضرت سہیل فرماتے ہیں میں نے قاسم بن عبدالرحمان کو بتایا کہ حضرت عوف نے مجھے اس طرح خبر دی ہے تو جواب میں قاسم بن عبدالرحمان نے کہا کہ ہمارے گھر کی ہر پردہ نشین عورت اپنے پردے میں (گھر میں) اس دعا کو پڑھتی ہے۔ (ط)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبٰرَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى۔

اللہ تعالیٰ کے لیے بے شمار تعریفیں ہیں جو نہایت پاکیزہ اور بابرکت ہیں جیسا کہ ہمارا رب چاہے اور راضی ہو۔

ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا جب وہ بیٹھا تو اس نے مندرجہ بالا کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی۔ (اس پر) آنحضرت ﷺ نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے" دس فرشتوں نے لپک کر ان کلمات کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ان میں سے ہر ایک کی خواہش تھی کہ وہ ان کلمات کو لکھے لیکن ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کس طرح لکھیں چنانچہ وہ ان کو اٹھا کر بارگاہ خداوندی میں لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس طرح لکھو جس طرح میرے بندے نے کہا ہے۔ (حب، مس)

نوٹ: سید استغفار کا ذکر گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔

اِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

بے شک میں، اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

یہ استغفار، دن میں ستر مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھی جاتے۔ (ص، طس، س، ق)

یا سو مرتبہ روزانہ پڑھی جاتے۔ (طس، مس)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا "اپنے رب کے ہاں توبہ کرو۔ بے شک میں (معصوم ہونے کے باوجود) دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ (عو)

ایک روایت میں ہے کہ توبہ (کرنے کی وجہ) سے گناہوں پر اصرار نہیں اگرچہ دن میں ستر مرتبہ (ایک گناہ کو) لوٹاتے۔

ف :۔ اس نیت سے بار بار گناہ کرنا کہ توبہ کرلوں گا، جرم عظیم ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بار بار گناہ کا ارتکاب، گناہ پر اصرار شمار ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص توبہ کرے تو یہ گناہ اصرار شمار نہیں ہوں گے۔ (مترجم)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا بے شک میرے دل پر پردہ کیا جاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ بخشش مانگتا ہوں۔ (م، د، س)

ف : آنحضرت ﷺ، ہر وقت اپنے قلب مبارک کو بارگاہِ رب العزت میں حاضر رکھنا پسند فرماتے تھے لیکن بعض اوقات (تعلیم امت کے لیے) دنیوی امور میں مشغولیت کی وجہ سے عدم توجہ کو آپ نے پردے سے تعبیر فرمایا۔

رسُولِ اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم سے اس قدر غلطیاں سرزد ہوں کہ ان سے زمین و آسمان کے درمیان کی جگہ بھر جاتے پھر تم اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرو البتہ وہ تمھاری بخشش فرمائے گا اور مجھے قسم اس ذات کی جس کے اختیار میں میری جان ہے اگر تم خطا نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لائے گا جن سے خطا کا ارتکاب ہوگا پھر بخشش مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا۔ (أ، ص)

ف : اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت کی طرف اشارہ اور استغفار کی ترغیب ہے۔ گناہوں کی ترغیب نہیں ہے، کیونکہ گناہوں سے تو شریعت میں ممانعت ہے۔ (مترجم)

ایک حدیث میں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے اپنے خالق و مالک کی

قسم اگر تم سے گناہ سرزد نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ تمھیں لے جائے گا اور ایسی قوم کو لائے گا جو گناہ کریں اور پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں اور اللہ تعالیٰ انھیں بخش دے گا۔ (م)

(ایک روایت میں ہے) جو شخص، اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ (ت، س)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا نامۂ اعمال اسے مسرور کرے وہ (اس میں) کثرت سے استغفار (درج) کرے۔ (طس)۔

ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو ایک مقرر فرشتہ اس کے گناہوں کو لکھنے کے لیے تین گھڑیاں ٹھہرا رہتا ہے پس اگر وہ ان تین لمحات میں اپنے اس گناہ کی بخشش چاہتا ہے تو وہ فرشتہ نہ تو اسے اس گناہ سے آگاہ کرے گا اور نہ ہی قیامت کے دن اسے عذاب دیا جائے گا۔ (مس)

ف : قیامت کے دن ہر آدمی کے اعمال اس کے سامنے لائے جائیں گے لیکن یہ برا عمل جس سے اس نے استغفار کیا، سامنے نہیں لایا جائے گا۔

ایک روایت میں ہے شیطان نے اللہ تعالیٰ عزّ و جلّ سے کہا مجھے تیری عزت جلال کی قسم میں اس وقت تک بنی آدم کو گمراہ کرتا رہوں گا۔ جب تک ان میں رُوح موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں اس وقت تک انھیں بخشتا رہوں گا جب تک یہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔ (أ، ص)

نوٹ : استغفار کے بارے میں ایک حدیث گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر کہا "ہائے میرے گناہ!" تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ تو بخشش سے کہاں ہے؟ یعنی بخشش کیوں نہیں مانگتا۔

ایک روایت میں ہے جب اعمال لکھنے والے دو فرشتے دن میں نامۂ اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے شروع اور آخر میں استغفار کو دیکھ کر فرماتا ہے اس کتاب کی دونوں طرفوں کے درمیان جو کچھ (بھی گناہ) لکھا ہوا

ہے' میں نے اس بندے کے لیے معاف کر دیا۔ (ط)

دوسروں کے لیے دعائے مغفرت

ایک روایت میں ہے جو شخص مومن مردوں اور عورتوں کے لیے بخشش طلب کرتا ہے' اللہ تعالیٰ ان مومنین و مومنات کی تعداد کے مطابق اس کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (ط)

نوٹ: گزشتہ صفحات میں یہ حدیث گزر چکی ہے کہ جو شخص استغفار کو لازم پکڑتا ہے یا کثرت سے استغفار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے ہر مشکل سے باہر آنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔ اسی طرح گزشتہ صفحات میں یہ بھی گزر چکا ہے کہ جو شخص مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے بخشش مانگتا ہے (تو اس کا کیا صلہ ہے) (نیز) اس آدمی کا واقعہ (بھی گزر چکا ہے) کہ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ہم میں سے کوئی گناہ کرتا ہے"۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ لکھ دیا جاتا ہے پھر اس نے پوچھا وہ بخشش مانگتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا بخش دیا جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے انسان! بے شک تو جب تک مجھ سے دعا مانگتا رہے گا اور پر امید رہے گا میں (تیرے گناہوں کو) چاہے کتنے ہی ہوں بخشوں گا اور کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ (کہ وہ کتنے ہیں) اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں پھر بھی تو مجھ سے بخشش مانگے میں بخش دوں گا۔ اے انسان! اگر تو میرے پاس بھری ہوئی زمین گناہ لاتے اور مجھ سے ملاقات کرے اس حال میں کہ تو نے مجھ سے شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں تجھے زمین بھر' مغفرت عطا کروں گا۔ (ت)

ایک روایت میں ہے کہ ایک بندہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے اے میرے رب! میں نے گناہ کیا' تو مجھے بخش دے' اس کا رب فرماتا ہے میرا بندہ خوب جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور ان پر مواخذہ کرتا ہے۔ (پس) میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔

پھر وہ بندہ جتنا اللہ چاہے ٹھہرتا ہے، اور پھر (دوبارہ) گناہ کرتا ہے اور عرض کرتا ہے اے رب! میں نے دوسرا گناہ کیا پس مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میرا بندہ خوب جانتا ہے کہ بے شک اس کا ایک رب ہے۔ جو گناہوں کو بخشتا ہے اور ان پر گرفت (بھی) کرتا ہے، (پس) میں نے اپنے بندے (کے گناہ) کو بخش دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ کی مشیئت کے مطابق وہ بندہ کچھ مدت گناہ سے باز رہتا ہے۔ اور (اس کے بعد) پھر گناہ کرتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے رب! میں نے پھر گناہ کیا پس تو مجھے بخش دے (چنانچہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ خوب جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور گرفت بھی فرماتا ہے (پس) میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ (اس طرح تین بار یہ ارشاد ہوتا ہے) پس بندہ جو چاہے عمل کرے (یعنی استغفار کی وجہ سے اس کے گناہ معاف ہوتے رہتے ہیں۔ (یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بیان ہے گناہوں کا حکم نہیں ہے)

حدیث شریف میں ہے کہ اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار (کا ذکر) ہے۔ (ق)

نوٹ:۔ گزشتہ صفحات میں یہ حدیث گزر چکی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی تو آپ نے اسے استغفار کا حکم فرمایا۔

استغفار کا طریقہ (الفاظ)

ان الفاظ میں بخشش مانگی جائے۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں، اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں۔

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ

اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندہ قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

ف :- جو شخص ان (مندرجہ بالا) کلمات کے ساتھ تین بار استغفار کرے اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ میدانِ جنگ (میں کافروں کے مقابلے) سے بھاگا ہو۔ (د، ت، عو، ط)

اگر کوئی شخص پانچ بار ان کلماتِ استغفار کو پڑھے، اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (مص)

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

(د، حب)

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو ہی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کلمات سو مرتبہ سنتے تھے۔ (عہ، حب)

حضرت ربیع بن خیثم رضی اللہ عنہ نے کیا ہی اچھی بات کہی کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ"

کیونکہ یہ گناہ اور جھوٹ ہوگا۔ بلکہ یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ۔

اے اللہ! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔

اور جس طرح ہمارے بعض ائمہ نے خیال کیا کہ اس طریقہ پر استغفار جھوٹ ہوگا، ایسا نہیں ہے بلکہ یہ گناہ ہوگا کیونکہ جب وہ غافل دل سے بخشش مانگے گا

اور طلب بخشش کو حاضر نہ کرے اور دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہو پس بے شک یہ گناہ ہے کہ اس کی سزا بدنصیبی ہے اور یہ رابعہ بصری رحمہا اللہ کے قول کی مثل ہے کہ انھوں نے فرمایا۔

"ہمارا بخشش طلب کرنا (جو غافل دل کے ساتھ ہوتا ہے) بے شمار استغفار کا محتاج ہے۔" اور جب کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہوں اور (درحقیقت) رجوع نہ کرے تو یقیناً یہ جھوٹ ہے۔ لیکن دعا اور توبہ کے ساتھ دُعا مانگنا اگرچہ غافل ہو بعض اوقات وقتِ قبولیت کو پالیتی ہے اور قبول ہو جاتی ہے۔ پس جو شخص، کثرت سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ عنقریب داخل ہوگا۔

اور اس چیز کو آنحضرت ﷺ کا عمل اور حکم واضح کرتا ہے کہ آپ ایک مجلس میں کثرت سے یعنی سو مرتبہ استغفار کرتے اور آپ نے قطعی حکم فرمایا کہ جو شخص "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" پڑھے وہ یقیناً بخش دیا جائے گا اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہو، چاہے وُہ شخص ایک مرتبہ یہ کلمات کہے یا تین بار۔

پس ہوشیار رہو کہ تمھارے لیے پردہ کھول دیا گیا ہے پس اپنے نفس کے لیے وہ چیز اختیار کرو جو تمھیں پسند آئے۔

کتاب الزہد میں حضرت لقمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنی زبان کو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ (پڑھنے) کی عادت ڈالو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ ایسے اوقات ہیں کہ ان میں وہ سائل کے سوال کو رد نہیں کرتا۔

ف:۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" گناہ شرعی نہیں بلکہ "حسنات الابرار سیئات المقربین" (نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین لوگوں کی برائیاں ہیں) کی مثل ہے کیونکہ اہلِ طریقت کے نزدیک غفلت بھی معصیت ہے۔ اس لیے جب کوئی شخص "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" کہے اور دل سے غافل ہو تو وُہ اہلِ طریقت کے نزدیک گنہگار ہوگا۔ البتہ جھوٹا نہیں ہوگا کیونکہ مومن ہمیشہ طالبِ مغفرت ہوتا ہے لیکن "اَتُوْبُ اِلَيْهِ" اہلِ طریقت کے نزدیک

جھوٹ شمار ہوتا ہے جب کہ دل سے نہ کہے کیونکہ یہ رجوع کامیابی ہے اور رجوع کبھی ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا۔ (مترجم)

قرآن پاک، اس کی سورتوں اور آیات کی فضیلت کا بیان

آنحضرت ﷺ نے فرمایا قرآن شریف پڑھو بے شک یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا (شفیع) شفاعت کرنے والا) بن کر آئے گا۔

حدیث شریف میں ہے "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص قرآن پاک (کی تعلیم و تعلم) میں مشغول ہونے کی وجہ سے میرے ذکر اور دعا سے باز رہے میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت دوسری باتوں پر ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ (اپنی تمام) مخلوق سے افضل ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا۔ قرآن پاک سیکھو اور (پابندی سے) پڑھو۔ پس بے شک جس نے قرآن پاک سیکھا، اس کو پڑھا اور اس کے ساتھ رات کو (عبادت میں) قیام کیا، اس کے لیے قرآن پاک اس تھیلی کی طرح ہے جس میں خوشبو ہو اور وہ تمام مکان میں پہنچتی ہو۔ اور اس شخص کی مثال جو قرآن پاک سیکھتا ہے اور پھر سو جاتا ہے (یعنی پڑھتا نہیں) دراں حالیکہ قرآن پاک اس کے سینے میں ہے، اس تھیلی کی مثل ہے جس میں خوشبو ڈال کر (اوپر سے) بند کر دی گئی ہو۔

حدیث شریف میں ہے جس نے قرآن پاک کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے جو دس نیکیوں کے برابر ہے میں نہیں کہتا کہ "الٓمّٓ" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم (بھی) ایک حرف ہے (پس "الٓمّٓ" تین حرف ہیں)

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا دو آدمیوں سے رشک جائز ہے ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا پس وہ رات دن کی گھڑیوں میں کھڑا ہو کر نماز میں قرآن پاک پڑھتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا

پس وہ دِن رات (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔ (خ، م)

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کو کہا جاتے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور (جنّت کے) درجات طے کرتا جا اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دُنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا پس بے شک تیری منزل آخری آیت کے پاس ہے جس کو تو پڑھے گا۔ (د، ت)

ایک حدیث میں ہے کہ وہ قرآن پڑھنے والا، جو اس کے پڑھنے میں ماہر ہے (قیامت کے دن) بزرگ اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص اس حالت میں قرآن پڑھتا ہے کہ اس کے پڑھنے میں رکاوٹ ہے اور وہ (پڑھنا) اس کے لیے مشکل ہے تو اس کے لیے دوگنا ثواب ہے۔ (خ، م)

سُورۂ فاتحہ کی فضیلت

سُورۂ فاتحہ قرآن پاک کی عظیم ترین سُورت ہے یہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔ (خ، د، س، ق)

ف: سبع مثانی کے معنی ہیں بار بار پڑھی جانے والی سات آیات۔ اور قرآن کے اسرار و معانی اجمالاً اس میں ہیں اس لیے اس کو قرآنِ عظیم فرمایا گیا۔ (مترجم)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے عرش کے نیچے سے فاتحۃ الکتاب (سُورۂ فاتحہ) عطا کی گئی۔

ف: ”عرش کے نیچے“ کے الفاظ اس کی بزرگی کی طرف اشارہ ہے۔ (مترجم)

(ایک دفعہ) حضرت جبرئیل علیہ السّلام، بارگاہ رسالت میں حاضر تھے کہ انھوں نے اوپر کی طرف سے ایک آواز سُنی پس سر اُٹھا کر دیکھا تو عرض کیا یہ ایک فرشتہ ہے جو زمین کی طرف (پہلی مرتبہ) اترا ہے آج سے پہلے کبھی نہیں اترا اس نے سلام عرض کیا اور کہا کہ آپ کو دو نوروں کی خوشخبری ہو جو آپ کو دیے گئے اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے (ایک) سُورۂ فاتحہ اور (دوسرا) سورۂ بقرہ کی آخری آیات کہ اگر ان میں سے ایک حرف بھی پڑھیں گے تو اس

کا ثواب ضرور دیا جائے گا۔ (م، س)

سُورہ بقرہ کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے کہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جہاں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہو۔ (مر، ت، س)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسے (سُورۃ بقرہ کو) پڑھو بے شک اس کا حاصل کرنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا افسوسناک ہے اور سست لوگوں اور اہل باطل کو اس کے پڑھنے کی توفیق نہیں۔ (مر)

ایک روایت میں ہے کہ ہر چیز کی بلندی ہے اور قرآن پاک کی بلندی سورۃ بقرہ ہے۔ (ب، مس، حب)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص رات کو یہ سورت پڑھے تین راتیں شیطان اس کے گھر میں نہیں داخل ہوگا اور جو شخص دن کو یہ سورت پڑھے تو شیطان تین دن تک اس کے گھر میں نہیں داخل ہوگا۔ (حب)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے سُورہ بقرہ پہلے ذکر سے دی گئی۔ (مس)

ف: ذکر اول سے مراد لوح محفوظ ہے۔ بعض نے کتب سابقہ بھی مُراد لی ہیں، لیکن یہ اس لیے صحیح نہیں کہ دوسری روایت جو پہلے گزر چکی ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ سُورہ اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی۔ (مترجم)

سُورۃ بقرہ اور آلِ عمران (دونوں) کی فضیلت

آنحضرت ﷺ نے فرمایا، دو چمکتی ہُوئی سورتیں پڑھو ایک سُورہ بقرہ اور دوسری آلِ عمران۔ پس یہ دونوں قیامت کے دن اس صورت میں آئیں گی گویا کہ بادل کے دو ٹکڑے ہیں یا دو سائبان ہیں یا قطار باندھے ہُوئے پرندوں کے دو گروہ ہیں اور یہ اپنے پڑھنے والے کی جانب جھگڑا کریں گی۔ (م)

آیت الکرسی کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے کہ یہ (آیت الکرسی) قرآن پاک کی بزرگ ترین آیت ہے۔ (مرقد)

ایک روایت میں ہے یہ قرآن پاک کی آیتوں کی سردار ہے۔ (ت، حب، مس) یہ (آیت الکرسی لکھ کر) جس مال پر (رکھ دی جائے) یا (کسی) بچے کے گلے میں ڈال دی جائے شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔ (حب)

سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے کہ سورۃ بقرہ کی دو آیتیں "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ" سے آخر سورۃ تک تین راتیں پڑھی جائیں تو شیطان قریب نہیں آئے گا۔ (ت، س، حب، مس)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کو (ایسی) دو آیتوں کے ساتھ ختم فرمایا۔ جو اس نے مجھے اپنے اس خزانے سے دی ہیں جو اس کے عرش کے نیچے ہے پس ان کو سیکھو، اپنی عورتوں کو سکھاؤ اور اپنی اولاد کو سکھاؤ کیونکہ وہ آیاتِ رحمت ہیں، قرآن ہیں اور دعا ہیں۔ (مس)

سورۃ انعام کی فضیلت

حدیث پاک میں ہے کہ جب سورۃ انعام اتری، آنحضرت ﷺ نے "سُبْحٰنَ اللّٰہِ" کہا اور فرمایا کہ اس سورت کے ہمراہ اتنے فرشتے آئے ہیں کہ انھوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا ہے۔

سورۃ کہف کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور سے روشنی رہتی ہے۔ (مس)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اس کو جمعۃ المبارک کی رات میں پڑھے اس کے لیے اس قدر روشنی ہوتی ہے جتنا فاصلہ اس کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان ہے۔ (عو، مے)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اس کو اسی طرح پڑھے جس طرح یہ نازل ہوئی ہے، اس کے لیے اس کی جگہ سے مکہ مکرمہ تک (کا فاصلہ) روشن ہوجاتا ہے۔ اور جو کوئی اس کی آخری دس آیات پڑھے تو جب دجال ظاہر ہوگا، اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔ (س، مس)

ایک حدیث میں ہے جو شخص سورۃ کہف پڑھے اس کے لیے قیامت کے دن اس کے مقام سے لے کر مکہ مکرمہ تک روشنی ہی روشنی ہوگی اور جو اس کی آخری دس آیات پڑھے پھر (جب) دجال ظاہر ہوگا اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (طس)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اس سورت کی پہلی دس آیات یاد کرلے دجال (کے شر) سے محفوظ رہے گا۔ (م، د، س)

ایک حدیث میں ہے جو شخص (اس سورۃ کی) دس آیات یاد کرے (یا جو شخص اس کی آخری دس آیات پڑھے) دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (م، د، س)

ایک روایت میں ہے جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھے، دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (ت، م)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص دجال کو پائے تو اس پر اس سورہ کی ابتدائی آیات پڑھے یہ (اس مسلمان کے لیے) اس (دجال) کے فتنہ سے بچاؤ ہوگا۔ (د)

سورہ طٰہٰ، طواسین اور حوامیم کی فضیلت

آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے طٰہٰ، طواسین اور حوامیم، موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں سے دی گئی ہیں۔

نوٹ : طواسین وہ سورتیں ہیں جن کے شروع میں طٰسٓ یا طٰسٓمٓ

ہے اور حوامیم وُہ سورتیں جن کے شروع میں حٰمٓ ہے۔
وُہ سُورتیں یہ ہیں :۔
سُورۂ شُعَرَآء ، سُورۂ نَمَلْ ، سُورہ قِصَصْ۔
سُورۂ مُؤْمِنْ ، سُورہ حٰمٓ سَجْدَہْ ، سُورۂ شُورٰی ، سورۂ زُخْرُفْ ، سُورۂ دُخَانْ ، سُورہ جَاثِیَہْ ، سُورہ اَحْقَافْ۔

سُورۂ یٰسٓ کی فضیلت

آنحضرت ﷺ نے فرمایا :۔
قرآن کا دِل سُورۂ یٰسٓ ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت (کے حصُول) کی نیّت سے پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اسے اپنے مرنے والوں پر پڑھا کرو۔ (س، ق، حب)

سُورۂ فتح کی فضیلت

رسُول اکرم ﷺ فرماتے ہیں سُورۂ فتح مجھے ہر اس چیز سے زیادہ پسند ہے جس پر سُورج طلوع ہوتا ہے (یعنی دُنیا کی ہر چیز سے زیادہ پسند ہے)۔ (خ، س، ت)

سُورۂ المُلک کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے کہ سُورۂ تبارک الملک (کی) تیس (۳۰) آیات ہیں۔ اُنھوں نے ایک آدمی کی سفارش کی۔ یہاں تک کہ وُہ بخشا گیا۔ (حب، عہ، مس)
ایک روایت میں ہے کہ یہ سُورت اپنے پڑھنے والے کے لیے بخشش مانگتی ہے یہاں تک کہ اس کو بخش دیا جاتا ہے۔ (حب)
آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ یہ سُورت ہر مومن کے سینے میں ہونی چاہیے۔ (مس)

حدیث شریف میں ہے کہ قبر میں عذاب کے فرشتے ایک آدمی کے پاس آتے ہیں جب وہ اس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو پاؤں کہتے ہیں تمھارے لیے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ ہمارے ساتھ (کھڑا ہو کر نماز میں) سُورۃ الملک پڑھا کرتا تھا پھر وہ فرشتے سینے کی طرف سے آتے ہیں، پھر پیٹ کی طرف سے، پھر سر کی جانب سے آتے ہیں لیکن ہر طرف سے ان کو یہی جواب ملتا ہے پس یہ سُورۃ اپنے پڑھنے والے کو عذابِ قبر سے بچا لیتی ہے اور یہ سُورۃ تورات میں بھی اس فضیلت کے ساتھ مذکور ہے کہ جو کوئی اسے رات کو پڑھے پس بیشک اس نے بہت نیکیاں (حاصل) کیں اور اچھا عمل کیا۔ (عو، مس)

سُورۂ زلزال کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے کہ سُورۃ زلزال (اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ) قرآن پاک کا چوتھائی ہے ایک روایت میں ہے کہ نصف قرآن کے برابر ہے۔ (ت، مس)

ف: چونکہ اس میں آخرت کا بیان ہے اور قرآن پاک میں توحید، نبوت معاش اور آخرت کا ذکر ہے لہذا یہ ذکر چوتھائی ہے۔ (مترجم)

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی جامع سورت پڑھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے "اِذَا زُلْزِلَتْ" پڑھائی جب فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں اس پر کبھی زیادہ نہیں کروں گا پھر وہ شخص چلا گیا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا "اس شخص نے مقصد کو پا لیا" آپ نے یہ بات دو مرتبہ فرمائی۔ (د، ن، مس، حب)

سُورۃ کافرون کی فضیلت

ایک روایت میں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا سُورۂ کافِرُوْن قرآن پاک کا چوتھائی ہے (یا فرمایا) قرآن پاک کی چوتھائی کے برابر ہے۔ (ت، مس)۔

دو بہترین سورتیں جو صبح کی نماز (فرض) سے پہلے دو رکعتوں (سنتوں) میں پڑھی جاتی ہیں، سورہ کافرون اور سورۂ اخلاص ہے۔ (حب)

سورہ نصر کی فضیلت

آنحضرت ﷺ نے فرمایا "إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ" قرآنِ پاک کا چوتھائی ہے۔ (ت)

سورۂ اخلاص کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" قرآن پاک کا تیسرا حصہ ہے۔ (خ، ت، م)

ایک روایت میں ہے کہ یہ سورۃ قرآنِ پاک کے تہائی کے برابر ہے۔ (خ، د، ت، ق)

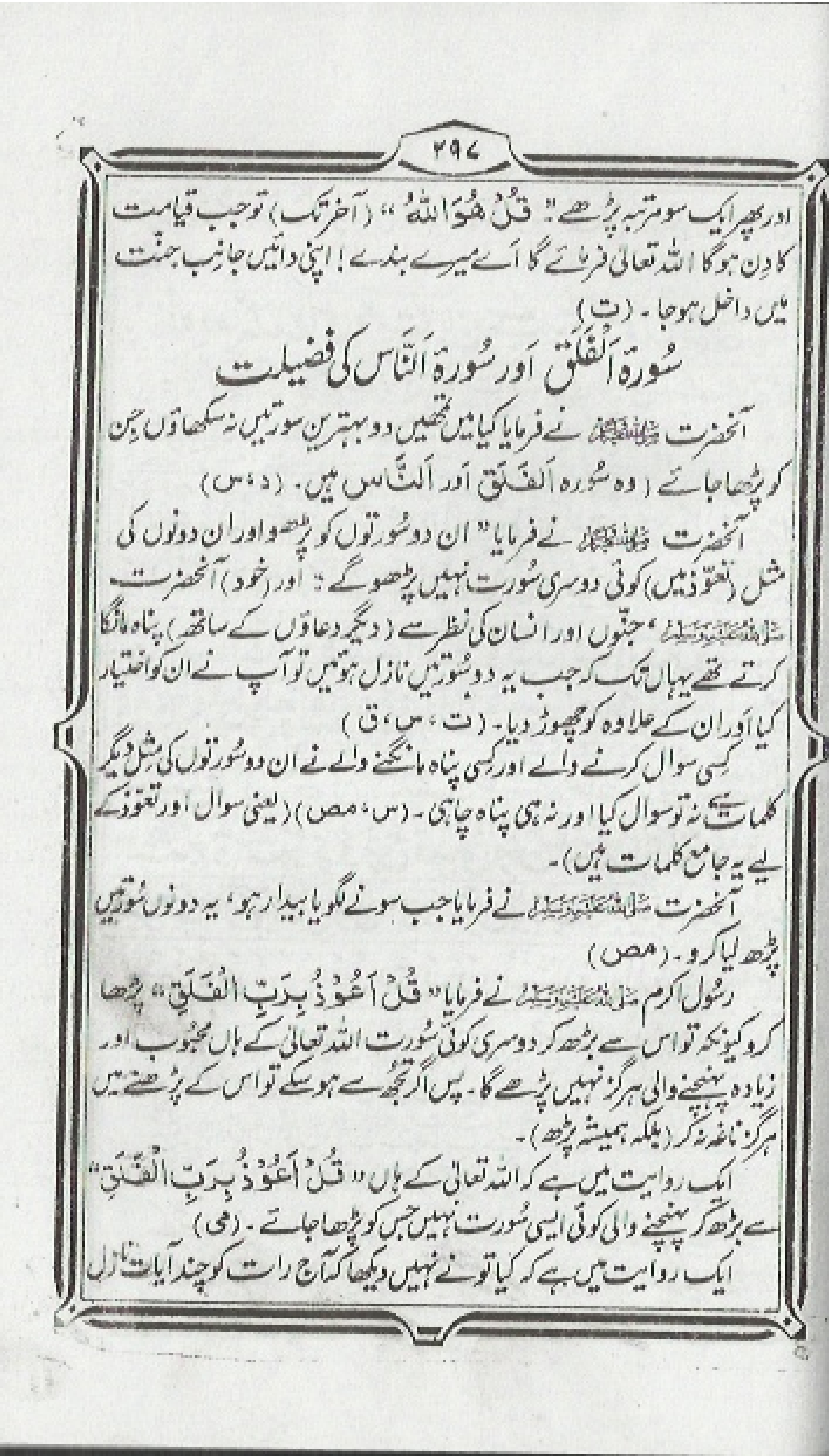
ایک شخص جب امامت کراتا تو (سورۃ فاتحہ کے ساتھ) ہمیشہ (اللہ تعالے کی صفات کے ذکر کی وجہ سے) سورہ اخلاص پڑھتا جب آنحضرت ﷺ کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا "اسے خبر دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ (خ، م، س)

ایک صحابی جب بھی نماز پڑھاتے سورۃ اخلاص پڑھتے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس سورۃ سے تیری محبت، تجھے جنّت میں داخل کرے گی۔ (خ، ت)

ایک صحابی کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے سُنا کہ وُہ سورۃ اخلاص ہی پڑھتا ہے تو آپ نے فرمایا اس کے لیے جنّت واجب ہوگئی۔ (ت، ط، ذ، س، مس)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ واختیار میں میری جان ہے بے شک یہ (سورت) قرآن پاک کے تہائی کے برابر ہے۔ (خ، د، س)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص سونا چاہے پس اپنے دائیں پہلو پر لیٹے



اور پھر ایک سو مرتبہ پڑھے "قُلْ هُوَ اللّٰهُ" (آخر تک) تو جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے! اپنی دائیں جانب جنت میں داخل ہو جا۔ (ت)

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی فضیلت

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں جن کو پڑھا جاتے (وہ سورہ الفلق اور الناس ہیں۔ (د، س)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا "ان دو سورتوں کو پڑھو اور ان دونوں کی مثل (تعوذ میں) کوئی دوسری سورت نہیں پڑھو گے": اور (خود) آنحضرت ﷺ جنوں اور انسان کی نظر سے (دیگر دعاؤں کے ساتھ) پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ جب یہ دو سورتیں نازل ہوئیں تو آپ نے ان کو اختیار کیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (ت، س، ق)

کسی سوال کرنے والے اور کسی پناہ مانگنے والے نے ان دو سورتوں کی مثل دیگر کلمات سے نہ تو سوال کیا اور نہ ہی پناہ چاہی۔ (س، مص) (یعنی سوال اور تعوذ کے لیے یہ جامع کلمات ہیں)۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب سونے لگو یا بیدار رہو، یہ دونوں سورتیں پڑھ لیا کرو۔ (مص)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" پڑھا کرو کیونکہ تو اس سے بڑھ کر دوسری کوئی سورت اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب اور زیادہ پہنچنے والی ہرگز نہیں پڑھے گا۔ پس اگر تجھ سے ہو سکے تو اس کے پڑھنے میں ہرگز ناغہ نہ کر (بلکہ ہمیشہ پڑھ)۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" سے بڑھ کر پہنچنے والی کوئی ایسی سورت نہیں جس کو پڑھا جاتے۔ (می)

ایک روایت میں ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ آج رات کو چند آیات نازل

ہوئیں جن کی مثل تو نے کبھی نہیں دیکھیں وہ سُورَۃُ اَلْفَلَقِ اور سُورَۃُ النَّاسِ"
ہے۔ (م، ت، س)

وہ دعائیں جو کسی وقت یا سبب کے ساتھ مخصوص نہیں

یہ ان دعاؤں کا بیان ہے جو کسی بھی وقت اور کسی بھی حاجت کے لیے پڑھی جا سکتی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (ع)

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں، سستی سے، بزدلی سے بہت بڑھاپے سے، قرض اور گناہ سے۔ اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں، آگ کے عذاب سے، قبر کے فتنہ سے، قبر کے عذاب سے، مالداری کے فتنہ اور محتاجی کے فتنہ کے شر سے اور کانے دجال کے شر سے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور میرے دل کو غلطیوں سے ایسے پاک کر دے جس طرح سفید کپڑے

کو میل سے پاک کیا جاتا ہے۔ مجھے گناہوں سے اتنا دور رکھ جتنا تو نے مشرق اور مغرب کو ایک دوسرے سے دور رکھا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ (خ، م، د، ت، مس، صط)

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں، عاجزی، کاہلی، بزدلی اور بہت بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے نیز زندگی اور موت کے فتنہ سے (بھی) تیری پناہ چاہتا ہوں۔

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبُكْمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ۔

(اے اللہ!) میں دل کی سختی، غفلت، فقر و فاقہ، ذلت اور محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں فقر، کفر، نافرمانی، حق کی مخالفت اور محض لوگوں کو سنانے اور دکھانے کے لیے عبادت سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں بہرے پن، گونگے پن، پاگل پن، جذام (کوڑھ کی مرض) ہر بڑی بیماری اور قرض کے بوجھ سے (بھی) تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ

وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

(د، ت، س)

اے اللہ! بے شک میں فکر و غم، عاجزی، سستی، بزدلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(خ، ت، س)

اے اللہ! بے شک میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ بزدلی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، نہایت ذلت کی عمر کی طرف پھیرے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، دُنیا کے فتنہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ (م، ت، س، مص)

اے اللہ! تحقیق میں، عاجزی، کاہلی، بزدلی، بخیلی، بہت بڑھاپے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا فرما اور اسے پاک کر دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا کارساز اور مددگار ہے۔ اے اللہ! بے شک میں غیر نفع بخش علم، بے خوف دل، نہ سیر ہونے والے نفس اور غیر مقبول دعا سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْٓءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (د، س، حب، ق)

اے اللہ! بے شک میں، بزدلی، بخیلی، بری زندگی، سینہ کے فتنہ (بدعقیدگی) اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِىْ اَنْتَ الْحَىُّ لَا تَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ۔ (م، خ، س)

اے اللہ! بے شک میں تیرے اس غلبہ کے وسیلہ سے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، گمراہی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تو زندہ ہے (کبھی) نہیں مرے گا اور جن اور انسان (سب) مریں گے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ۔ (خ، م، س)

اے اللہ! بے شک میں مصیبت کی مشقت، بدبختی کے حصول، بری تقدیر اور دشمن کے خوش ہونے سے (بسبب میری مصیبت کے) تیری پناہ

چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ۔ (م، د، س، ق)

اے اللہ! بے شک میں اپنے اعمال کے شر سے جو میں کر چکا اور ان اعمال کے شر سے جو میں نے نہیں کیے، تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سُخْطِكَ ۔ (م، د، س)

اے اللہ! بے شک میں تیری نعمت کے زوال، عافیت کے بدلنے ناگہانی عذاب اور تیرے ہر قسم کے غضب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ ۔ (ت، د، س، مس)

اے اللہ! تحقیق میں بری سماعت، بری بینائی، زبان کی برائی، دل کے شر اور اپنے مادۂ منویہ کے شر (یعنی زنا) سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ ۔ (د، س، ق، مس)

اے اللہ! بے شک میں، فقر و فاقہ اور ذلت سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے (بھی) تیری پناہ کا طالب ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا۔ (د، س، مس)

اے اللہ! بے شک میں (مکان کے) گرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، بلندی سے گرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، پانی میں ڈوبنے، آگ میں جلنے اور بہت بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور موت کے وقت شیطان کے بدحواس کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر کر مرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور (سانپ و بچھو وغیرہ کے) کاٹنے (کے سبب) موت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ وَالْاَدْوَآءِ۔ (ت، حب، مس)

اے اللہ! تحقیق میں بُرے اخلاق و اعمال اور بُری خواہشات نیز بُری بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ت)

اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے اس بہتر چیز کا سوال کرتے ہیں جس کا تجھ سے تیرے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا اور ہم ہر اس بری چیز سے تیری پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ طلب کی، تجھ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے اور تجھ ہی پر کفایت ہے (یعنی تو ہی سب کی حاجت برآری کے لیے کافی ہے) برائیوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف تیری ہی عطا سے ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ۔ (س، حب، مس)

اے اللہ! بلاشبہ میں سکونت کے گھر میں برے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ جنگل کا پڑوسی تو بدل جاتا ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ۔ (س، حب، مس)

اے اللہ! میں کفر اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَغَلَبَةِ الْعِبَادِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔ (مس، حب)

اے اللہ! بے شک میں، قرض کی زیادتی، دشمن کے غلبہ، بندوں کے غالب آنے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ

وَدُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ

بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنَ الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ

اُرَدَّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ

الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ

عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ

كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ

وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔ (مس، مص)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں' غیر نفع بخش علم سے' نہ ڈرنے والے دل سے' غیر مقبول دعا سے' نہ سیر ہونے والے نفس سے اور بھوک سے' کیونکہ وہ بری ہمخواب ہے' اور خیانت سے چونکہ وہ پوشیدہ بری خصلت ہے (نیز پناہ چاہتا ہوں) سستی سے' بخل سے' بزدلی سے اور بہت بڑھاپے سے۔ اور اس بات سے کہ رذیل ترین عمر کی طرف لوٹایا جاؤں' نیز دجّال کے فتنہ سے' عذاب قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے' اے اللہ! بے شک ہم تیری مغفرت کو لازم کرنے والے عمل اور تیرے حکم سے عہدہ برا کرنے والے (عمل) ہر گناہ سے سلامتی' ہر نیکی سے غنیمت' جنت کے (حصول) سے مراد کو پہنچنے اور (جہنم) کی آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ

لَا يَنْفَعُ (حب)

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نفع بخش علم کا سوال کرتا ہوں اور غیر مفید علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ۔ (حب، مس، مص)

اے اللہ! بے شک میں غیر نفع بخش علم، نہ چڑھنے والے (غیر مقبول) عمل نہ ڈرنے والے دل اور نہ سُنی جانے والی (غیر مقبول) بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا۔ (عو، خ، م)

اے اللہ! بے شک ہم اپنی ایڑیوں پر پھرنے (یعنی معاذ اللہ مرتد ہونے سے یا دین کے بارے میں فتنہ میں ڈالے جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ (عو)

ہم، جہنم کی آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، ظاہر اور باطن فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں اور دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا

يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ۔ (مص،طس)

اے اللہ! تحقیق میں غیر نفع بخش علم، نہ ڈرنے والے دل، نہ سیر ہونے والے نفس اور نہ سُنی جانے والی (غیر مقبول) دُعا سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے اللہ! بے شک میں ان چار باتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ خَطَئِیْ وَعَمْدِیْ۔ (طس)

اے اللہ! میرے گناہوں، بے ارادہ غلطیوں اور قصداً گناہوں کو بخش دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ۔ (ط)

اے اللہ! بے شک میں غیر مقبول دُعا اور بے خوف دل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (ط)

اے اللہ! بے شک میں سستی، بہت زیادہ بڑھاپے، سینے کے فتنہ (بدعقیدگی) اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْٓءِ وَلَيْلَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْٓءِ وَمِنْ

جَارِ السُّوْءِ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ۔ (ط)

اے اللہ! بے شک میں، بُرے دن، بُری رات، بُری گھڑی، بُرے ساتھی اور سکونت کے گھر میں بُرے ہمسائے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ۔ (د، س، مص)

اے اللہ! بے شک میں، کوڑھ (کی مرض)، پاگل پن، جذام (سفید داغ والی بیماری) اور (دیگر) بری بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ۔ (د)

اے اللہ! بے شک میں (دین کی) مخالفت سے، منافقت اور بُرے اخلاق سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! بے شک میں، چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، غیر نفع بخش علم سے، نہ ڈرنے والے دل سے، نہ سیر ہونے والے نفس سے اور اس دُعا سے جو نہ سُنی جائے۔ (یعنی غیر مقبول دُعا)۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (خ، م، د)

اے اللہ! اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا میں بھلائی عطا کر، آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ۔ (خ، م، مص)

اے اللہ! میری خطاؤں، میری نادانی، اپنے معاملات میں میری زیادتی اور اور میرے ان گناہوں کو جن کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے بخش دے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ۔ (خ، م)

اے اللہ! میرے ان گناہوں کو جو ہنسی مذاق سے میں نے کیے، جان بوجھ کر کیے، بھول کر کیے یا قصداً کیے (سب) بخش دے اور یہ (سب) میرے پاس موجود ہیں یعنی مجھے سب کا اقرار ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (خ، م)

اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور نادانستہ گناہوں سے مجھے اس طرح پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے اور مجھے گناہوں سے اتنا دور رکھ جتنا مشرق اور مغرب میں فاصلہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ۔ (م، س)

اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ۔ (م)

اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور سیدھے راستے پر قائم رکھ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ۔ (م)

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ہدایت اور ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

(م، ت، ق)

اے اللہ! بے شک میں، تجھ سے ہدایت، گناہوں سے بچاؤ، پاکدامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِی الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔ (م)

اے اللہ! میرے دین کو میرے لیے سنوار دے جو میرے کاموں کا محافظ ہے۔ اور میری دُنیا کو میرے لیے بہتر بنا دے جس میں میرا گزران ہے۔ میری آخرت کو میرے لیے بہتر بنا دے جس میں میرا رجوع ہے، میری زندگی کو نیکیوں کی زیادتی کا ذریعہ بنا اور موت کو میرے لیے ہر شر سے راحت کا سبب بنا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ (م)

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے معاف کر دے مجھے رزق عطا فرما اور مجھے ہدایت دے۔

رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ وَانْصُرْلِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ ذَکَّارًا لَّکَ شَکَّارًا لَّکَ رَهَّابًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ۔

(عہ، حب، مس، مص)

اے اللہ! میری مدد فرما اور میرے خلاف (مخالف کو) مدد نہ دے اور ان پر مجھے مدد دے جو میرے خلاف بغاوت کریں میرے لیے مدد دے اور میرے خلاف مدد نہ دے، میرے حق میں تدبیر فرما اور میری مخالفت میں تدبیر نہ فرما، میرے لیے ہدایت کو آسان کر دے اور میرے مخالفوں کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے رب! مجھے اپنے لیے خوب ذکر کرنے، نہایت شکر کرنے والا، تجھ سے بہت ڈرنے والا اور تیری بہت فرمانبرداری کرنے والا، عاجزی کرنے والا، تیرے ہاں بہت آہ وزاری کرنے والا اور توبہ کرنے والا بنا دے۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو معاف فرما دے، میری دعا قبول فرما اور میری دلیل کو ثابت رکھ۔ میری زبان کو سیدھی رکھ، میرے دل

کی راہ نمائی فرما اور میرے سینے سے کینہ نکال دے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا كُلَّهٗ۔ (ق، د)

اے اللہ! ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو اور ہم سے (ہماری عبادات اور دعاؤں کو) قبول فرما۔ ہمیں جنّت میں داخل کر، جہنم سے نجات دے اور ہمارے تمام کاموں کو درست کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِىْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شٰكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔ (د، حب، مس، ط)

اے اللہ ہمارے دلوں میں (ایک دوسرے کی) محبّت پیدا کر دے ہماری اصلاح فرما ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور اندھیروں سے نجات دے کر روشنی کا راستہ دکھا ہر ظاہر و باطن (ہر قسم کی) بے حیائیوں سے ہمیں دُور رکھ، ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں، ہماری

بیویوں اور ہماری اولاد کو بابرکت بنادے اور ہماری توبہ قبول فرما بیشک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ ہمیں اپنی نعمتوں پر شکرگزار بنا، ان نعمتوں پر تعریف کرنے والا اور قبول کرنے والا بنا اور انھیں (نعمتوں کو) ہم پر پورا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْئَلُکَ عَزِیْمَۃَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْئَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِیْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِیْمًا وَّاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔

(ت، حب، مس، مص)

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے کاموں میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں ہدایت کے قصد کا سوال کرتا ہوں، نعمت پر تیرے شکر اور اچھی عبادت (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سچی زبان (برے عقائد سے) پاک دل اور اچھے اخلاق کا طالب ہوں اور میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن کو تو جانتا ہے۔ اور ہر وہ نیکی مانگتا ہوں جن کو تو جانتا ہے اور ہر اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جن کو تو جانتا ہے بے شک تو پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

(مس، ل)

اے اللہ! میرے تمام گناہوں قدیم و جدید، پوشیدہ ظاہر اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔ (ت، س، مص)

اے اللہ! ہمیں اپنے خوف سے حصّہ عطا فرما جو ہمارے اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل رہے اور اپنی فرمانبرداری (کی توفیق) عطا فرما جس کے ذریعے تو ہمیں جنت میں داخل کرے، وہ یقین عطا فرما جس کے سبب تو ہم پر مصائب دنیا کو آسان کردے۔ ہمیں اپنے کانوں، آنکھوں اور طاقت سے جب تک ہم کو زندہ رکھے نفع مند کر اور اسے ہمارا وارث بنا (یعنی باقی رکھ) اور ظالموں سے ہمارا بدلہ لے، دشمنوں پر ہماری مدد فرما۔ اور ہمارے دین میں ہماری مصیبت نہ بنا اور دُنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصود بنا اور نہ ہی دُنیا کو ہمارے علم کی انتہا اور نہ ہی ہماری رغبت کی انتہا

اور ہم پر اس کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَ ارْضَ عَنَّا۔ (ت، س، مس)

اے اللہ! ہمیں زیادہ دے اور کمی نہ کر، ہمیں باعزت بنا اور ذلیل نہ کر ہمیں عطا فرما اور محروم نہ کر، ہمیں برتری دے اور ہم پر کسی دوسرے کو برتر نہ کر، ہمیں راضی رکھ اور ہم سے راضی ہو۔

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ۔ (ت)

اے اللہ! میرے دل میں ہدایت ڈال اور مجھے نفس کے شر سے بچا۔

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى رُشْدِ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ (مس، س، حب)

اے اللہ! مجھے میرے نفس کی برائی سے بچا اور میرے لیے کاموں کی بھلائی کا حکم فرما۔ اے اللہ! میرے پوشیدہ، ظاہر، نادانستہ دانستہ، معلوم اور غیر معلوم (تمام) گناہوں کو بخش دے۔

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ (ت)

اللہ تعالیٰ سے دُنیا اور آخرت کی عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسٰكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِیْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ فِيْهِ وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّكَ ۔ (ت ، مس)

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نیک اعمال کرنے، بُرے کام چھوڑنے اور محتاج لوگوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہے تو مجھے فتنہ سے محفوظ فرماتے ہوئے موت دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تیرے محب کی محبت اور ہر اس عمل کی محبت مانگتا ہوں جو تیری محبت کے قریب کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ۔ (ت ، مس)

اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تیرے محب کی محبت، اور اس عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لیے، میرے نفس، میری اولاد اور ٹھنڈے پانی (کی محبت) سے زیادہ محبوب بنا دے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ

اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا فِيْمَا تُحِبُّ ۔ (ت)

اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اس چیز کی محبت، جس کی محبت مجھے تیرے ہاں نفع پہنچائے۔ اے اللہ! جس طرح تو نے مجھے میری پسندیدہ چیز عطا کی اس کو اپنے پسندیدہ کام میں میری قوت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ! میری جو پسندیدہ چیز تو نے مجھ سے روک رکھی اسے اپنی پسندیدہ چیز میں میری فراغت کا سبب بنا۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ ثَارِيْ ۔ (ت، مس)

اے اللہ! مجھے میرے کان اور آنکھ سے نفع بخش کر، اور ان دونوں کو مجھ سے وارث بنا (یعنی آخر تک دونوں کی قوت باقی رکھ) اور ظالموں کے خلاف میری مدد فرما اور ان سے میرا بدلہ لے۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ۔ (ت، س، مس، ص)

اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت (و قائم) رکھ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ ۔ (س، حب، مس)

اے اللہ! میں تجھ سے ثابت رہنے والے ایمان، باقی رہنے والی نعمت اور جنت کے اعلیٰ درجہ (جنت خلد) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا تُتْبِعُهٗ فَلَاحًا وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً وَّرِضْوَانًا۔ (س، مس)

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ایمان کی حالت میں صحت، اچھے اخلاق کے ساتھ ایمان اور ایسی کامیابی جس کے بعد تو فلاح عطا فرمائے، تیری رحمت، عافیت، تیری بخشش اور تیری رضا کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا یَّنْفَعُنِیْ بِهٖ۔ (مس، س)

اے اللہ! مجھے اس علم سے جو تو نے مجھ کو سکھایا، نفع دے اور مجھے نفع بخش علم عطا کر اور مجھے ایسا علم دے جس کے ذریعے مجھے نفع حاصل ہو۔

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔ (ت، ق، مص)

اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے سکھایا اس سے نفع عطا فرما، مجھے نفع بخش علم دے اور میرے علم کو مزید بڑھا۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے

اور میں جہنمیوں کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں ۔

اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّي وَاَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظْرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَآئِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّآءِ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰھُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ ۔ (س، مس، اً، ط)

اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر قدرت کے وسیلہ سے جب تک میری زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب تو میری موت کو میرے لیے بہتر سمجھے، موت دے، میں پوشیدہ اور ظاہر میں تیرے خوف اور خوشی اور غضب کی حالت میں کلمۂ اخلاص کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ٹھنڈک جو نہ ٹوٹے اور تیرے فیصلے پر راضی ہونے کی توفیق کا طالب ہوں۔ موت کے بعد زندگی کی راحت، اور تیری زیارت کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں۔ (اے اللہ!) ضرر پہنچانے والی سختی اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت

سے آراستہ فرما اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ
مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ
كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ
عَمَلٍ وَاَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِیْ خَيْرًا۔

(ت، حب، مس)

اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی بھلائی مانگتا ہوں اس جہان میں اور اس جہان میں جو میرے علم میں ہے اور جسے میں نہیں جانتا اور میں ہر قسم کی برائی سے چاہے وہ اس جہان سے متعلق ہو یا اس جہان سے، میرے علم میں ہو یا نہ (سب سے) تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے تیرے (خاص) بندے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کی اور میں ہر اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے خاص بندے اور نبی ﷺ نے پناہ مانگی۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور جو بات یا عمل اس سے قریب ہو، کا سوال کرتا ہوں اور میں، جہنم اور ہر اس بات یا عمل سے جو اس کے قریب (کرنے والی) ہو، سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے تقدیر کے

ہر فیصلے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔

وَاَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا۔

(مس)

اور میں تجھ سے تقدیر کے فیصلوں کے بارے میں بہتر انجام کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔ (حب، مس)

اے اللہ! ہمارے تمام کاموں کا انجام اچھا کر اور ہمیں دُنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ۔ (مس، حب)

اے اللہ! کھڑے ہونے کی حالت میں اسلام کے ذریعے میری حفاظت فرما۔ بیٹھنے کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما اور سونے کی حالت میں (بھی) اسلام کو میرا محافظ بنا۔ (اے اللہ!) مجھ پر دُشمنوں اور حسد کرنے والوں کو نہ ہنسا۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں کہ اس کا خزانہ تیرے قبضہ (واختیار) میں ہے اور میں ہر بُرائی سے

تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اس کا خزانہ (بھی) تیرے قبضہ میں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ وَاَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ۔ (حب)

اے اللہ! میں اس بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ جس کو تو پیشانی سے پکڑنے والا ہے، یعنی تیرے اختیار میں ہے) اور تجھ سے (ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں کہ وُہ تیرے قبضہ میں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔

(مس، ط)

اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والے اور تیری بخشش کو لازم کرنے والے اعمال، ہر گناہ سے سلامتی، ہر نیکی سے غنیمت، جنت (کے ملنے) کے ساتھ کامیابی اور جہنم سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ (ط، طب)

اے اللہ! ہمارے لیے کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑ جس کو تو نہ بخشے، کوئی غم دُور کیے بغیر نہ چھوڑ، میرے قرض کو ادا اور دنیوی و اخروی حاجات کو

پورا فرما دے اے بہترین رحم فرمانے والے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی عبادت پر ہماری مدد فرما۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ،

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ۔ (مس)

اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما۔ اے اللہ! مجھے اپنے دیئے ہوئے رزق پر قناعت (صبر) عطا کر، اس میں برکت پیدا فرما اور میری ہر غائب چیز کے لیے بہتر نیابت فرما (یعنی حفاظت فرما)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِيْشَةً نَّقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ۔ (مس)

اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ زندگی، اچھی موت، بغیر ذلت اور رسوائی کے (قیامت کے دن) واپسی کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضُعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِيْ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ۔ (س، مص)

اے اللہ! بے شک میں کمزور ہوں پس اپنی رضا کے حصول میں میری کمزوری کو قوت بخش نیکی کی طرف مجھے متوجہ کر اور اسلام کو میری خوشی کا انتہائی مقصد بنا دے۔ اے اللہ! بے شک میں کمزور ہوں مجھے طاقت دے میں ذلیل ہوں۔ مجھے عزت دے اور میں محتاج ہوں مجھے رزق عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَکَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَکَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ نَاصِیَتُھَا بِیَدِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْکَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ھٰذَا مَا سَاَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ۔ (ط، طس)

یا اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں (تھا) اور تو (ہی) آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں (ہوگا) میں، زمین پر چلنے والی ہر چیز سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ تیرے قبضہ میں ہے۔ اور میں، گناہ سے، سستی سے، عذاب قبر اور قبر کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کردے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اتنا دور رکھ جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان

فاصلہ ہے۔ یہ وہ دُعائیں ہیں جو حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب سے مانگیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَآءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيَاةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِيْ وَاغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَاَسْأَلُكَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْن

اے اللہ! میں تجھ سے اچھے سوال، بہتر دُعا، اچھی مراد، اچھے عمل، بہتر ثواب، اچھی زندگی اور عمدہ موت کا سوال کرتا ہوں مجھے ثابت قدم رکھ۔ میرے (نیکیوں کے) ترازو کو بھاری کر۔ میرے ایمان کو ثابت رکھ۔ میرا درجہ بلند کر، میری نماز قبول فرما اور میرے نادانستہ گناہوں کو بخش دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے جنت میں بلند درجات (کے حاصل ہونے) کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجٰتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْن۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِیْ وَخَيْرَ مَا اٰتِیْ وَخَيْرَ مَآ اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَآ اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجٰتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ

اٰمِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْأَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ
وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ
فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْأَلُکَ
الدَّرَجٰتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ
اَسْأَلُکَ اَنْ تُبَارِکَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ
وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَھْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ
عِلْمِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ ، وَاَسْأَلُکَ الدَّرَجٰتِ
الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ ۔ (س ، ط ، طس)

اے اللہ! میں تجھ سے نیکی کے آغاز اور خاتمے، جامع نیکی، اول، آخر، ظاہر، باطن، خیر اور جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری دعا قبول فرما! اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جو میں لاؤں جو کام کروں یا جو بھی عمل کروں۔ پوشیدہ اور ظاہر کی بھلائی اور جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری دعا قبول فرما۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرا ذکر بلند فرما دے، میرا بوجھ اتار دے، میرے کاموں کو درست کر دے، میرا دل پاک فرما دے۔ میری شرم گاہ کو محفوظ فرما۔ میرا دل روشن کر دے اور میرے گناہ بخش دے اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میری دعا قبول فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے کانوں، میری آنکھوں، میری روح، میری صورت، میرے اخلاق، میری اولاد، میری زندگی اور میرے علم میں برکت ڈال دے۔ میری نیکیاں قبول فرما۔

اور میں تجھ سے جنت میں اعلیٰ درجات کا سوال (بھی) کرتا ہوں۔ اے اللہ میری دُعا قبول فرما۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ۔ (مس، طس)

اے اللہ! میرے بڑھاپے اور زندگی کے خاتمے کے وقت اپنا رزق مجھ پر وسیع فرما دے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمَدِيْ۔

اے اللہ! میرے گناہوں کو چاہے بھول کر ہوں یا جان بوجھ کر معاف فرما دے۔

يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِيْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَا فِيْ وَعْرِهٖ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهٗ وَاجْعَلْ خَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِمَهٗ وَخَيْرَ

اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقٰکَ فِیْہِ۔ (طس)

اے وہ ذات جس کو آنکھیں نہیں دیکھتیں، نہ اس تک خیالات پہنچتے ہیں، نہ تعریف کرنے والے (کما حقہ) اس کی تعریف کر سکتے ہیں، نہ اسے حادثات زمانہ تبدیل کر سکتے ہیں نہ اسے گردشوں کا ڈر ہے، وہ پہاڑوں کے وزن، دریاؤں کے پانی، بارش کے قطروں (کی تعداد) درختوں کے پتوں (کی گنتی) اور وہ چیزیں جن پر رات اندھیرا کرتی ہے۔ یا دن روشن ہوتا ہے۔ (سب کو) جانتا ہے اور ایک آسمان دوسرے آسمان کو اور ایک زمین دوسری زمین کو اس سے نہیں چھپا سکتی۔ نہ سمندر اپنی تہہ کی چیزوں کو اور نہ پہاڑ اپنے اندر کی چیزوں کو اس سے چھپا سکتا ہے۔ اے اللہ! میری آخری عمر اور میرے اعمال کے خاتمہ کو اچھا کر اور اس دن کو میرے لیے سب سے بہتر بنا جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں۔

یَا وَلِیَّ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ ثَبِّتْنِیْ بِہٖ حَتّٰی اَلْقٰکَ۔ (ط)

اے اسلام اور مسلمانوں کے مددگار! مجھے اپنی ملاقات (کے دن یعنی قیامت) تک اس پر ثابت قدم رکھ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الرِّضَا بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآئِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءٍ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُضِلَّۃٍ۔

(ط، طس)

اے اللہ! میں تجھ سے تقدیر پر رضا، موت کے بعد آرام کی زندگی، تیری زیارت کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا جو بغیر تنگ کرنے والی سختی اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے (محفوظ ہو) کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنِیْ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔ (حب، مس، ز، ط)

اے اللہ! ہمارے تمام کاموں کا خاتمہ بہتر فرما اور مجھے دُنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بچا۔
حدیث شریف میں ہے جو شخص یہ (مُندرجہ بالا) دُعا مانگتا رہے، مرنے تک مصائب سے محفوظ رہے گا۔ (ط)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ غِنَایَ وَغِنٰی مَوْلَایَ۔ (اً، ط)

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے لیے اور اپنے احباب کے لیے (مخلوق سے) بے پرواہی چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِیْشَةً نَّقِیَّةً وَّمِیْتَةً سَوِیَّةً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ۔ (ط)

اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ زندگی، عمدہ موت اور ذلت اور رسوائی کے بغیر (قیامت کے دن) واپسی کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ۔

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخل کر دے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَفِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ اِلَیْهَا مَصِیْرِیْ وَفِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا بَلَاغِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ

اَلْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔ (م)

اے اللہ! میرے دین میں برکت ڈال کہ وہ میرے معاملات کا محافظ ہے۔ میری آخرت کو بابرکت بنا کہ اس کی طرف میری واپسی ہے، میری دُنیا کو بابرکت کر جو میرا وسیلہ ہے اور میری زندگی کو نیکیوں کی کثرت کا ذریعہ اور موت کو ہر بُرائی سے نجات و آرام کا سبب بنا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا۔

اے اللہ! مجھے خوب صبر کرنے والا اور خوب شکر کرنے والا بنا۔ مجھے (میری) اپنی نگاہ میں چھوٹا اور لوگوں کی نگاہ میں بڑا دکھا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الطَّيِّبٰتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرٰتِ وَحُبَّ الْمَسٰكِيْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ وَاِنْ اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۔ (ر)

اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کے حصول، بُری چیزوں کے چھوڑنے اور محتاج لوگوں کی محبت مانگتا ہوں اور اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ میری توبہ قبول فرما اور جب اپنے بندوں کو فتنہ میں ڈالے تو مجھے فتنہ میں مُبتلا کیے بغیر موت دے دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ۔

(ط، س)

اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا ہوں اور غیر نفع بخش علم سے تیری

پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا۔ (طس)

اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَكَاتِهَا وَزِیْنَتَهَا وَسَكَنَهَا۔ (ط)

اے اللہ! ہماری زمین کو اس کی برکتیں، زینت اور (اس کے باشندوں کو) سکون عطا کر۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَیْءَ دُوْنَكَ اَنْ تَقْضِیَ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَنْ تُغْنِیَنَا مِنَ الْفَقْرِ۔ (مص)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں (تھا) اور (تو ہی) آخر ہے کہ تیرے بعد کچھ نہیں (ہوگا) تو ہی ظاہر ہے کہ تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی پوشیدہ ہے کہ تیرے سوا کوئی چیز نہیں، ہمارا قرض ادا کر دے اور ہمیں فقر سے بے نیاز کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَهْدِیْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔ (حب)

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے نہایت اچھے کام کے لیے ہدایت طلب کرتا ہوں اور اپنے نفس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْتَهْدِیْكَ لِمَرَاشِدِ
اَمْرِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ ۔ (مص)

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور تجھ سے اپنے مناسب حال مقاصد میں ہدایت چاہتا ہوں تیری طرف رجوع کرتا پس تو میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی میرا رب ہے۔

یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَّا یُؤَاخِذُ
بِالْجَرِیْرَةِ وَلَا یَهْتِكُ السِّتْرَ یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ
التَّجَاوُزِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ
یَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰی یَا مُنْتَهٰی كُلِّ شَكْوٰی یَا كَرِیْمَ
الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ یَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا
یَا رَبَّنَا وَیَا سَیِّدَنَا وَیَا مَوْلَانَا وَیَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا، اَسْأَلُكَ
یَا اَللّٰهُ اَنْ لَّا تَشْوِیَ خَلْقِیْ بِالنَّارِ تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَیْتَ
فَلَكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ،
رَبَّنَا وَجْهُكَ اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ وَجَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ
وَعَطِیَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِیَّةِ وَاَهْنَؤُهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ
وَتُعْصٰی فَتَغْفِرُ وَتُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الضُّرَّ
وَتَشْفِی السَّقِیْمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَلَا

يَجْزِيْ بِآلَائِكَ اَحَدٌ وَّلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ ۔ (ص، مر، عو، مص)

اے وہ ذات جس نے اچھائی کو ظاہر کیا اور بُرائی کو چھپایا۔ اے وہ ذات جو جرم پر مواخذہ نہیں کرتا اور نہ ہی پردہ دری کرتا ہے، اے بہت بڑے مُعاف کرنے والے! اے عُمدہ درگزر کرنے والے، اے وسیع مغفرت والے، اے خوب رحم کرنے والے! اے ہر سرگوشی کو جاننے والے، اے ہر شکوہ پر پہنچنے والے! اے اچھا درگزر کرنے والے! اے بہت بڑا احسان کرنے والے! اے استحقاق سے پہلے نعمتیں دینے والے! اے ہمارے رب! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مالک! اے ہماری رغبت و خواہش کی اِنتہا! اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے چہرے کو آگ میں نہ جلانا۔ تیرا نور پورا ہوا پس تو نے ہدایت دی تو تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تیری بردباری عظیم ہے پس تو نے مُعاف فرمایا، تو تیرے ہی لیے تعریف ہے، تو نے اپنی رحمت کے ہاتھوں کو (جیسا کہ تیرے شایانِ شان ہے) پھیلایا پس تو نے نعمتیں عطا کیں اے ہمارے رب! تیری ذات سب سے زیادہ باعزت اور تیرا مرتبہ سب سے بڑا ہے، تیری عطا افضل اور خوشگوار ہے۔ تیری اطاعت کی جاتے تو تو بدلہ دیتا ہے۔ تیری نافرمانی کی جاتے تو تو بخش دیتا ہے۔ ہر پریشان کی دُعا سنتا ہے اور پریشانی دور کرتا، بیمار کو شفاء دیتا ہے، گناہ بخش دیتا ہے۔ تیری نعمتوں کا بدلہ کوئی نہیں دے سکتا۔ اور کسی قائل کی تعریف کما حقہ، تیری تعریف کو نہیں پہنچتی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ ۔ (ط)

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو ہی اس کا مالک ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَآ اَخْطَاْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ ۔ (ز، ر، ط)

اے اللہ! میرے نادانستہ، دانستہ، پوشیدہ، ظاہر جو میرے علم میں نہیں اور جو میرے علم میں ہیں۔ تمام گناہ بخش دے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَاَنَا وَعَمَدَنَا وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا (ز، ط)

اے اللہ! ہمارے گناہوں کو، ہماری زیادتیوں کو، ہمارے ان گناہوں کو جو مذاق میں یا سنجیدگی میں کیے گئے بھول کر کیے گئے یا جان بوجھ کو سب کو معاف کر دے ہمیں تمام گناہوں کا اقرار ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَعَمَدِيْ وَهَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَلَا تُحْرِمْنِيْ بَرَكَةَ مَآ اَعْطَيْتَنِيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ فِيْمَآ اَحْرَمْتَنِيْ (طس)

اے اللہ! میری نادانستہ غلطیوں اور جان بوجھ کر کیے گئے گناہوں نیز مذاق کی حالت میں یا سنجیدگی سے کیے گئے سب گناہ بخش دے، اے اللہ! مجھے اپنے عطیات کی برکت سے محروم نہ کرنا اور مجھے اس چیز کے فتنے میں نہ ڈالنا جو مجھے نہیں ملی۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ ۔ (ز، ص)

اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی پس میری سیرت بھی عمدہ بنا دے۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيْلَ الْأَقْوَمَ۔ (ز، ص)۔

اے میرے رب! مجھے بخش دے، رحم فرما اور نہایت سیدھے راستے کی ہدایت دے۔

اللہ تعالیٰ سے (گناہوں کی) معافی اور عافیت (بچاؤ) کا سوال کیا کرو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی بہتری نہیں دی گئی۔ (ت، س، ق، حب، ق)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ (کلمات) سکھائیں جن کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگ" حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ دن ٹھہر کر میں پھر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کچھ سکھائیں تاکہ میں اپنے رب عزّ و جلّ سے سوال کروں آپ نے فرمایا اے چچا! دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرو۔ (ط)

ایک روایت میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا: "اے چچا! کثرت سے عافیت کی دعا مانگا کرو۔ (ط)

ایک حدیث میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بندے جن چیزوں کا سوال کرتے ہیں ان میں سے افضل یہ ہے کہ ان کو بخش دے اور ان کو معافی دے۔ (ل)

اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے ایسی دعائیں سکھائیں گے جو میں اپنے نفس کے لیے مانگوں؟ آپ نے فرمایا یہ دعا مانگا کرو۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا۔

اَے اللہ! نبی پاک ﷺ کے رب! میرے گناہ بخش دے میرے دِل کا غیظ وغضب دور فرما دے اور جب تک میں زندہ ہوں، گمراہ کن فِتنوں سے بچا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا :-

تم میں سے کوئی شخص یہ دعا نہ مانگے "اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ" اے اللہ! مجھے میری حجت کی تلقین کر کیونکہ حجت کی تلقین تو کافر کو کی جاتی ہے۔

لیکن اس طرح دُعا مانگے۔

لَقِّنِیْ حُجَّتِیَ الْاِیْمَانَ عِنْدَ الْمَمَاتِ۔

اَے اللہ! مجھے مرتے وقت میری حجت یعنی ایمان کی تلقین فرما۔

ف : تلقین کے معنی ہیں کسی کے سامنے کوئی بات کہنا تاکہ وہ بھی سن کر کہے۔ زندگی میں شیطان، کفّار کے دِلوں میں گمراہ کن باتیں ڈالتا رہتا ہے۔ اِس لیے زندگی میں تلقین کی دُعا، شیطان کو دعوتِ گمراہی دینا ہے۔ البتہ موت کے وقت مسلمان تلقین کا محتاج ہوتا ہے تاکہ اس کے سامنے کلمہ طیبہ پڑھا جائے اور وہ بھی سن کر پڑھنے لگے۔ اِس لیے نبی کریم ﷺ نے زندگی میں تلقین کی دُعا سے منع فرمایا اور موت کے وقت تلقین کی دُعا کی اِجازت فرمائی۔

بارگاہِ رسالت میں دُرُود و سَلام کی فضیلت

رسُولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب کچھ لوگ مجلس قائم کریں اور اس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ ہی اپنے نبی پہ دُرُود بھیجیں تو اگرچہ جنت میں داخل ہو جائیں (پھر بھی) انھیں ثواب (کی محرومی) کا افسوس ہوگا۔ (حب، أ، ب، س، مس)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جُمعہ کے دِن مجھ پر کثرت سے دُرُود بھیجا کرو۔ کیونکہ تمھارا دُرُود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (د، س، ق، حب)

ف :- امام منذری نے "ترغیب و ترہیب" جلد ا صفحہ ۴۹۱ پر اس اضافہ کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے :-

" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ پر ہمارا (بھیجا ہوا) دُرُود کس طرح بھیجا جائے گا جبکہ (بعد وصال شریف) آپ کا جسم اقدس بوسیدہ ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ عزّ و جلّ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم کو کھائے "۔

ابن قیم جوزی نے "جلاء الافہام" صفحہ ۶۳ پر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِکَ وَقَالَ : وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھا کرو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو شخص مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے۔ وہ جہاں بھی ہو مجھ تک اس کی آواز پہنچتی ہے (صحابہ کرام فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا اور کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی؟ آپ نے فرمایا "ہاں! میرے وصال کے بعد بھی (کیونکہ) بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے اجسام کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

حضرت امام محمد بن سلیمان جزولی دلائل الخیرات شریف میں فرماتے ہیں :-

وَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَأَیْتَ صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مَا حَالُھُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ الخ۔

آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا آپ ان لوگوں کے (بھیجے ہوئے) دُرُود کو ملاحظہ فرماتے ہیں جو آپ سے غائب ہیں اور جو آپ کے بعد آئیں گے ان دونوں قسم کے لوگوں کا کیا حال ہے تو آپ نے فرمایا میں اپنے اہلِ محبت کے دُرُود کو (نہ صرف) سُنتا ہوں اور (بلکہ) ان کو پہچانتا (بھی) ہوں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ :-

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَا یُتْرَکُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ بَعْدَ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً وَّلٰکِنَّھُمْ یُصَلُّوْنَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی حَتّٰی یُنْفَخَ فِی الصُّوْرِ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک انبیاء علیہم السلام چالیس راتوں کے بعد اپنی قبروں میں نہیں چھوڑے جاتے بلکہ وہ اللہ سُبحانہٗ تعالےٰ کے سامنے نماز پڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صور پھونکا جائے گا۔

بیہقی ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی

قبروں میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایامِ حرّہ (واقعہ یزید) میں حضور علیہ السلام کے روضۂ اقدس سے اذان اور تکبیر کی آواز سنتا رہا۔ (مدارج النبوت جلد اوّل صفحہ ۲۵۷)

معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ زندہ ہیں اور اپنے محبین کے دُرُود و سلام کو سُنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وُہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

نوٹ: مسئلہ حیات النبی پر کتاب "حیات النبی" مصنفہ غزالیِ زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی مدظلہ العالی ملاحظہ کیجئے، راہِ حق کی تلاش کے لیے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ (مترجم)

رسُول اکرم ﷺ نے فرمایا:-

کوئی شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر دُرُود پڑھے تو وُہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (مس)

ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا:-

جب کوئی شخص مجھ پر سلام پیش کرتا ہے تو میری روح لوٹا دی جاتی ہے یہاں تک کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ (د)

ف:- حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں رُوح کے لوٹانے سے مراد توجہ ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کی رُوح مُبارک جسم سے جُدا نہیں ہے چونکہ آنحضرت ﷺ عالمِ برزخ میں عالمِ ملکوت کی جانب اور رب العزت کے مشاہدہ میں مشغول ہوتے ہیں اس لیے جب کوئی امتی صلوٰۃ و سلام عرض کرتا ہے تو آپ کی توجہ اس کی جانب مبذول کر دی جاتی ہے لہٰذا یہ حدیث آنحضرت ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے منافی نہیں۔ (اشعۃ اللمعات جلد اوّل صفحہ ۴۰۷) (مترجم)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

تم میں سے زیادہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن میرے زیادہ قریب ہو

گا۔ (ت، حب)

آپ نے فرمایا :-

بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پس وہ مجھ پر درود (شریف) نہ پڑھے۔ (ت، س، حب، مس)

آپ نے فرمایا :-

مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھا کرو پس بے شک وہ تمھارے لیے زکوٰۃ (سببِ پاکیزگی) ہے۔ (ص)

آپ نے فرمایا :-

اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے۔ (ت، ص، د، حب، ط)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (مى)

ایک حدیث میں ہے آپ نے فرمایا "جو میرا ذکر کرے اسے چاہیئے کہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھے۔ (ص)

رسُول اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (مختلف مجالس کے پاس) گھومتے پھرتے ہیں اور میری اُمت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔ (س، ص، حب، مص)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا "میری مُلاقات حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہوئی تو انھوں نے مجھے خوشخبری دیتے ہوئے کہا بے شک آپ کا رب فرماتا ہے جو تجھ پر دُرُود بھیجے میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو تجھ پر سلام پیش کرے میں اس کو سلامتی عطا کروں گا۔" (حضور فرماتے ہیں) پس میں اللہ تعالیٰ کے لیے سجدۂ شکر بجالایا۔ (مس، ق)

ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں نے اپنا تمام وقت آپ پر دُرُود شریف پڑھنے کے لیے وقف

کردیا ہے"۔ آپ نے فرمایا"اب یہ تیرے غم (کو دُور کرنے) کے لیے کافی ہے اور تیرے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (ق، مس، ق)

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار تھے پھر آپ نے فرمایا "میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کی:"بے شک آپ کا رب فرماتا ہے۔ اے محمد! صلی اللہ علیک وسلم کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ جب آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف بھیجے میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جب بھی آپ کا کوئی اُمتی تجھ پر سلام پیش کرے گا میں اسے دس مرتبہ سلامتی عطا کروں گا۔ (س، حب، مص، مس، می)

حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' اس کے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بُلند کیے جاتے ہیں اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (س، حب، مس، ز، ط)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ (ق)

نوٹ:۔ دُرُود شریف پڑھنے کی کیفیت اس سے قبل گزر چکی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

دُعا' اس وقت تک پردے میں رہتی ہے جب تک کہ حضور ﷺ اور آپ کی آل پر دُرُود شریف نہ پڑھا جاتے۔ (طس)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

بے شک، دُعا آسمان و زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اوپر کو نہیں جاتی اور نہ ہی اس کی جز بلندی کی طرف جاتی ہے جب تک کہ تو اپنے نبی ﷺ پر دُرُود شریف نہ پڑھے۔ (ت)

شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جب تو اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کا سوال کرے تو دُعا کے شروع اور آخر میں دُرُود شریف پڑھ اور درمیان میں جو مانگنا ہے مانگ۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے خاص کرم سے (اوّل و آخر کے) دونوں دُرُودوں کو قبول فرمائے گا اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ درمیان والے حصے کو چھوڑ دے کیونکہ وہ بہت کریم ہے (اور یہ چھوڑنا اس کی شانِ کرم کے خلاف ہے۔

دُرُود شریف و سلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

پہلے حصّہ یعنی دُرود ابراہیمی کا ترجمہ تشہد کے باب میں گزر چکا ہے۔ باقی حصے کا ترجمہ یہ ہے۔ اے اللہ! حضور ﷺ پر رحمت نازل فرما۔ جب بھی ذکر نے والے آپ کا ذکر کریں۔ اے اللہ! آپ پر رحمت نازل فرما جب بھی غافل آپ کے ذکر سے غفلت کریں۔ اور آپ پر بہت سلامتی نازل کر۔

دُعا

اے اللہ! ان کے (آنحضرت ﷺ کے) اس حق کے وسیلہ سے جو تیرے دربار میں ہے، لوگوں سے وہ مصیبت اٹھا دے جو ان پر نازل ہوئی اور

ان پر اس کو مسلط نہ کر جو ان پر رحم نہ کرے پس تحقیق لوگوں پر ایسی مصیبت اتری ہے جس کو تیرے سوا کوئی اُٹھا نہیں سکتا اور نہ ہی تیرے سوا کوئی دوسرا اس کو دُور کرسکتا ہے۔

اے اللہ! ہم سے اس پریشانی و مصیبت کو دُور فرمادے یا کریم اور سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

تصنیف سے فراغت

اس کتاب (حصنِ حصین) کے مؤلف حضرت شیخ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن جزری، اللہ تعالیٰ ان کی روح کو آرام پہنچائے، فرماتے ہیں۔

رسُول اللہ ﷺ کے مُبارک کلام سے (منتخب کردہ اس مجموعہ) حصنِ حصین کی تصنیف سے میں بروز ہفتہ بعد نمازِ ظہر ۲۲ ذی الحجہ ۷۹۱ھ میں فارغ ہوا اور یہ فراغت میرے اپنے مدرسہ میں ہوئی جو میں نے دمشق کے باب عقیبۃ الکتان میں قائم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دمشق اور مسلمانوں کے تمام شہروں کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ فرماتے۔ اس وقت شہر دمشق کا یہ دروازہ اور باقی تمام دروازے بند ہیں بلکہ پتھروں سے دیواریں کھڑی کی گئی ہیں۔

اور لوگ فصیلوں پر کھڑے (دربارِ خداوندی میں) فریادیں کر رہے ہیں، لوگ محصور ہونے کی وجہ سے نہایت مشکل میں (پھنسے ہوئے) ہیں، پانی کاٹ دیا گیا ہے اور لوگوں نے گڑگڑاتے ہوئے اپنے ہاتھ دُعا کے لیے اٹھائے ہوئے ہیں، شہر کے اطراف و مضافات کو جلا دیا گیا ہے اور اکثر کو تباہ و برباد کردیا گیا ہے اور ہر آدمی کو اپنے نفس، اولاد اور مال کا خوف ہے اور اپنے گناہوں اور بُرے اعمال سے پریشان ہے۔ اپنی اپنی بساط کے مطابق ہر شخص اپنی حفاظت کرتا ہے۔ پس میں نے اس کتاب کو اپنا قلعہ بنایا اور اللہ ہی پر بھروسہ کیا اور وہی مجھے کافی اور بہترین کارساز ہے۔

اجازت

(کتاب کے مُصنّف حضرت علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں)

میں نے اپنی اولاد ابو الفتح محمدؒ، ابو بکر احمدؒ، ابو القاسم علیؒ، ابو الخیر محمدؒ، فاطمہ، عائشہ، سلمیٰ اور خدیجہ کو اس کتاب کی اور ان احادیث جن کی روایت میرے لیے جائز ہے، کی روایت کی اجازت دے دی۔

اور اسی طرح میں نے اپنے ہم زمانہ کو بھی اجازت دی۔

اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں وہ اول، آخر، ظاہر و باطن ایک ہے، مخلوق کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اہل بیت اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اس کی رحمت نازل ہو اور سلام نازل ہو۔

